تحفۃ الحجاج

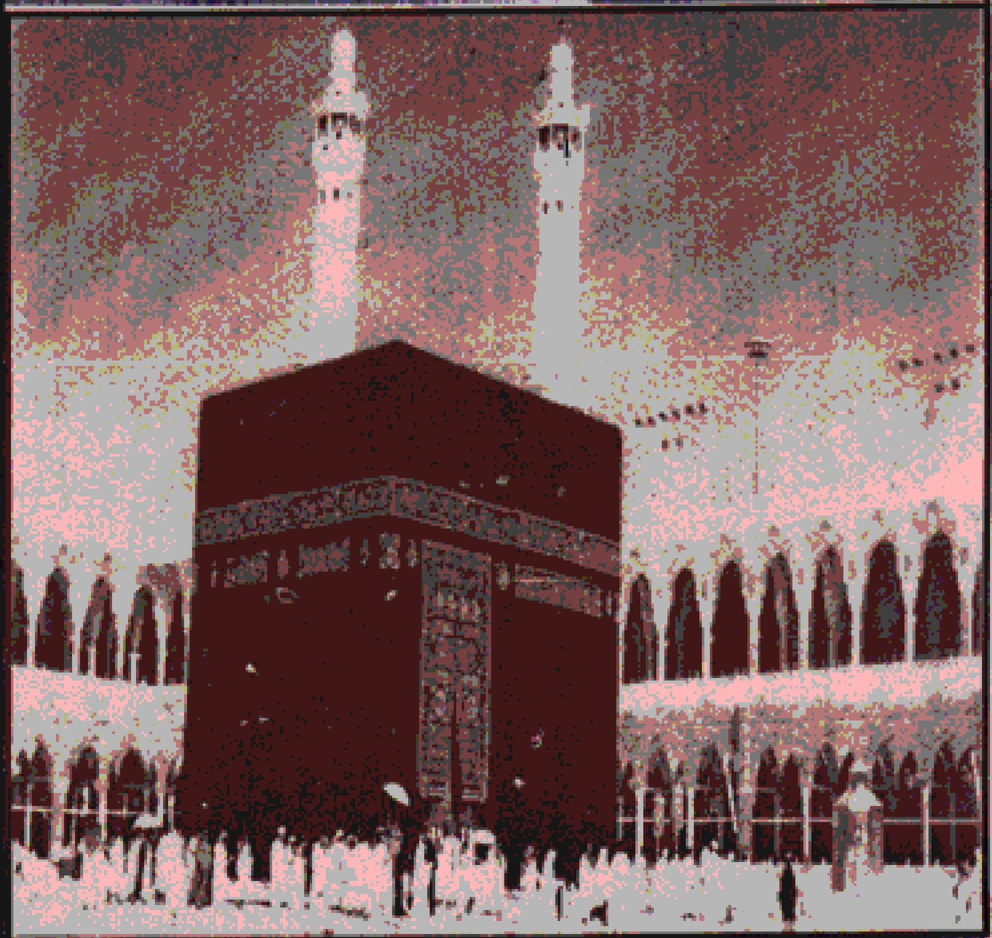

حاجی معین الدین اکرمی ندوی مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا ابوالحسن ندوی اسلامک اکیڈمی بھٹکل

سوئے منزل پیش رفت

(۱) برادرانِ وطن کے لئے توحید و رسالت کے امتحانات و ترغیبی انعامات۔

(۲) ہائی اسکول و کالجس کے مسلم طلباء کے لئے بنیادی دینی تعلیم پر مشتمل نو سالہ اولین اسلامک دینی کورس جس کے پورے صوبہ کرناٹک میں اٹھائیس سینٹرس ہیں۔

(۳) اسلام کی بنیادی تعلیمات اور تعارف پر مشتمل دنیا کا اولین اسلامک کنڑی ویب سائٹ کا اسلام دھرم کے نام سے اجراء۔

(۴) علماء کرام کو دعوتی میدان میں زیادہ کارآمد بنانے کے لئے بنیادی عصری علوم کے درجات بشمول کمپیوٹر کلاسس۔

(۵) علماء کے ذریعہ مختلف تحقیقی و تصنیفی کام۔

(۶) اس کے علاوہ مختلف دعوتی سرگرمیاں اور کل ہند حلقہ پیامِ انسانیت اور عالمی رابطہ ادب اسلامی کی مقامی شاخیں زیر اہتمام اکیڈمی۔

تفصیلات کے لئے لکھئے

مولانا ابوالحسن ندوی اسلامک اکیڈمی

پوسٹ بکس نمبر ۳۰، بھٹکل، کرناٹک

فون 08385 526381

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع ا□ یہ سبیلا (آل

عمران ۔ ۹۷)

"لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں وہ اس کا حج کریں"

تُحفۃ الحُجّاج

﴿جس میں حج مفرد کا طریقہ، دعا، اذکار اور نہایت ہی اہم وضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں﴾

خواجہ معین الدین اکرمی ندوی مدنی

(استاذ حدیث وفقہ جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

ناشر

مکتبہ امام شافعی خلیفہ جامع محلہ بھٹکل (کرناٹک)

نوٹ: علم وادب کی خدمت www.bhatkallys.com کا اہم مقصد ہے۔ اس ہدف کی طرف پیش رفت کرتے ہوئے اپنے وزیٹرس کی خدمت میں اس مفید کتاب سے ہم الکٹرونک کتابوں کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں۔ اس امید کے ساتھ کہ ہمارے وزیٹرس ان سے مستفید ہو کر ہمیں مفید مشوروں سے نوازتے رہیں گے۔

bhatkallys@bhatkallys.com

بار اول

۱۴۲۴ھ ------ ۲۰۰۳ء

کتابت	کمپیوٹر
کمپوزنگ	عمر نعمان ندوی
مطبوعہ	ندوی پرنٹرس
قیمت	25 روپے
تعداد	۱۰۰۰ (ایک ہزار)

ملنے کے پتے

مکتبہ امام شافعی ۳۹ خلیفہ جامع محلہ بھٹکل

مولانا ابوالحسن ندوی اسلامک اکیڈمی بھٹکل

مکتبہ جامعہ اسلامیہ بھٹکل

دارالعلم محمد علی روڈ بھٹکل

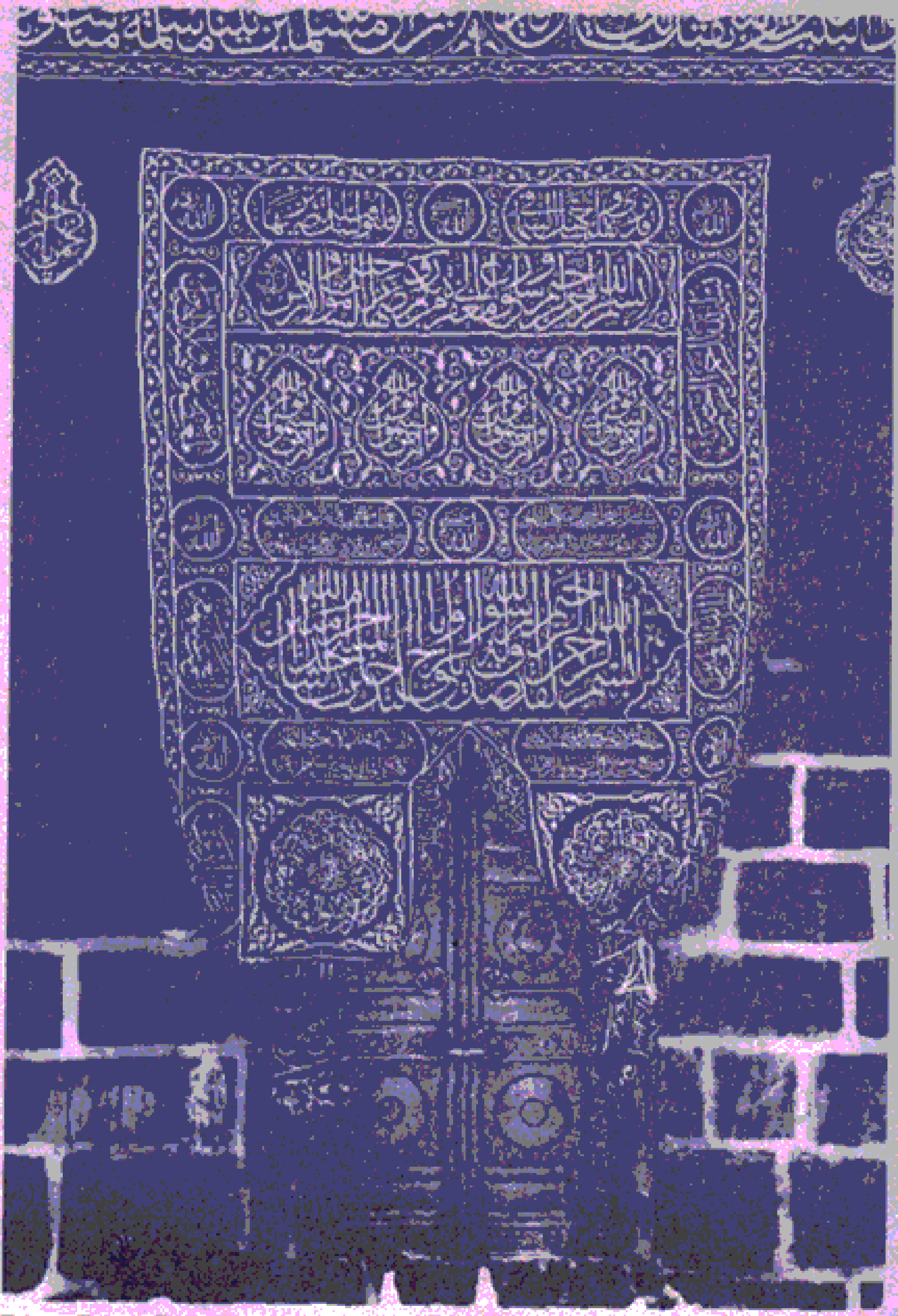

بابِ کعبہ معظمہ

انتساب

میں اپنی اس کاوش و محنت کو ان دو شخصیتوں کے
نام سے منسوب کرتا ہوں جن کے لئے مجھے قرآن
پاک میں ان الفاظ میں دعا کرنا سکھایا گیا "رَبِّ
ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا" یعنی میرے والدین
کہ جن کی دعاؤں نے مجھے ان سطور کے لکھنے کے قابل
بنایا۔ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ان دونوں کا سایۂ عاطفت
مجھ پر اور میرے بھائی بہنوں پر تادیر صحت کے ساتھ
سلامت رکھے آمین۔

پیش لفظ

﴿مولانا قاضی محمد شبیر صاحب اکرمی﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی یسر الحج الی بیتہ الحرام واودع فی قلوب المسلمین الشوق والحنین الی زیارۃ مشاعر العظام والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ البررۃ الکرام.

امابعد! ناچیز نے عزیزی مولانا خواجہ معین الدین اکرمی ندوی مدنی کی کتاب تحفۃ الحجاج کا من وعن مطالعہ کیا جسکو عزیز فاضل نے کافی تحقیق وکوشش سے مرتب کیا ہے۔

ارکان اسلام میں حج ایک ایسا رکن ہے کہ جب تک اسکے تمام احکام کو معلوم نہ کیا جائے اس رکن کو صحیح صورت پر ادا کرنا مشکل امر ہے۔

نماز وروزہ کی طرح یہ کوئی ایسا عمل نہیں ہے کہ جسکی فوری تلافی ممکن ہو، اس رکن کی ادائیگی کا عمر میں ایک سے زیادہ کا موقعہ شاذ ونادر ہر کسی کو ملتا ہے، بہت ہی خوش نصیب ہیں وہ حضرات کہ جنکو بار بار ان اماکن مقدسہ کی زیارت کا موقع میسر ہوتا ہے۔ حج ایسا عمل ہے کہ جب تک اسکے ارکان شرائط وآداب کو اچھی طرح ذہن نشین نہ کیا جائے صحت کے ساتھ اسکی ادائیگی ممکن نہیں، لہذا ضرورت اس بات کی تھی کہ کم سے کم وقت میں عازمین حج کو تمام مسائل سے واقف کرایا جائے۔

ماشاءاللہ کتاب "تحفۃ الحجاج" مدلل جامع اور عام فہم انداز میں مرتب کی گئی ہے اللہ تعالی ہر عازم حج کو تمام مناسک اسکے پورے شرائط اور آداب کی رعایت کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، نیز جمیع حجاج کرام کو حج مبرور سے سرفراز فرمائے اور فاضل مرتب کو اجر جزیل سے نوازے۔ آمین۔

محمد شبیر اکرمی

۲۲/رجب المرجب ۱۴۲۴ھ/۲۰/ستمبر ۲۰۰۳ء

مقدمہ

(مولانا محمد فاروق صاحب قاضی ندوی)

الحمدلله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه الطاهرين، ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين رضوان الله عليهم أجمعين امابعد!

زیر نظر کتاب ''تحفۃ الحجاج'' فضائل ومسائل حج وعمرہ وزیارت اور انکی مسنون مترجم دعاؤں اور آداب سفر مبارک اور دیگر متفرق مسائل پر مشتمل ایک مختصر ومفید جامع ونافع کتاب ہے جسکی ترتیب وپیشکش کی زرّین سعادت عزیز مکرم وبرادر محترم جناب مولانا خواجہ معین الدین صاحب اکرمی ندوی مدنی حفظہ اللہ ورعاہ استاذ جامعہ اسلامیہ بھٹکل، نائب قاضی وخطیب خلیفہ جماعت المسلمین بھٹکل کو حاصل ہو رہی ہے جنہوں نے کتاب ھذا کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اور متفق علیہ فقہی شافعی مسلک کے واضح ثابت شدہ دلائل وحقائق کی کسوٹی اور معیار پر جانچ کر صاف ستھری اور شستہ آسان وسہل عبارتوں میں ڈھال کر امت کے عوام وخواص کے لئے عموماً اور اپنے علاقے کے مسلمانوں کے لئے خصوصاً بغرض استفادہ علمی ودینی پیش کیا ہے، اور حاجیوں کی صحیح سچی اور مخلصانہ رہنمائی کی بہترین خدمت انجام دی ہے، فللہ الحمد والشکر فی اولہ وآخرہ وبنعمتہ تتم الصالحات اللہ تعالیٰ انکی اس مخلصانہ خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسکے نفع کو عام فرمائے اور انہیں مزید دینی وعلمی کاموں کی توفیق نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

یہ بات سب پر عیاں اور واضح ہے کہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ہیں جن میں فریضۂ حج کی رکنیت واہمیت اور فضیلت اور جامعیت خود اپنی جگہ پر ایک مسلم حقیقت ہے جسکی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ خود اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں ایک مستقل سورہ ''سورۃ الحج''

کے نام سے موسوم ہے جس میں حج کے احکام وارد ہیں، علاوہ ازیں قرآن پاک کی دوسری سورتوں اور احادیث شریفہ کے ذخیروں اور کتب فقہیہ کے مستقل ابواب میں اس رکن عظیم کا تذکرہ مفصلاً و مستقلاً آیا ہے، اور خود سرور کائنات سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ بنفس نفیس عملاً اس فریضہ کو انجام دے کر امت کے سامنے تا قیامت واضح ہدایات و تعلیمات چھوڑ گئے ہیں، لھذا حج و عمرہ و زیارت کے باب میں فقہی و مسلکی اجتہاد و اختلاف کی گنجائش کم چھوڑی ہے جیسا کہ تقسیم میراث کے باب میں قرآن مجید میں تمام مقداروں کے واضح عادلانہ و منصفانہ حصص مقرر و بیان فرمائے ہیں اور نبی کریم ﷺ کو بھی اس میں اجتہادی عمل و عمل کا حق بالکل نہ دینے کے برابر ہے، تاکہ امت کا متحدہ و اتفاق برقرار رہے۔

حج کا مقصود و منشور ہر لحاظ سے اتحاد امت ہے، اور بیت اللہ شریف مقامات مقدسہ اور حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس کے اردگرد ساری امت کو یکجا و اکٹھا کرنا ہے اور سارے مسلمانوں کی عبادتوں انکی زندگیوں اور اعمال صالحہ کا رخ خدائے واحد کی ذات والا صفات اور اسکا اس دار فانی میں رمز حقیقی اور شعار واحد خانہ کعبہ شریف اور اسکے آخری پیغمبر و مقصود و محبوب کائنات حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات ستودہ صفات اور انکی تعلیمات وہدایات اور آپکی پاکیزہ سیرت اور زندۂ جاوید حیات طیبہ کے انوار و برکات جو مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے احاطہ میں اپنے نورانی وجود اقدس کے ساتھ آسودہ خاک ہیں اور جسکے پرتو ساری کائنات پر چھائے ہوئے ہیں اور ورفعنالک ذکرک کے آثار ہر جگہ موجود و مشاہد ہیں قریب سے نظارا کرانا ہے۔

بقول ڈاکٹر اقبال

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست   اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

جہاں تک حج و عمرہ و زیارت کے سلسلے میں امت کی ہدایت و رہنمائی بالخصوص حاجیوں کی رہبری و عملی مشق کا تعلق ہے اس بارے میں شروع دور سے ہی کتابوں کی تصنیف و تالیف اور ہر زبان اور ہر خطہ میں علماء کی جانب سے ہدایات و توضیحات کا سلسلہ جاری وساری ہے اور ایک زبردست ذخیرہ اس موضوع کے تحت امت میں متداول و موجود ہے زمانہ کے لحاظ سے افہام

وتفہیم اور جمع وترتیب کا اسلوب وانداز بدل سکتا ہے مقامات حج کے جغرافیہ ونقشہ اور وسائل سفر وقت بدل سکتے ہیں، بلکہ حرمین شریفین اور مقامات مقدسہ کے ظاہری حالات میں بھی علی حسب الظروف تبدیلیاں آسکتی ہیں اور زمان ومکان کے مخصوص احوال کے پیش نظر خود حاجیوں کے مطمح نظر اور طرز سفر ورہائش میں بھی زبردست تغیرات اور انقلابات آسکتے ہیں، جیسا کہ آج کل دیکھا جارہا ہے اور آئندہ چل کر انمیں تبدیلی کی مزید توقع ہے خود الصادق الامین حضرت محمد ﷺ نے خبر دی ہے کہ آخری زمانہ میں مالدار سیر وتفریح کے لئے، اور متوسط لوگ تجارت کے لئے، علماء دکھاوے کے لئے، اور فقراء مانگنے کے لئے حج کریں گے، اسی طرح مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ میں جدید عمارتوں بازاروں اور وسائل زندگی وتعیش کی اسقدر بھرمار ہوگی ہے اور بڑا خطرہ لگا رہتا ہے کہ کہیں مقاصد حج فوت نہ ہوجائیں، اور اسلامی سادگی اور روحانی وایمانی تازگی ناپید ہوکر نہ رہ جائے اور حاجی بیچارہ دور سے جو عقیدت، محبت، عظمت، اور اسلامی تصورات اور تاریخی خیالات لے جائیگا وہ وہاں جاکر بظاہر خالی پائیگا، اور تجلیات کعبہ شریفہ اور انوار مقامات مقدسہ کی تلاش ومشاہدے کے لئے حیران وپریشان رہیگا اور اسکا یہ سفر حج وعمرہ ان ناگفتہ بہ حالات سے کافی متاثر ہوجائیگا، الا من رحم ربک

ان سب حالات کے باوجود امت میں خیر ہمیشہ موجود رہیگا اور امت من حیث المجموع ضلالت وگمراہی پر نہیں رہے گی، ورنہ اسے خیر امت ہونیکا لقب کیا معنی رکھے گا، لہذا علماء حضرات کو ہمیشہ اسکی کوشش کرنی چاہئے کہ حتی الامکان امت کا دینی مزاج وذوق صحیح نہج سے پروان چڑھایا جائے اور انکی صحیح مخلصانہ رہنمائی کی جائے اور ان کے اندر حج وعمرہ صحیح ادا کرنے کا جذبہ اور فکریں پیدا کی جائے اور انکے سامنے عملی نمونے رکھے جائیں، بعض نئے وسائل جو منافی روح شریعت نہیں ہیں استعمال کئے جائیں اور انمیں کوئی سختی نہ برتی جائے بلکہ اسکی ضرورت شرعاً محسوس کی جائے۔

حج کے موضوع پر شوافع علماء کی بھی بے شمار کتابیں شائع ہوئی ہیں لیکن ان میں امام نووی کی کتاب المناسک زیادہ مشہور ومعروف ہے، جسکی تلخیص واختصار دمشق کے ایک عالم نے

"الایضاح فی مناسک الحج" کے نام سے کی ہے (جس کا نصف ترجمہ ناچیز اپنے دوران تعلیم اور قیام دمشق کرکے چھوڑا ہے خدا کرے تکمیل کی نوبت آجائے) اردو زبان میں شوافع حضرات کی بھی کتابیں الگ الگ خطوں میں چھپی ہیں

ہمارے شہر بھٹکل کے مشہور و معروف خادم حجاج کرام بلکہ خادم علم و دین اور ملک و ملت جناب محی الدین منیری مرحوم سابق ناظم و بانی جامعہ اسلامیہ و جماعت المسلمین بھٹکل کو سب سے پہلے یہ سعادت و شرف حاصل ہوا تھا کہ انہوں نے بذات خود دل و جان سے حجاج کرام کی صحیح سچی خدمت اور مخلصانہ رہبری ہر اعتبار سے انجام دی تھی، انہوں نے اپنی جوانی کے ایام میں اور بمبئی کے قیام میں برصغیر ہند و پاک کے حاجیوں کو سب سے قدیم و موقر ادارہ "انجمن خدام النبی ﷺ بمبئی" کے منتظم اعلیٰ اور رکن رکین ہونے کی حیثیت سے نہایت عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں، اور اپنی قوم و ملت کا نام روشن کیا ہے جس کو مسلمانان ہند فراموش نہیں کر سکتے ہیں، بمبئی میں میری طالب علمی کے زمانہ میں اپنی آنکھوں سے انہیں صابو صدیق حاجی مسافر خانہ میں شب و روز حاجی حضرات کی خدمت و راحت رسانی اور جملہ سفری سہولیات فراہم کرنے میں سخت محنت و جد و جہد کرتے دیکھا ہے وہ اپنے آرام کو قربان کرکے موسم حج میں خاص طور پر ایک لمحہ بھی فراغت و راحت کا نہ پاتے تھے اور حاجیوں کی ہر قسم کی خدمت انجام دیتے تھے اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین، منیری صاحب مرحوم نے خود بھی ۲۵ سے زائد مرتبہ حج کیا ہے اور حاجیوں کے قافلوں کی قیادت کی ہے اور انکی صحیح رہنمائی کے لئے اردو اور نوائطی زبان میں عمدہ کتابیں لکھ کر شائع کیا ہے۔

منیری صاحب مرحوم کی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع و عریض ہے منیٰ و عرفات میں گرمی کی شدت میں اپنی پیٹھ پر برف کی لادیاں لاد کر حاجیوں میں گھومنا پھرنا اور انہیں ٹھنڈے پانی سے سیراب کرنا، مریضوں کے علاج کے لئے ڈاکٹروں اور دواؤں کا انتظام کرنا، ضرورت مندوں کی اعانت کرنا، راشن پانی کا انتظام کرنا، اور بھٹکے ہوئے حاجیوں کو انکی اپنی منزل تک پہونچنے کا انتظام کرنا اور مردوں کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرنا اور حاجیوں کے سامان وغیرہ کی حفاظت کروانا

اور حاجیوں کی خدمت کر کے حکومت سعودیہ و حکومت ہند سے ممکنہ سہولتوں کا حصول کرنا اور اس کے لئے اپنی صحت کی مکمل پرواہ کئے بغیر انتھک محنت وجدوجہد کرنا اور اپنے آرام کو تج دینا یہ وصف حالی میں نے انہیں پایا اور اپنی آنکھوں سے اسکا مشاہدہ بھی کیا ہے

عزیز مکرم ومحترم میرا دوست مولانا خواجہ معین الدین اکرمی ندوی مدنی کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں اپنے دوران تعلیم وقیام حاجیوں اور زائرین کی خدمت انجام دیتے تھے اور مدینہ منورہ کے قیام میں حاجیوں کو سہولت وتیسیر فراہم کرنا مقامات مقدسہ اور تاریخی جگہوں کی زیارت کروانا اور انکے دلوں میں حضور اکرم ﷺ کی سچی محبت وعقیدت بٹھانا اور انہیں حج وعمرہ اور زیارت کے احکام ومسائل سے آگاہ کرنا وغیرہ امور بحسن وخوبی انجام دیا کرتے تھے اور اپنے قیمتی اوقات کی قربانی دیا کرتے تھے۔ انکی خدمات حجاج کرام کے لئے ناقابل فراموش ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے عظیم عطا فرمائے آمین

قبل اسکے کہ اس قدرے تفصیلی مقدمہ کو ختم کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کی وضاحت کردی جائے کہ حجاج کرام کے لئے قبل از سفر باقاعدہ منظم عملی ٹریننگ کا آغاز اب کئی ایک ملکوں میں ہو چکا ہے۔ انمیں ملیشیا، انڈونیشیا، ترکی، پاکستان، بنگلہ دیش اور یورپ وامریکہ اور ایشیا کے کچھ اور ملکوں کے علاوہ خود ہمارا ملک ہندوستان بھی شامل ہے جس کے لئے بڑے بڑے حج ہاؤس اور حاجی مسافر خانے اور مدینۃ الحجاج بنا دیے گئے ہیں، جن میں بمبئی کا صابو صدیق حاجی مسافر خانہ پہلے ہی سے مشہور ومعروف ہے۔ اب بنگلور، مدراس، کوچین، ترویندرم، کلکتہ، دہلی، لکھنؤ اور حیدرآباد وغیرہ جیسے بڑے بڑے شہروں میں حاجیوں کی دینی واخلاقی تربیت کا نظم جاری کر دیا گیا ہے جو ایک لازمی دینی ضرورت اور حج کی صحیح ادائیگی کی مہم کا ایک حصہ ہے چھوٹے چھوٹے شہروں میں بھی حجاج کرام کو انکی روانگی سے قبل امور حج کی ہدایات اور بعض اہم چیزوں کی تلقین ونصیحت کی جاتی ہے اور اس سلسلہ میں تجربہ کار ماہر علماء کرام اور حاجی حضرات کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں، تبلیغی جماعت والے بھی حج کے ایام میں اپنے کو حاجیوں کی خدمت اور تعلیم ونصیحت میں مشغول کر دیتے ہیں، بعض دیگر جماعتوں سے

تعلق رکھنے والے اور ٹراولز ایجنسیوں نے بھی اب اسکا اہتمام کرنا شروع کیا ہے اور حاجیوں کے قافلوں میں علماء حضرات کو بھی شامل کرنے لگے ہیں تاکہ وہ حاجیوں کی دینی رہنمائی کرسکیں، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین کے اس اہم فریضہ کو مکمل شعور واحساس اور اخلاص اور بالکل صحیح دینی طریقے پر انجام دینے کی توفیق نصیب فرمائے تاکہ اس لائن کی محنت اور پیسے ضائع نہ ہوں اور مقبول حج وعمرہ اور زیارت کے اجروثواب کے حقدار ہوں، اور انکے دلوں کا تار کعبۃ اللہ شریف اور گنبد خضرا اور مقامات مقدسہ سے جڑا ہوا ہو، اور انکے دلوں میں ان جگہوں کی عظمت ومحبت اور عقیدت زیادہ سے زیادہ جاگزیں ہو اور وہ حقیقی معنی میں سچے پکے مسلمان ہوں اور متقی وپرہیزگار حاجی ہوں نہ کہ نام کے حاجی، اللہ تعالیٰ اس نام اور کام کی لاج رکھے آمین ثم آمین۔

آخر میں میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولوی خواجہ صاحب ندوی زید لطفہ کی اس تالیف کو قبول فرمائے اور اسے زیادہ سے زیادہ نفع بخش بنائے اور انہیں اس محنت کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور حاجی حضرات کو اس جیسی رہنما کتابوں کی روشنی میں فریضہ حج وعمرہ ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور تمام مسلمانوں کو دنیا کے فضولیات اور دیگر غیر شرعی کاموں سے بچائے اپنے دین کے جملہ ارکان وسنن پر چلنے اور بار بار حج وعمرہ وزیارت کرنے کی توفیق وسعادت نصیب فرمائے اور مجھ ناچیز اور تعلق والوں کو بھی اس کا زیادہ سے زیادہ حصہ مقدر فرمائے آمین۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

از ناچیز خادم علم ودین راقم

محمد فاروق القاضی الندوی

حال مقیم دبی بانی ومدیر توجیہی مدرسہ بلال بن رباح الخیریۃ

دبی متحدہ عرب امارات

یوم الجمعۃ ۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۲۰۰۳ء

نگاہِ اوّلین

الحمدللہ رب العالمین ، الہ الاولین والآخرین، والصلاۃ والسلام علی خیر خلقہ اشرف الانبیاء والمرسلین سیدنا ونبینا وحبیبنا محمد بن عبد اللہ الامین، وعلی آلہ الطیبین وصحابتہ اجمعین الی یوم الدین امابعد

خالق ارض وسماء نے اپنے بندوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے مبارک سلسلہ کو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرما کر اس سلسلہ نبوت کو اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ پر ختم فرمایا۔ اسلام کے ارکان میں حج بیت اللہ وہ عظیم ترین رکن ہے جس پر اسلام کی عمارت مکمل ہوجاتی ہیں، رسول خدا ﷺ اس رکن کی ادائگی کے لئے جب میدان عرفات میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے تب رب کائنات کی طرف سے آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو یہ عظیم مژدہ جانفزا سنایا گیا کہ آج کے دن اسلام کو مکمل کیا جاتا ہے، اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی اعلان کردیا گیا کہ جو شخص بھی دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کرے گا تو اسکا عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

حج بیت اللہ وہ عظیم ترین عبادت ہے جسے سبھی انبیاء علیہم السلام اپنے زمانے میں ادا کرتے رہے، اور تمام نبیاء کی امتوں نے اس مقدس گھر کعبۃ اللہ کی عظمت واحترام کو اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھ کر اس ذمہ داری کو اپنے زمانوں میں اچھے سے اچھے طریقے پر نبھایا، یہ کعبہ مشرفہ جو حضرت آدم کے زمانے سے قائم ہے، جسے ابو البشر سیدنا آدم کے بعد اللہ کے جلیل القدر اور برگزیدہ نبی حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل کے ساتھ طراز سرنو تعمیر فرمایا تھا، جس طرح قرآن کہتا ہے " واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل "اور جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں اوپر اٹھا رہے تھے، پھر تعمیر سے فراغت پر حضرت ابراہیم نے حکم الہی کی پیروی کرتے ہوئے اس مقدس گھر کی زیارت اور حج کے لئے تمام لوگوں کو آواز دی، جس کو قرآن کریم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے " واذن فی الناس بالحج

یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیقؕ اور آپ لوگوں میں حج کا اعلان فرما دیں وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر دنیا کے گوشہ گوشہ سے آئیں گے۔

ب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ سب کیوں ہوا اور لوگوں کو اس مقدس گھر کے حج کی کیوں دعوت دی گئی؟ اس کا جواب صرف اور صرف یہی دیا جا سکتا ہے کہ بندہ کا اپنے رب کے ساتھ جو تعلق ہے وہ کسی وساطت کا نہیں ہے، اور نہ ہی مذہب اسلام کسی ایسی مادی چیز کا روادار ہے کہ انسان اس کو اپنے فکر و خیال میں معبود کی طرح بسا لے اور اپنی ساری توجہ اور ہمت و قوت اس پر پوری طرح مرکوز کر دے اور اپنے کو اسی کے دامن سے وابستہ کر دے، بلکہ اسلام تو ایک ایسا دین ہے جو فکر کی بلندی اور خیال کی پاکیزگی کے اس اعلیٰ معیار کا حامل ہے جو کسی باطل دین کا ہرگز خاصہ نہیں ہو سکتا۔

ن سب حقیقتوں کے باوجود یہ حقیقت بھی اپنی جگہ متعین ہے کہ انسانی فطرت بس انسانی فطرت ہی ہے، چنانچہ ایک ایسی چیز کی تلاش و جستجو ہر بنی نوع انسان کی سرشت میں داخل ہے جس کو وہ اپنی مادی آنکھوں سے دیکھ سکے اور اپنے شوق کی تسکین کر سکے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی ظاہری اور محسوس کی جانے والی چیزیں مقرر کیں جس کو "شعائر اللہ" کا نام دیا گیا، شعائر اللہ حق تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کچھ اس خصوصیت سے وابستہ ہیں کہ وہ اللہ ہی کی طرف منسوب ہیں، اور اسی وجہ سے ان پر اللہ کی رحمتوں، تجلیوں اور عنایات کا بے پایاں نزول ہر وقت ہوتا رہتا ہے جن کو دیکھ انسان کو اپنا خدا یاد آتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم کو اللہ نے اپنی تعظیم اور ان کی کوتاہی کو اپنی کوتاہی کے مترادف گردانا ہے قرآن پاک میں فرمایا گیا "ذلک ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوبؕ" اس لئے کہ جو کوئی شعائر اللہ کی عظمت کرے گا تو یہ اس کے دل کی پرہیزگاری میں سے ہے، اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا گیا "ذلک ومن یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ عند ربہؕ" یہ بات تو ہو چکی اور جو شخص بھی اللہ کے محترم احکام کا ادب کرے گا تو یہ اس کے حق میں اس کے پروردگار کے پاس بہتر ہوگا، چنانچہ بندے کے دل میں جہاں ان شعائر کی عظمت ہوتی ہے وہیں ان شعائر سے اس کو قلبی لگاؤ اور ان

سے اس کو بے پناہ محبت بھی ہوتی ہے، اس لئے کہ فطرت انسانی میں عشق و محبت کا عنصر بھی بہت ہی زیادہ پایا جاتا ہے، اور حج بیت اللہ میں ہر انسان کو اس کا پورا مشاہدہ ہوتا ہے اور ہر کوئی اس کا نظارہ کرسکتا ہے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اپنی معرکۃ الآراء کتاب ارکان اربعہ میں تحریر فرماتے ہیں "حج بیت اللہ جذبۂ عشق کی تسکین ہے، امام غزالیؒ نے اپنی نادرۂ روزگار ذہانت اور شریعت کے گہرے مطالعہ سے اس نکتہ کو خوب سمجھا تھا کہ محبت و شوق ایک زندہ اور سلیم الطبع انسان کی حقیقی ضرورت ہے، وہ اس کی تسکین کے لئے ہمیشہ طلب و جستجو میں رہتا ہے۔ بیت اللہ اور اس کے ساتھ جتنے شعائر اللہ اور حج کے مناسک و مقامات ہیں وہ اس کی فطری اور حقیقی ضرورت کو اچھی طرح پورا کرسکتے ہیں، اور ان سے اس کو پوری تسکین اور تسلی حاصل ہوسکتی ہے۔

آگے حضرت مولانا امام غزالیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں "اگر اللہ تعالیٰ سے لقاء کا شوق ہے تو مسلمان اس کے اسباب و وسائل اختیار کرنے پر لامحالہ مجبور ہوگا، عاشق اور محب ہر اس چیز کا مشتاق ہوتا ہے جس کی اضافت اس کے محبوب کی طرف ہو، کعبہ کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف ہے اس لئے مسلمان کو فطری طور پر اس کا سب سے زیادہ مشتاق ہونا چاہئے علاوہ اس اجر و ثواب کی طلب و احتیاج کے جس کا وعدہ اس سے کیا گیا ہے۔ (احیاء العلوم ج۱ ص۱۴۳ از غزالی)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ بھی اس نکتہ کو حج کی بنیادی حکمت بتاتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں "کبھی کبھی انسان کو اپنے رب کی طرف غایت درجہ اشتیاق ہوتا ہے اور محبت جوش مارتی ہے اور وہ اس شوق کی تسکین کے لئے اپنے چاروں طرف نظر دوڑاتا ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سامان صرف حج ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج۱ ص۵۱) (ارکان اربعہ ص۲۹۶/۲۹۷)

اسی طرح حج ایک ایسا عالمی اجتماع ہے جس میں انسان اپنی آنکھوں سے ان چیزوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور ایک ایسے عالم میں پہنچ جاتا ہے جہاں وہ ہر قسم کی غلامی سے آزاد اور ہر اونچ نیچ سے بلند ہوجاتا ہے، رنگ و نسل، ملک و وطن، تہذیب و تمدن اور زبان کی ظاہری پابندیوں کے باوجود وہ اس تفریق سے اوپر اٹھ جاتا ہے اور اس کا دل گواہی دینے لگتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے

تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

حاجی جب اپنے مالک و مولیٰ کے دربار حرم شریف میں حاضر ہوتا ہے تو وہ نہ نیت، عقیدہ کی وحدت، دعوت و مقصد میں اتفاق نیز اللہ کی الوہیت اور اس کی رزاقیت کی وحدت کا قائل ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر جگہ اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح انکے ساتھ ایک آواز ہو کر اللہ کی حمد و ثناء کا ترانہ گانے لگتا ہے اور یہ نعرہ دہرانے لگتا ہے" لبیک اللھم لبیک ، لبیک لاشریک لک لبیک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک"

حج میں حاجی جن ارکان واعمال اور مناسک کو ادا کرتا ہے اس میں وہ اس بات کا پوری طرح مشاہدہ کرتا ہے کہ وہ حکم کا بندہ اور فرمان کا تابع ہے چنانچہ وہ کبھی مکہ میں ہوتا ہے تو کبھی منیٰ میں، کبھی عرفات میں تو کبھی مزدلفہ میں، ایک جگہ رکنے نہیں پاتا کہ دوسری جگہ جانے کا اسے حکم ملتا ہے ایک جگہ دم لینے نہیں پاتا کہ وہاں سے سفر کا حکم ملتا ہے، عرفات میں عبادت کی تھکاوٹ دور نہ ہونے پاتی ہے کہ اسے مزدلفہ جانے کا حکم ملتا ہے، وہاں بھی تھکا ہوا ہوتا ہے کہ صبح تڑکے منیٰ پہنچنا ہوتا ہے اور پھر وہاں کئی مناسک کو ادا کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ حاجی مکہ معظمہ میں پہنچ کر حضرت ابراہیم کے ساتھ ملت حنیفی کی تجدید کرتا ہے چنانچہ حضرت مولانا علی میاں فرماتے ہیں کہ "حج کے اہم مقاصد میں ملت حنیفی کے امام حضرت ابراہیم کے ساتھ تجدید تعلق ہے فرماتے ہیں "حج کا ایک بڑا اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملت حنیفی کے امام و موسس حضرت ابراہیم سے تجدید تعلق کیا جائے، ان کے میراث کی حفاظت کی جائے، ان کی زندگی اپنے سامنے رکھ کر اپنی زندگی کا موازنہ کیا جائے، مسلمانوں کی حالت کا جائزہ لیا جائے اور ان کی زندگی میں جو غلطیاں، فساد اور تحریف نظر آئے اس کو دور کیا جائے، اور اس کے اصل سرچشمہ کی طرف رجوع کیا جائے، اس لئے حج ایک قسم کا سالانہ اجتماع ہے جسکے ذریعہ مسلمان اپنے اعمال

اور اپنی زندگی کا احتساب وتجزیہ کر سکتے ہیں اور قوموں اور سوسائٹیوں کے اثرات سے چھٹکارا پا سکتے ہیں جن کے بیچ میں وہ رہتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں "حج کے مقاصد میں اس میراث کی حفاظت بھی ہے جو سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل نے ہمارے لئے چھوڑی ہے اس لئے کہ یہ دونوں ملت حنیفی کے امام ورہبر ہیں اس کے مؤسس اور بانی کہے جا سکتے ہیں، حضور کی بعثت بھی اسی لئے ہوئی تھی کہ ملت حنیفی آپ کے ذریعہ دنیا میں غالب آئے اور اسکا پرچم بلند ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ملة ابيكم ابراهيم" (ملت ہے تمہارے باپ ابراہیم کی) اس لئے ضروری ہے کہ اس ملت کے امام سے جو چیزیں ہم کو ورثہ میں ملی ہیں مثلاً خصائل فطرت اور مناسک حج، اس کی ہم حفاظت کریں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے " قفوا على مشاعركم فانكم على ارث من ارث ابراهيم" اپنے مشاعر (مقامات حج) پر ٹھہرو اس لئے کہ تم اپنے باپ کی ایک وراثت کے وارث ہو" (ارکان اربعہ ص ۲۰۷)۔

چونکہ حاجی حج کے لئے دور دراز مقامات سے سفر کرتے ہوئے اور سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے ایک بہت بڑی پونجی اور اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی کا ایک بڑا حصہ اس کی خاطر خرچ کرتا ہے اور اللہ کے گھر مکہ مکرمہ تک پہنچتا ہے اس لئے اسکا اصل مقصد اور اسکا محرک و مدعا یہی ہوتا ہے کہ اللہ کو راضی کر لے اور عشق ومستی کی آگ بجھا لے چنانچہ اکثر دیکھا گیا کہ اللہ کے بہت سے بندے اس سفر کی خاطر زندگی بھر تڑپتے رہتے ہیں اور اپنے آقا سے رو رو کر اور گڑگڑا کر اس شوق کی تکمیل کی التجا کرتے رہتے ہیں اور اپنے مالک ومولیٰ سے حج پر جانے کی آس و امید لگائے رہتے ہیں، اور ایک مرتبہ سفر کرنے کے بعد واپس ہونے والے اکثر حجاج کو دیکھا گیا کہ انکا شوق اس کی خاطر اور بڑھ جاتا ہے لہذا اس کا بڑا خطرہ تھا کہ کہیں بندہ اس دربار میں پہنچ کر بے خود نہ ہو جائے، اور جوش میں آ کر بیٹھے، جس کے نتیجہ میں وہ غلطیوں کا شکار ہو جائے اور اپنے حج کو فاسد اور باطل کر دے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا تھا " خذوا عني مناسككم لعلي لا ألقاكم بعد عامي هذا" مجھ سے اپنے حج کے مناسک سیکھ لو شاید اگلے

سال میری تم سے ملاقات نہ ہو، چنانچہ حضرات صحابہؓ نے مناسک حج کو اخذ کیا اور اپنے بعد والوں تک اس کو پہنچایا، اسی لئے حاجی کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ حج میں جانے سے پہلے مناسک حج سے اچھی طرح واقف ہو اور اسکا پوری طرح علم حاصل کر لے

راقم سطور پر اپنے مالک دمولیٰ کے جو عظیم احسانات وانعامات ہوئے ہیں ان میں ایک یہ بھی کہ اللہ تعالی نے مجھے اپنے مقدس گھر اور اپنے نبیؐ کے جوار میں رہنے کے لئے ایک مدت کے لئے قبول کیا، مجھے الجامعة الاسلامية المدينة المنورة میں طالب علمی کے زمانہ میں جو کہ چار سال کے عرصہ پر محیط ہے مختلف علاقوں کے حجاج کرام کو دیکھنے اور ان سے ملاقات کرنے کا موقع ملا، ان حجاج میں خاص کر ہمارے اپنے علاقوں سے آنے والے حجاج کرام بھی ہوتے تھے، بہت سے حجاج کو مناسک حج سے ناواقفیت کی وجہ سے بعض اعمال ومناسک کو ٹھیک سے نہ ادا کرتے ہوئے دیکھا، اس لئے میں حجاج کرام سے مؤدبانہ التماس کروں گا کہ وہ حج پر جانے سے پہلے مناسک حج سے واقف ہوں اور اپنے ساتھ مناسک کی کوئی کتاب ضرور رکھ لیں اور اسکا مطالعہ بھی کرتے رہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حج کے عنوان اور مسائل اور اس کے طریقہ کار میں مختصر اور طویل جتنی کتابیں دنیا کی مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں شاید ہی کسی موضوع پر اتنا لکھا گیا ہوگا اور یہ مبارک سلسلہ رکنے والا بھی نہیں ہے۔

زیر نظر کتابچہ بھی اس سلسلہ میں ایک اضافہ ہی ہے آج سے کئی سال قبل رہنمائے حج وعمرہ کے نام سے میں نے ایک مختصر رسالہ ترتیب دیا تھا اب اس میں کچھ حذف واضافہ کی ضرورت محسوس ہوئی، لہذا میں نے اس کتابچہ کو از سر نو ترتیب دیا ہے میں نے اس میں حتی الامکان اختصار سے کام لیا ہے کہ کہیں طوالت کی وجہ سے حجاج کرام پوری کتاب نہ پڑھ پائیں، اس کتاب میں مختصراً فضائل حج کو صحیح احادیث سے اخذ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے، پھر سفر سے پہلے آداب وگذارشات اس کے بعد بالترتیب عمرہ وحج کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، پھر حج کے احکام سے متعلق ضروری معلومات دی گئی ہیں، حتی الامکان تفصیل سے احتراز کیا گیا ہے اس لئے کہ اس کے لئے تو طویل کتابوں کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے یا پھر علماء کرام سے تفصیل معلوم کی جا سکتی

ہے، ان سب کے علاوہ کچھ ضروری مسائل کو سوال وجواب کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے اس میں بھی بالخصوص ان ہی مسائل کو لکھا گیا کہ جن کے متعلق عموماً حجاج کرام دریافت کرتے رہتے ہیں، کتاب کے آخری حصہ میں عوام الناس کی سہولت کے خاطر قرآن وحدیث کی اور دوسری بعض اہم دعاؤں کو مع ترجمہ لکھا گیا ہے۔

اس کتاب کی تدوین اور طباعت وغیرہ میں مجھے جن لوگوں سے جس طرح کا بھی تعاون ملا ہے میں ان سب کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان سب کرم فرماؤں کے حق میں اللہ سے خیر وعافیت کی دعا کرتا ہوں، جزاهم الله احسن الجزاء

خاص کر اس کتاب کو مفید بنانے میں میرے رفیق مولانا محمد انصار ندوی مدنی نے میرا بڑا تعاون کیا اور کتابچہ پر نظر ثانی کی اور اپنی مفید آراء سے نوازا، مولانا قاضی محمد شبیر صاحب اکرمی اور مولانا محمد فاروق قاضی ندوی نے اپنے مفید مقدمہ سے میری حوصلہ افزائی کی، اسی طرح ندوی پریس کے مالک مولوی عمر نعمان ندوی نے پوری دلچسپی اور توجہ سے کمپوزنگ کے فرائض انجام دیئے، اللہ ان سبھوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

جمیع قارئین بالخصوص علماء کرام سے مودبانہ التماس ہے کہ وہ اس کتابچہ میں موجود خامیوں پر راقم کو متنبہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

آخر میں اس بات کی وضاحت کرنی بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کتاب میں صرف ان ہی مسائل کا حوالہ دیا ہے جو غیر مشہور ہیں یا جن میں علماء کی مختلف آراء ملتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے گھر بیت اللہ میں حاضر ہونے والے مہمانوں کے لئے کی جانے والی اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے آمین۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم،

وصلی الله علی سیدنا ونبینا محمد وآله وصحبه وسلم

معین الدین اکرمی

۵ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ جامعہ اسلامیہ بھٹکل

حج کی فرضیت وفضیلت

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو ۹ ھ میں فرض ہوا، اسلام میں سب سے پہلا حج حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امارت میں ۹ ھ کو ادا کیا گیا پھر ۱۰ ھ میں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی تعداد کے ساتھ حج ادا فرمایا جس کو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس حج میں آپ نے لوگوں میں اعلان فرمایا" خذوا عنی مناسککم" مجھ سے حج کے مسائل سیکھ لو، حج کا انکار کرنے والا کافر ہے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ (آل عمران ۱۰)	اور اللہ جل شانہٗ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان (یعنی بیت اللہ) کا حج فرض ہے اس شخص کے ذمہ جو وہاں جانے کی سبیل رکھتا ہو، اور جو منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہاں سے غنی ہے۔

حج کی اہمیت کی بنیاد پر حضرت ابراہیمؑ کو حکم فرمایا گیا تھا کہ وہ کعبۃ اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوں تو حج کا اعلان فرمادیں چنانچہ قرآن کریم میں اس بات کو اس طرح نقل کیا گیا ہے۔

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (حج ۲۰)	لوگوں میں حج کے فرض ہونے کا اعلان کرو، لوگ تمہاری اس زیارت کے پاس چلے آئیں گے پیدل چل کر اور ایسی اونٹنیوں پر سوار ہو کر بھی جو دور دراز راستوں سے چل کر آئی ہوں اور سفر کی وجہ سے دبلی ہوگئی ہوں۔

اسی طرح ایک اور آیت شریفہ میں آیا ہے

اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ، وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (بقرة ۲۵)	حج کا زمانہ چند مہینے ہیں، پس جو شخص ان ایام میں اپنے اوپر حج مقرر کر لے تو پھر نہ کوئی فحش بات جائز ہے اور نہ حکم عدولی درست ہے اور نہ کسی قسم کا جھگڑا زیبا ہے، اور جو نیک کام کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں

حج کے بغیر اسلام کی عمارت مکمل نہیں ہو سکتی چنانچہ ایک حدیث میں اسکو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

عَنْ ابن عمر ؓ قال قال رسول الله ﷺ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ، شَھَادَۃِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ، وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

(بخاری حدیث۸)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اول اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

اسی طرح بہت سی احادیث مبارکہ میں حج کی ادائیگی پر بندہ کو بے انتہا اجر وثواب کی بشارت سنائی گئی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

(بخاری حدیث ۱۵۲۱، مسلم حدیث ۳۲۹۱)

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اس طرح کہ نہ اس میں رفث ہو (یعنی فحش بات) اور نہ فسق ہو (یعنی حکم عدولی) وہ حج سے ایسا واپس ہوتا ہے جیسا کہ اس دن تھا جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔

ایک حدیث میں ہے

عن عبداللہ ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ ﷺ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّۃِ الْمَبْرُوْرَۃِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ

(ترمذی حدیث ۸۱۰)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج اور عمرہ برابر کرتے رہو یہ دونوں فقیری اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے زنگ کو صاف کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت سے کم نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں عمرہ اور حج کی فضیلت ان الفاظ میں آئی ہے

عن ابی هریرةؓ ان رسول اللهﷺ قال اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ (بخاری حدیث ۱۷۷۳)

(نسائی ۵/۱۱۵)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ ادا کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کے لئے کفارہ بنتا ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ

عن ابی هريرةؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ (بخاری حدیث ۱۵۱۹)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا پوچھا گیا اس کے بعد کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا حج مبرور۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث میں اس کی فضیلت وارد ہوئی ہے اور حج نہ کرنے پر وعید بھی سنائی گئی ہے حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جن لوگوں میں حج کی استطاعت ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرتے ہوں تو ان پر جزیہ لاگو کرنا چاہیے یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

جب کوئی شخص حج کے ارادہ سے مکہ مکرمہ پہنچتا ہے وہ وہاں کی مقدس سرزمین میں ایک نماز پر ایک لاکھ کا ثواب حاصل کرتا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ

عن عبدالله ابن الزبيرؓ عن النبیﷺ قال صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيْ هٰذَا.

(مسند احمد ۴/۵)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز کا پڑھنا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز کا پڑھنا میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک سو نمازوں سے افضل ہے۔

چنانچہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد نبوی مدینہ طیبہ کی ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر اور افضل ہے اور مسجد حرام مکہ کی ایک نماز دنیا کی دوسری مسجدوں (سوائے مدینہ کے) کی ایک لاکھ نمازوں سے بہتر و افضل ہے

یہ اور اس طرح کی بے شمار فضیلتیں حج کرنے والے کو حاصل ہو جاتی ہیں جس میں جگہ کی اور زمانہ کی اور عملِ حج کی تمام طرح کی فضیلتیں شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان اپنی زندگی کی سب سے بڑی آرزو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس مقدس مقام پر حاضر ہو جائے اور اس کعبہ کو اپنی نظروں سے دیکھے اور اس کا طواف کرے جس کی طرف وہ اپنی نمازوں میں رخ کرتا ہے کعبۃ اللہ اور مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے ساتھ مسلمان کا دل اس طرح لگا رہتا ہے کہ وہ پہلی حاضری کے بعد بار بار حاضری کی تمنا کرتا ہے، یہ یقیناً سچے مومن کی علامت و پہچان ہے کہ وہ خالص اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر وہاں حاضر ہو اور وہاں کی سعادتیں اور برکتیں سمیٹ کر مالا مال ہو۔ اللہ ہم سبھوں کو اس دولت سے مالا مال فرمائے (آمین)

چند اہم گذارشات

(۱) حج سے مقصود اللہ کی رضا و خوشنودی ہو کوئی دوسری غرض ہرگز مقصود نہ ہو۔

(۲) حرمین شریفین کی حاضری کو اپنے لئے سعادت اور انعام خداوندی و عطیہ ربانی سمجھیں، اور اس پر اللہ کا بہت ہی شکر ادا کریں، اس لئے کہ یہ نعمت ہمیشہ نصیب ہونے والی نہیں ہے، ورنہ ہی یہ نعمت ہر کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

(۳) سفر پر روانگی سے قبل اپنے رشتہ دار اور دوستوں و ساتھیوں سے ملاقات کر کے کسی کے حقوق ہوں تو اسے ادا کرتے ہوئے رخصت ہوں۔

(۴) سفر کے لئے حتی الامکان پیر، جمعرات کے دن کا انتخاب کریں، حدیث شریف میں اس کی ترغیب دی گئی ہے۔

(۵) سفر کسی نیک اچھے بالخصوص مسائل سے واقف کار حضرات کے ساتھ کرے۔

(۶) حج کے مسائل و آداب سے متعلق معلومات سفر کرنے سے پہلے ہی حاصل کر لیں، ساتھ میں مناسک کی کوئی کتاب ہو تو بہتر ہے۔

(۷) گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ سے سفر کی آسانی اور مناسک حج کی صحیح ادائیگی کی توفیق طلب کریں۔

(۸) سواری پر سوار ہونے کے بعد سوار ہونے اور سفر کی دعا پڑھ لیں۔

(۹) پورے سفر میں کوئی غیر شرعی کام کرنے سے اجتناب کریں۔

(۱۰) پورے سفر میں نمازوں کو ہرگز قضا نہ کریں، دوران سفر شریعت کی طرف سے عطا کردہ انعام قصر و جمع سے استفادہ کریں، ظہر و عصر کو ایک ساتھ ظہر یا عصر کے وقت میں اور مغرب وعشاء کو ایک ساتھ مغرب یا عشاء کے وقت میں پڑھیں، واضح ہو کہ قصر یعنی دو رکعت پڑھنا صرف چار رکعت والی نمازوں (ظہر، عصر، عشاء) میں ہے۔

(۱۱) راستہ میں ہوٹلوں میں اگر گوشت کا استعمال کرنا ہو تو مسلمان کے ہاتھ سے ذبح کئے ہوئے کا

یقین ہو۔ تو ہی گوشت استعمال کریں، ورنہ مچھلی سبزی وغیرہ پر اکتفا کریں۔

(۱۲) پورے سفر میں اپنے رفقاء و ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ دیں، باتوں باتوں میں الجھنے سے پرہیز کریں، ہر ساتھی کو آرام پہنچانے کی فکر کریں

(۱۳) سفر کے دوران کثرت سے اپنے اور والدین اور دوسرے مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں، ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ تین لوگوں کی دعائیں رد نہیں ہوتی، مظلوم شخص کی دعا، مسافر کی دعا، والد کی اپنے بچہ پر بددعا۔

سفر و سواری کی دعائیں

۱) سفر کرنے والا رخصتی کے وقت یہ دعا پڑھے

أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ (ابن ماجہ ۲۸۲۵، ۹۴۲)

میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں کہ جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔

۲) سواری پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ

اللہ کے نام کے ساتھ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے

وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

مسخر کر دیا، ورنہ ہم اسے ملانے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اے اللہ تو پاک ہے بیشک میں

فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (ابوداؤد ۳۴/۳، ترمذی ۵/۵۰۱)

نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

۳) اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ

اے اللہ ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں، اور اس عمل کا جسے

مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ

تو پسند کرے سوال کرتے ہیں، اے اللہ ہمارا یہ سفر ہم پر آسان فرما دے اور اس کی دوری

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ

ہم سے ختم کر دے، اے اللہ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی اور گھر والوں میں نائب ہے

اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ

اے اللہ میں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور مال اور اہل میں برے لوٹنے کے غم سے

فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ ﷺ (مسلم شریف ۲/۹۹۸)

اور مال کے لوٹنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۴) جب کسی پہاڑی یا بلند جگہ سے گذرے تو اللہ اکبر کہے اور جب کسی پست زمین پر سے گذرے تو سبحان اللہ پڑھے، بخاری شریف میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

۵) جب کسی شہر میں اتریں تو یہ دعا پڑھیں:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﷺ (مسلم شریف ۲/۳۴۸)

میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعہ ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو پیدا کیا گیا ہے

۶) کسی شہر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ

اے ساتوں آسمانوں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن پر انہوں نے سایہ کیا ہے اور ساتوں زمینوں کے رب

الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ

اور ان چیزوں کو انہوں نے اٹھایا ہے اور شیطانوں کے رب اور ان چیزوں کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے

وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ

اور ہواؤں کے رب اور جو کچھ انہوں نے اڑایا ہے اے اللہ میں تجھ سے اس شہر اور اس کے رہنے والوں کی

أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو اس میں ہے اور میں اس کے شر سے اور اس کے رہنے

وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ۔ (حاکم ۲/۱۰۰)

والوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو اس میں ہیں۔

عمرہ کا طریقہ

(وضاحت) اس کتاب میں حج وعمرہ دونوں کے احکام ومسائل بیان کئے گئے ہیں، چونکہ حجاج کرام اپنے علاقے سے عموماً حج تمتع کے ارادے سے جاتے ہیں، جس میں انکو پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر جانا ہوتا ہے اور عمرہ سے فراغت کے بعد حج کے دنوں کے شروع ہونے پر حج کا احرام باندھنا ہوتا ہے اس لئے یہاں پہلے عمرہ کی تفصیل بیان کی گئی ہے اسکے بعد حج کی تفصیل آئے گی۔

عمرہ کا پہلا رکن احرام باندھنا ہے لہذا اولاً احرام باندھنے اور اسکے متعلق تفصیل وترتیب دی جارہی ہے۔

احرام: مردوں کے لئے احرام یہ ہے کہ وہ اپنے بدن سے سلے ہوئے کپڑے اتار دیں اور دو سفید چادر ایک لنگی کے طور پر اور ایک بدن ڈھانکنے کیلئے استعمال کریں گے، عورت ہمیشہ کی طرح کپڑے پہنے گی، البتہ وہ اپنی دونوں ہتھیلیوں میں کچھ نہیں پہنے گی اور ہر وقت اپنا چہرہ کھلا رکھے گی، البتہ نا محرم مردوں کے سامنے آنے پر چہرہ کا کسی چیز سے پردہ کرے گی۔

احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا سنت ہے، حیض والی عورت بھی احرام کے لئے سنت غسل کرے گی، احرام کا طریقہ یہ ہے کہ غسل سے فارغ ہوکر احرام کے کپڑے پہن لیں پھر دو رکعت نماز پڑھیں، عورتوں کے لئے احرام صرف نیت کرنا ہے، کسی طرح کا مخصوص کپڑا پہننا عورتوں کے لئے احرام میں شامل نہیں ہے، پہلی رکعت میں "سورۃ الفاتحۃ" کے

بعد" قل یا ایھا الکافرون" اور دوسری رکعت میں" سورۃ فاتحۃ" کے بعد" قل ھو اللہ احد" پڑھیں نماز سے فارغ ہوتے ہی دل میں عمرہ ادا کرنے کی نیت کریں، اور زبان سے بھی الفاظ ادا کرنا سنت ہے

نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِعُمْرَۃٍ لَبَّیْکَ

میں نے عمرہ کی نیت کرلی اور اللہ کے لئے میں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا میں حاضر ہوں اے اللہ میں عمرہ کے لئے حاضر ہوں

عربی الفاظ ادا نہ کرسکیں تو اردو میں یا اپنی زبان میں عمرہ ادا کرنے کی زبانی نیت کریں پھر بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، (عورتیں آہستہ آواز میں پڑھیں گی) یہ بات واضح رہے کہ صرف احرام کے کپڑے پہن لینے سے احرام شروع نہیں ہوتا بلکہ نیت کرنے کے بعد ہی احرام شروع ہوتا ہے نیت سے پہلے مرد اپنا سر کھول دیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ،

میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں،

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ (بخاری ۱/۲۱۰، مسلم ۱/۳۷۶)

بیشک ہر قسم کی حمد و نعمت آپ ہی کے لئے ہے اور یہ جہاں بھی بلا شرکت آپ ہی کا ہے

بس اب احرام شروع ہوگیا اب ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے تلبیہ کو پڑھتے رہیں،

ممنوعاتِ احرام

(۱) مردوں کیلئے سر کا ڈھانکنا۔

(۲) مردوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننا، اسی طرح ہاتھوں میں دستانے اور پیروں میں موزے پہننا بھی جائز نہیں ہے۔

(۳) عورتوں کے لئے اپنا چہرہ ڈھانکنا اسی طرح اپنے ہاتھوں میں دستانے پہننا۔

(۴) مرد و عورت دونوں کے لئے کسی بھی قسم کی خوشبو لگانا یا سونگنا۔

(۵) سر یا داڑھی کے بالوں میں تیل لگانا، عورت بھی بالوں میں تیل نہیں لگاسکتی۔

(۶) سر یا بدن کے کسی بھی بال کو کاٹنا یا اکھیڑنا یا توڑنا یا کسی دوا وغیرہ سے صاف کرنا۔

(۷) ناخن تراشنا (۸) نکاح کرنا یا نکاح کرانا، چاہے ولی بنکر ہو یا دولہا یا دولہن بن کر۔

(۹) بیوی سے ہم بستری کرنا، اسی طرح شہوت سے مرد و عورت کا ایک دوسرے کے بدن کو چھونا یا بوسہ لینا وغیرہ بھی حرام ہے۔

(۱۰) جانوروں یا پرندوں کا شکار کرنا یا انکو مارنا، چاہے حدود حرم میں ہو یا باہر (حدود حرم میں جانوروں کو حالت احرام کے علاوہ بھی مارنا حرام ہے) اسی طرح سر کے جوؤں کا مارنا یا بلا ضرورت کنگھی کرنا بھی جائز نہیں، کنگھی کرنے پر بال نکل جائیں تب فدیہ دینا پڑے گا۔

ائیرپورٹ پر

ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام کی چادریں پہن لیں اور احرام کی نیت کرلیں راستہ بھر تلبیہ اور درود اور دوسرے اذکار کو پڑھتے رہیں

جب جہاز جدہ ائیرپورٹ پر اترے اور باہر نکلنے میں کچھ دیر لگ جائے اور لائن میں کافی انتظار کرنا پڑے تو اس پر صبر کریں، امیگریشن کے مراحل اور مال کی چیکنگ کے بعد آپ سے آپکا پاسپورٹ لے لیا جائے گا، آپ کو یہاں سے مکہ لے جانے کے لئے بسوں پر سوار کیا جائے گا، جدہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے تقریباً مکہ سے چودہ کلومیٹر دور سے حدود حرم شروع ہوتے ہیں، یہاں پر راستہ پر ایک تختی بطور نشان بنایا گیا ہے، مکہ مکرمہ میں یہ بس سے آپکو معلم کے آفس پر اتارے گی اور وہاں سے مکہ مکرمہ پہنچنے پر آپ کو قیام کرنے یعنی رہنے کے لئے کمرہ دیا جائے گا، کمرہ میں اترنے کے بعد آپ اپنا سامان وغیرہ ترتیب سے رکھ کر اور ضروریات سے فارغ ہوکر سیدھے مسجد حرام چلے جائیں۔

مسجد حرام میں

مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت اپنا داہنا پیر اندر رکھتے ہوئے مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اللہ کے نام سے اور درود وسلام ہو رسول اللہ ﷺ پر

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ذُنُوْبِی وَافْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (مسلم ۱۴۹۴)

اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

جب کعبۃ اللہ پر نظر پڑے تو اللہ کی خوب حمد و ثنا بیان کیجئے، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کے کعبہ پر نظر کرتے وقت آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (الاذکار بحوالہ الطبرانی ۲۵۱)۔ اپنے لئے ایمان پر خاتمہ کی دعا کرنا نہ بھولیں۔

کعبہ پر نظر پڑتے پر اس دعا کا پڑھنا منقول ہے۔" اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفاً وَتَعْظِیْماً وَتَکْرِیْماً وَبِرّاً، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ" (بیہقی سنن کبری ۵/۷۳)

اے اللہ اس گھر کی شرافت، عظمت، بزرگی اور ہیبت میں اضافہ فرما اور جس نے اس کا حج یا عمرہ کیا اس کی شرافت، عظمت، بزرگی اور ہیبت میں اضافہ فرما، اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

طواف کا طریقہ

طواف شروع کرنے سے قبل مرد اپنا داہنا کندھا اس طرح کھول دیں کہ احرام کی اوپر والی چادر کا ایک حصہ بائیں کندھے پر اور دوسرا حصہ داہنے کندھے کی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں، جسکو اضطباع کہتے ہیں، اس کے بعد مطاف میں حجر اسود کے سامنے آئیں اسکے نیچے مطاف میں ایک۔ یاہ لکیر صرخ تک بنی ہے، آپ اس لکیر پر آکر اس طرح کھڑے ہوں کہ آپکا داہنا کندھا حجر اسود کے بائیں کنارے کی سیدھ میں ہو اس طرح کعبہ اور حجر اسود کی طرف رخ کئے ہوئے طواف کی نیت کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ میں تیرے محترم گھر کا طواف کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں آپ اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری جانب سے اسے قبول فرمائیے۔

اس کے بعد مکمل لائن پر آئیں تا کہ حجر اسود بالکل مقابل ہو جائے پھر یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اللہ ہی کے لئے ہے اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے

بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَهْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّکَ (کتاب الام ۲/۱۷۰)

اور تیرے کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے، اور تیرے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے۔

اگر پوری دعا نہ پڑھ سکیں تو " بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" پر اکتفا کریں، اگر حجر اسود کے قریب ہونا ممکن اور آسان ہو تو حجر اسود پر آکر اسکو بوسہ دیں، اور اس پر اپنی پیشانی رکھیں احادیث کی کتابوں میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین مرتبہ اپنی پیشانی حجر اسود پر رکھتے تھے۔ (بیہقی شریف) اور اگر بوسہ نہ دے سکیں تو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر ہاتھ چوم لیں، اسکا بھی موقع نہ ہو تو صرف حجر اسود کی طرف اشارہ کریں، اسکے بعد اپنا بایاں کاندھا کعبہ کی طرف کرتے ہوئے چلیں، بس اب طواف شروع ہو گیا اور تلبیہ موقوف ہو گیا، اب تلبیہ پڑھنا بند کریں

کعبۃ اللہ کا طواف اسکے چاروں سمت میں چکر لگانے کو کہتے ہیں، اور حجر اسود سے چکر شروع کرنے کے بعد رکن یمانی پر پہنچیں، اور ہاتھ لگانا ممکن ہو تو اسکو صرف ہاتھ لگائیں، پھر جب حجر اسود کے پاس اسی سیاہ لائن پر آئیں تو ایک شوط (چکر) پورا ہو گیا، اس طرح سات چکر پورا کرنے پر طواف مکمل ہوتا ہے، ہر چکر میں جب حجر اسود پر پہنچیں تو اپنے ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف اس طرح اٹھائے جس طرح طواف کے پہلے چکر میں اٹھایا تھا اور اللہ اکبر کہے، رسول اللہ

ﷺ سے اس طرح کسی چیز سے اشارہ کرنا اور اللہ اکبر کہنا ثابت ہے (فتح الباری ۳/۵۸۲ ،تحت ۱۶۱۲)

طواف کرتے وقت پورا جسم کعبۃ اللہ سے دور ہو کعبہ کی دیوار کو ہاتھ لگاتے ہوئے نہیں جانا چاہئے اس سے طواف نہیں ہوتا، اور طواف کے دوران کعبۃ اللہ پر نظر نہ ہو بلکہ سامنے نظر رہے۔

(مسئلہ) ہر شوط میں حجر اسود اور رکن یمانی پر پہنچنے پر اس کو ہاتھ لگانا یا اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے لاالٰہ ا [لاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا مستحب ہے بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹ پر طواف کیا جب جب رکن یمانی پر پہنچے تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور تکبیر کہی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حاشیہ ابن حجر علی الایضاح ۳۰۲ مناسک ملا علی قاری العمرۃ ۲۰۸)

(مسئلہ) عمرہ کے طواف میں مردوں کے لئے رمل کرنا یعنی شروع کے تین چکروں میں ذرا تیز اکڑ کر چلنا سنت ہے عورتوں کے لئے رمل سنت نہیں ہے۔

(مسئلہ) طواف کے ہر چکر میں کوئی خاص دعا نہیں ہے جو دعا یاد ہو یا اپنی زبان میں جو دعا چاہیں پڑھ سکتے ہیں، قرآن مجید کی تلاوت بھی کر سکتے ہیں، البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا منقول ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝ (البقرۃ ۲۰۱)

اے ہمارے رب ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

طواف کے دوران بلا ضرورت باتیں وغیرہ نہ کریں، طواف مکمل نماز کی طرح ہے صرف شدید ضرورت پر باتیں کر سکتے ہیں، دوران نماز ضرورت سے باتیں کرنے پر بھی نماز ٹوٹتی ہے البتہ باتوں سے طواف نہیں ٹوٹتی، طواف کے لئے طہارت اور ستر عورت شرط ہے، (مرد کے لئے ستر عورت ناف سے گھٹنہ تک ہے جبکہ عورت کے لئے چہرے اور ہتھیلوں کے علاوہ پورا بدن ستر عورت ہے)۔

(مسئلہ) دوران طواف وضو ٹوٹ جائے تو وضو کرے اور جتنے چکر (شوط) پورے ہوئے

ہوں ان کو حساب میں لے کر بقیہ چکر مکمل کریں اسی کو بناء کہتے ہیں اگر چاہے تو وضو کر کے بعد بھی نئے سرے سے طواف شروع کر سکتا ہے۔

طواف کی فضیلت میں آتا ہے کہ جس نے کعبہ کے سات شوط لگائے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ (نسائی ۲۲۱/۶)

نمازِ طواف:۔ طواف سے فارغ ہوں تو مقام ابراہیم کے پیچھے آکر دو رکعت نماز پڑھیں، نیت نمازِ طواف کی کریں، پہلی رکعت میں " سورۃ فاتحہ " کے بعد " قل یا ایھا الکافرون " اور دوسری رکعت میں " سورۃ فاتحہ " کے بعد " قل ھو اللہ احد " پڑھیں، اگر مقام ابراہیم کے پیچھے جگہ نہ ہو تو مطاف میں جہاں ممکن ہو وہاں یا پھر پوری مسجد حرام میں جہاں جگہ ہو وہاں پر یہ نماز پڑھ سکتے ہیں، ان دو رکعتوں کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے البتہ احناف کے نزدیک واجب ہے۔

(مسئلہ) نماز پڑھتے وقت مرد اپنا کندھا (جو طواف میں کھلا تھا) اسکو ڈھانک لیگا۔

(مسئلہ) مسجد حرام میں نماز کے دوران اگر لوگ سامنے سے طواف کرتے ہوئے گذر جائیں تو یہ مکروہ نہیں ہے چاہے مرد گذریں یا عورتیں یہ مکہ مکرمہ کی خصوصیات میں سے ہے جس طرح کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے بیان کیا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہؒ ۲۶/۱۲۲)

مقام ابراہیم:۔ یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں اسوقت شیشے کے پنجرے کے اندر وہ پتھر محفوظ ہے کہ جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر فرمائی تھی۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم کے قدم مبارک کے نشانات ہیں، یہ پتھر شروع میں کعبہ کے قریب تھا، حضرت عمرؓ نے طواف کرنے والوں کی سہولت کی خاطر اسکو موجودہ جگہ پر رکھا تھا (واللہ اعلم)۔

نماز سے فارغ ہو کر خوب دعا کریں، جو تمنا و آرزو ہو اپنے اللہ سے خوب گڑگڑا کر مانگیں۔

بئر زمزم:۔ مطاف کی نچلی منزل میں زمزم کا کنواں ہے یہ چشمہ اس وقت زمین سے نکلا تھا جب حضرت ہاجرہؓ نے اپنے جگر گوشہ حضرت اسماعیلؑ کے لئے پانی کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑنا شروع کیا تو بچے کے پیروں کی رگڑ کے نیچے سے چشمہ بہہ پڑا، حضرت ہاجرہؓ نے پانی جمع کیا اور

زمزم کہا یعنی رک جا اسی وقت سے اسکا نام زمزم پڑ گیا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ اگر حضرت ہاجرہ زمزم رک جا نہ کہتیں تو یہ ایک جاری نہر بن جاتی۔ درحقیقت یہ پانی اللہ کی بہت ہی واضح نشانیوں میں سے ایک ہے ہزاروں سال سے اربوں کھربوں لوگ اسکو پیتے اور استعمال کرتے ہیں مگر کبھی بھی اسمیں کمی واقع نہیں ہوئی حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے طواف سے فارغ ہوکر پیٹ بھر کر زمزم پینا سنت ہے، زمزم پی کر سیراب ہونا مومن کی نشانی ہے، منافق زمزم سے سیراب نہیں ہوتا، حدیث شریف میں آتا ہے کہ زمزم پیتے وقت جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔(ابن ماجہ ۲/۲۰۵، التجربہ ۲/۱۱۰) زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ سے زمزم کھڑے ہوکر پینا ثابت ہے [نسائی ۱/۲۲۶]

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ

اے اللہ مجھے علم نافع عطا فرما، اور وسعت وفراخی کے ساتھ روزی عطا فرما، اور ہر بیماری سے شفا دے

طواف کے شرائط وواجبات:۔ (۱) نیت کرنا (اگر حج یا عمرہ کا فرض طواف ہو تو الگ سے نیت ضروری نہیں ہے) (۲) ستر عورت کرنا (مرد و عورت کا اپنے حق میں واجب ستر کو چھپانا) (۳) حدث یا نجاست سے پاک ہونا (۴) کعبہ کو اپنے بائیں جانب کرتے ہوئے چلنا (۵) حجر اسود سے طواف شروع کرنا، اور پورا بدن حجر اسود کے سامنے سے گذارنا (۶) سات شوط (چکر) پورے کرنا (۷) مسجد حرام کے اندر سے طواف کرنا (۸) طواف کرتے وقت کعبہ سے اپنے جسم کو الگ رکھنا یعنی کعبہ کی دیوار وغیرہ پر دوران طواف ہاتھ نہ لگانا۔

طواف کی سنتیں:۔ (۱) حجر اسود کا استلام کرنا اور بوسہ دینا (۲) رکن یمانی کا صرف استلام کرنا (۳) طاقت ہو تو پیدل طواف کرنا (۴) طواف میں دعا یا ذکر کرنا (۵) اضطباع کرنا، یعنی چادر کے ایک حصہ کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا کر داہنا کندھا کھلا رہے (۶) رمل کرنا یعنی شروع کے تین پھیروں میں ذرا تیز چلنا (۷) کعبہ سے قریب رہنا (۸) پھیروں کو بغیر وقفہ کئے مکمل کرنا (۹) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

سعی کا طریقہ

طواف و نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر سعی کے لئے صفا پر جائیں، صفا و مروہ کے درمیان

چلنے کو سعی کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ صفا کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھتے

۱ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ، أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ (مسلم ۱۲۱۸)

صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں اس سے ابتداء کرتا ہوں جس سے اللہ نے ابتدا کی

پھر صفا پر چڑھ کر کعبہ شریف کی طرف رخ کریں اور سعی کی نیت کریں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُرِيْدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسِّرْهُ

اے اللہ میں صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کر رہا ہوں، آپ اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے،

لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ

اور اسے میری طرف سے قبول فرمایئے۔

پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی ہے اور اللہ کے لئے تعریف ہے

عَلٰى مَا هَدَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَوْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَلْهَمَنَا،

کہ اس نے ہمیں ہدایت دی اللہ کے لئے تعریف ہے جس نے ہمیں نعمت بخشی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ

وہی ذات تعریف کے قابل ہے اور اسی کی ذات پاک مستحق حمد ہے جس نے ہمیں سجھائی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

کی راہ سجھائی تمام تعریفیں اس خدا کو زیب دیتی ہیں جس نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی اگر اللہ

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے، اللہ ہی اکیلا و تنہا معبود ہے جس کا کوئی ساجھی نہیں،

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ،

وہی مالک الملک ہے وہی تمام حمد کا مستحق ہے زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے وہ ایسا زندہ

وَصَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَاَعَزَّ جُنْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ

اس کے لئے موت نہیں خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے وہی اکیلا معبود ہے

وَحْدَهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس کے لشکر کو

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ

سرخرو کیا، اور اس نے تنہا باطل کے سارے لشکروں کو بھگا دیا، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ،

اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہیں چاہے یہ بات کافروں کو

اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَسْئَلُكَ اَنْ لَا تَنْزِعَهُ

گراں کیوں نہ گذرے، اے اللہ آپ کا فرمان ہے اور آپ کا فرمان ہی حق ہے کہ تم مجھے پکارو

مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

میں تم کو جواب دوں گا، اور آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے، اے اللہ جس طرح آپ نے مجھے اسلام کی دولت

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

عطا فرمائی اب میرا سوال ہے کہ مجھ سے یہ دولت نہ لیجئے مجھے مرتے دم تک مسلمان ہی رکھئے۔

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

اللہ ہی کی ذات پاک ہے اور حمد کی مستحق بھی خدا ہی کی ذات ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ

اللہ ہی بڑا ہے اللہ بزرگ و برتر کے سوا کسی میں قوت ہے نہ طاقت، اے اللہ ہمارے

وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ

آقا و سردار محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد آپ کے صحابہ آپ کی ازواج مطہرات آپ کی ذریت اور آپ کے

وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَسَلَامٌ عَلَی

پیروکاروں پر قیامت تک درود و سلام نازل فرما، اے اللہ مجھے میرے والدین کو اور تمام مسلمان

الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿اس دعا کے اکثر کلمات مسلم، ابوداؤد وغیرہ میں آئے ہیں﴾

مردوں اور عورتوں کو معاف فرما اور تمام پیغمبروں پر سلام ہو، تمام تعریف کا سزاوار دونوں جہان کا رب ہے

اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد اپنی زبان سے جو دعا چاہیں مانگیں۔

دعا وغیرہ سے فارغ ہو چکنے پر صفا سے نیچے اتر کر مروہ کی طرف چلیں۔ جب میلین اخضرین (جہاں اس وقت ہری بتی لگی ہے) پر پہنچیں تو ذرا تیز چلیں، پھر جب دوسری ہری بتی نظر آئے تو تیز چلنا چھوڑ دیں اور عام رفتار سے چلیں۔ (عورتیں تیز یا دوڑ کر نہیں چلیں کیونکہ یہ صرف مردوں کے حق میں سنت ہے، عورتیں مسلسل ہی عام رفتار سے چلیں گی) اس طرح مروہ پر پہنچ جائیں، مروہ پر پہنچ کر اس پر چڑھ جائیں اور قبلہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر یہاں بھی وہی تکبیر و تہلیل کے الفاظ دہرائیں جو صفا پر پڑھے تھے، اور اپنی دوسری دعائیں بھی مانگیں، صفا سے مروہ پہنچنے پر ایک پھیرا پورا ہو جاتا ہے اب مروہ سے اتر کر دوبارہ پھر صفا کی طرف آئیں تو دو پھیرے مکمل ہو جائیں گے، پھر مروہ پر پہنچنے پر تیسرا اور پھر صفا پر پہنچنے پر چوتھا اور پھر مروہ پر پہنچنے پر پانچواں پھر صفا پر پہنچنے پر چھٹا اور پھر مروہ پر پہنچنے پر ساتواں پھیرا مکمل ہو جائیگا۔

سعی کے درمیان کوئی مخصوص دعا نہیں ہے جو دعا یاد ہو پڑھیں، قرآن پاک کی تلاوت بھی کر سکتے ہیں، اس دعا کو کثرت سے پڑھیں تو بہتر ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا

اے اللہ مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم کر اور میری جو خطائیں تیرے علم میں ہیں ان سے

لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ وَاهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ

در گذر فرما، بیشک تو جو جانتا ہے ہم نہیں اسکا علم بیشک تو عزت و اکرام

أَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَشْكُوْرًا

والا ہے اور مجھے راہ مستقیم کی ہدایت فرما۔ اے اللہ میرے حج کو مقبول، میری سعی کو

وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا۝

مشکور اور میرے گناہوں کو مغفور فرما۔

سعی کے دوران و سعی سے فارغ ہو کر آپ کا دل جو چاہے اپنے مالک و معبود سے مانگیں وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے، آپ کے دل اور اللہ کے درمیان کوئی حائل نہیں ہے، سعی کے بعد مرد اپنے بالوں کو منڈوائیں یا بال چھوٹے کریں، البتہ منڈوانا افضل ہے۔ اس لئے کہ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلق کرنے والوں کے حق میں یہ دعا فرمائی اے اللہ حلق کرنے والوں کی مغفرت فرما سوال کرنے والے نے بال چھوٹے کرنے والوں کے متعلق دریافت فرمایا آپ نے سائل کے جواب پر ہر مرتبہ حلق کرنے والوں کے حق میں مغفرت کی دعا کی پھر چوتھی مرتبہ سوال پر فرمایا اے اللہ بال چھوٹے کرنے والوں کی مغفرت فرما (مسلم نمبر ۱۳۰۲)

عورتیں اپنی چوٹی کے کنارے سے ایک پور کے بقدر بال کٹوائیں گیں، حلق کرنے یا بال چھوٹے کرنے پر عمرہ مکمل ہو جاتا ہے یہ بھی فرض عمل ہے۔

اس کے بعد آپ احرام اتار دیں آپ کا عمرہ مکمل ہو، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اسکی برکتوں رحمتوں اور سعادتوں سے مالا مال فرمائے اور اس کی علامات آپ کی ظاہری و باطنی زندگی میں روشن رکھے۔ آمین

سعی کے شرائط وواجبات: ۔ (۱) صفا سے سعی شروع کرنا (۲) سات پھیرے مکمل کرنا، اس طور پر کہ صفا سے شروع کر کے مروہ جائیں تو ایک چکر اور مروہ سے واپس صفا آئیں تو دوسرا

چکر ہوگا (۳) فرض طواف یا طواف قدوم کے بعد سعی کرنا (۴) صفا ومروہ کے درمیان کی مسافت کو مکمل (پورا) کرنا۔

سعی کی سنتیں:۔ (۱) ستر عورت کرنا (۲) حدث اور نجاست سے پاک ہونا (۳) طواف کے فوراً بعد سعی کرنا (۴) سعی کے پھیروں کو بغیر فصل کے جلدی کرنا (۵) میلین اخضرین کے درمیان چلنا (۶) ہر پھیرے میں صفا ومروہ پر چڑھنا (۷) طاقت ہو تو پیدل سعی کرنا۔

(ہدایت) عمرہ کے بعد حج کا ارادہ ہو تو اس بات کا اہتمام کریں کہ آپ کی ہر نماز حرم شریف میں بجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا ہو اور کعبۃ اللہ شریف کا کثرت سے طواف کرتے رہیں، اس لئے کہ طواف ایسا عمل ہے جو مکہ مکرمہ کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

چونکہ آٹھ ذی الحجہ سے اعمال حج کی ابتداء ہوتی ہے تب تک آپ حرم شریف ہی میں اپنے اوقات گذاریں۔

(مسئلہ) اگر حج سے پہلے مدینہ منورہ جانا ہو تو مدینہ سے واپسی پر ذوالحلیفہ (جو اہل مدینہ کی میقات ہے) سے عمرہ کا احرام باندھ لیں اور عمرہ ادا کریں، اگر واپسی پر عورتوں کے ایام حیض پڑتے ہوں تب بھی عورتوں کو ذوالحلیفہ سے واپسی پر عمرہ کا احرام باندھ کر آنا چاہیے، بغیر احرام کے مکہ مکرمہ نہیں آسکتیں، اسلئے کہ حج کا ارادہ ہے چونکہ حج کے ارادہ سے میقات پر سے احرام کے بغیر گذرنے سے دم واجب ہوتا ہے لہذا حیض والی عورت احرام تو باندھے گی مگر اپنی پاکی کے بعد عمرہ ادا کرے گی۔

(مسئلہ) حرم شریف مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران اگر مزید عمرہ کا ارادہ ہو تو حدود حرم سے باہر حل جیسے تنعیم وغیرہ میں جا کر عمرہ کا احرام باندھ کر حرم میں داخل ہوں اور عمرہ کریں اس طرح عمرہ کرنا صحیح ہے۔

ایام حج کے اعمال ایک نظر میں

۸ر ذی الحجہ:۔ صبح کی نماز کے بعد مکہ سے منیٰ کی طرف روانگی، پورا دن منیٰ میں قیام۔

۹ر ذی الحجہ:۔(۱) منیٰ میں فجر کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہونا، (۲) غروب آفتاب تک عرفات میں قیام کرنا، (۳) عرفات میں نماز ظہر وعصر جمع تقدیم کیساتھ ادا کرنا، (۴) غروب کے بعد مزدلفہ کی طرف روانہ ہونا، (۵) مزدلفہ میں مغرب وعشاء جمع تاخیر کیساتھ ادا کرنا۔

۱۰ر ذی الحجہ:۔(۱) صبح کی نماز کے بعد اچھی طرح روشنی پھیلنے پر مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہونا، (۲) منیٰ پہنچ کر صرف جمرہ عقبہ پر رمی کرنا، (۳) پھر قربانی (اگر واجب ہو تو) کرنا (۴) حلق کرنا (۵) اسکے بعد مکہ مکرمہ آکر طواف افاضہ وسعی کرنا (۶) پھر منیٰ واپس ہونا۔

۱۱ر۱۲ر۱۳ر ذی الحجہ:۔ منیٰ میں قیام، راتیں منیٰ میں گذارنا۔

۱۱ر ذی الحجہ:۔زوال کے بعد تینوں جمرہ اولی، جمرہ وسطی اور جمرہ عقبہ پر رمی کرنا۔

۱۲ر ذی الحجہ:۔زوال کے بعد تینوں جمرات پر رمی کے بعد (اگر ارادہ ہو تو غروب سے پہلے) منیٰ سے مکہ مکرمہ روانہ ہونا۔

۱۳ر ذی الحجہ:۔زوال کے بعد تینوں جمرات پر رمی کے بعد منیٰ سے مکہ معظمہ روانہ ہونا، (مکہ معظمہ سے روانگی کے وقت طواف وداع کرنا)

حج کا طریقہ

آٹھویں ذی الحجہ کے اعمال:۔ جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو اسی جگہ سے جہاں پر قیام ہو حج کا احرام باندھ لیں، عورت کے اگر حیض کے ایام ہوں تو عورت بھی سنت غسل سے فارغ ہو کر حج کا احرام باندھے گی، اگر متمتع حضرات سات ذی الحجہ ہی کو منیٰ روانہ کریں تو سات ذی الحجہ کو ہی منیٰ جانے سے پہلے احرام باندھنا چاہئے، طریقہ وہی ہے جو پہلے گذر چکا ہے البتہ اب حج کی نیت سے احرام باندھیں گے، احرام کے لئے سنت غسل سے فارغ ہو کر احرام کی چادریں پہن لیں پھر نماز احرام سے فارغ ہوں تو حج کی نیت کریں، دل کی نیت کے ساتھ زبان سے الفاظ ادا کرنا سنت ہے

نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ بِحَجَّةٍ لَبَّیْکَ

میں نے حج کی نیت کر لی اور اللہ کے لئے حج کا احرام باندھ لیا اے اللہ میں حج کے ارادے سے حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں

احرام سے فارغ ہوں تو تلبیہ شروع کریں اور منیٰ کی طرف روانہ ہوں، اس دن یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا کوئی عمل نہیں ہے اس دن کو منیٰ میں گذارنا سنت ہے اور پانچوں وقت کی نمازیں منیٰ میں اپنے اپنے وقت پر پڑھنا ہے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نویں ذی الحجہ کی صبح کی نماز جملہ پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھی جائیں گی۔

یوم عرفہ:۔ نویں ذی الحجہ کو یوم عرفہ کہا جاتا ہے اس دن صبح کی نماز منیٰ میں پڑھ کر میدان عرفہ کی طرف روانہ ہو جائیں اس دن کو یوم عرفہ اور یوم الحج بھی کہا جاتا ہے اور یہ دن سال کے تمام دنوں میں سب سے بزرگ، بابرکت اور افضل ترین دن ہے عرفہ کے دن زوال کے بعد سے سورج غروب ہونے کے تھوڑی دیر بعد تک وقت میں کم از کم ایک لحظہ کے لئے میدان عرفہ پہنچنا فرض ہے اور یہ حج کے تمام ارکان میں سب سے اہم رکن ہے، اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے بھی میدان عرفہ نہ پہنچ سکے تو اس کا حج ہی نہیں ہوگا۔

عرفہ کے اعمال: ۔ (۱) میدان عرفہ میں پہنچنے کے بعد زوال آفتاب کے بعد ظہر کے وقت میں جمع تقدیم کی نیت سے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھیں، میدان عرفہ میں مسجد نمرہ میں امام حج نماز سے پہلے خطبہ دیتے ہیں، اگر تکلیف نہ ہو اور آسانی سے مسجد پہنچ سکتے ہوں تو مرد مسجد پہنچ کر امام کا خطبہ سنیں اور امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھیں ورنہ اپنے خیمہ (Tent) میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھیں، واضح رہے کہ مسجد نمرہ کا قبلہ کی جانب والا ایک حصہ میدان عرفہ کی حدود سے باہر ہے حدود کی تعیین کے لئے بورڈ اور تختیاں لگائی گئی ہیں، لہذا وہاں رُکنے سے عرفہ میں رُکنے کا فرض ادا نہیں ہوگا۔

(۲) نماز سے فارغ ہوکر سورج غروب ہونے تک دعا اور ذکر میں مشغول رہیں، یہ نہایت اہم وقت ہے اس وقت کو غفلت سے نہ گذاریں بلکہ پورے وقت میں دعا اور ذکر کا خصوصی اہتمام رکھیں، اپنے لئے اپنے والدین، رشتہ داروں، اساتذہ، تلامذہ، ساتھیوں، دوستوں، اپنے محسنوں اور جمیع مسلمانوں کے لئے دعا کرنا نہ بھولیں،

عرفہ کی دعائیں اور اذکار

(الف) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملکیت ہے

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (سو بار پڑھیں)

اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

رسول اللہ ﷺ سے اس دعا کا پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے اس کو عرفہ کی افضل دعا کہا گیا ہے (ترمذی ۳/۶۸۳)

(ب) اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ،

اے اللہ تیری اسی طرح تعریف ہے جیسے ہم کہتے ہیں، اور اس سے بھی بہتر جس طرح ہم کہتے ہیں،

اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ

اے اللہ تیرے لئے ہے میرا نماز پڑھنا اور عبادت کرنا اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیری ہی

وَاِلَيْكَ مَآبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ

طرف مجھے لوٹ جانا ہے اور اے میرے رب میری پونجی تیرے ہی لئے ہے اے اللہ میں تجھ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ،

سے پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب اور دل کے وسوسہ اور معاملات کے بگاڑ (تفرقہ) سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ ([illegible] ۲۲۴)

اے اللہ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس شر سے جسے ہوا لاتی ہے

(ج) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ

اے اللہ بے شک تو میری بات سنتا ہے اور میری کھڑے ہونے کی جگہ کو دیکھ رہا ہے اور تو

وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ وَاَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ

میری پوشیدہ اور علانیہ چیزوں کو جانتا ہے اور تجھ پر میری کوئی چیز مخفی نہیں ہے اور میں مسکین فقیر

الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ،

تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں، اور تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں خوف کھاتا ہوں، گھبراتا ہوں (اور گناہوں)

اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ

کا اعتراف ہے میں مسکینوں کی طرح تجھ سے مانگتا ہوں اور تجھ سے گڑگڑاتا ہوں ذلیل

وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ دُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ،

گنہگار کے گڑگڑانے کی طرح اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں، زیادہ ڈرنے والوں کی دعا کی

وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ، وَذَلَّ لَكَ خَلُّهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ

طرح جس آدمی کی دعا جس کی گردن تیرے لئے جھک گئی اور آنکھیں تیرے لئے بہہ

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ بِدُعَائِكَ رَبِّيْ شَقِيًّا وَكُنْ بِيْ رَؤُوْفًا رَحِيْمًا

پڑیں اور جس کے رخسار تیرے لئے ذلیل ہو گئے، اور جس کی ناک تیرے لئے رگڑ گئی۔ اے اللہ تجھ سے

يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ (ابن)

مانگنے کے بعد اے میرے رب مجھے بدبخت نہ بنا اور تو میرے لئے شفیق اور رحیم بن جا

اے بہتر مانگے جانے والے اے بہتر عطا کرنے والے

اس کے علاوہ ان اذکار کو بھی پڑھیں۔

(۱) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ( )

(۲) سورہ اخلاص (سو بار)

(۳) درود شریف (سو بار)

مزدلفہ کے اعمال

(۱) عرفہ میں سورج غروب ہو کر تھوڑی دیر بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہوں

(۲) مزدلفہ پہنچ کر سب سے پہلے ضروریات سے فارغ ہوں، پھر جمع تاخیر کی نیت سے پہلے مغرب کی پھر عشاء کی نماز پڑھیں۔

(۳) رمی کے لئے کنکریاں چن لیں۔ (یہاں سے کنکریاں چن لینا ضروری نہیں ہے، منیٰ سے بھی کنکریاں لے سکتے ہیں، البتہ جمرہ عقبہ کی رمی کے سات کنکر یہاں سے لینا سنت ہے۔)

(۴) تھوڑی دیر (اگر تھکاوٹ ہو تو) آرام کریں، پھر فجر سے کافی پہلے اٹھ کر عبادت میں مشغول ہوں، یہ رات بہت ہی اہم رات ہے، غفلت سے مکمل اجتناب کریں۔

(۵) فجر کا وقت شروع ہوتے ہی اول وقت میں نماز سے فارغ ہوں، (نبی کریم ﷺ اس دن نماز فجر سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر تک دعا میں مشغول رہتے تھے) ایسا کرنا بہتر ہے ورنہ فجر کی نماز

سے فارغ ہوکر سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف روانہ ہوں، نویں ذی الحجہ کے بعد کی رات (یوم النحر کی رات) کو مزدلفہ میں گذار کر منیٰ جانا واجب ہے البتہ عورتوں، بوڑھوں اور بیمار لوگوں کے لئے نصف رات مزدلفہ میں گذار کر منیٰ جانا جائز ہے نصف رات سے پہلے ہی منیٰ روانہ ہونے پر دم واجب ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے مشعر الحرام میں بھی اللہ کی تکبیر و تہلیل خوب خوب کی لہذا یہاں پر خوب کثرت سے کلمہ توحید، تلبیہ، اور درود شریف پڑھیں۔

دسویں ذی الحجہ کے اعمال:۔ اس دن کو یوم النحر کہتے ہیں اس دن حج کے بہت سے اعمال ادا کرتے ہیں۔

(۱) فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھ کر منیٰ کی طرف روانہ ہوں۔ (۲) منیٰ میں پہنچنے پر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (آخری جمرہ جو مکہ مکرمہ سے قریب اور منیٰ سے مکہ مکرمہ جانے پر بالکل آخر میں پڑتا ہے) پر رمی کریں، اس دن رمی کا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے اگر اس دن زوال سے پہلے پہلے رمی نہ کر سکیں تو سورج غروب ہونے تک رمی کر سکتے ہیں، بلکہ دوسرے دن صبح تک بھی اس دن کی رمی کر سکتے ہیں۔ (حسن الایضاح، ص ۱۰۴) البتہ طلوع آفتاب سے زوال تک کرنا سنت ہے، اس جمرہ پر رمی کرتے وقت اس طرح کھڑے ہوں کہ مکہ مکرمہ بائیں طرف اور منیٰ داہنی طرف ہو اور جمرہ کی طرف رخ کرتے ہوئے کنکر پھینکیں، اس دن صرف اسی ایک جمرہ پر رمی کرنا ہے، سات کنکر ایک ایک کرکے جمرہ پر تکبیر (اللہ اکبر) پڑھتے ہوئے پھینکیں، پوری کوشش اس بات کی ہو کہ کنکر اس حوض میں گریں جو رمی کے نشان کے لئے بنائے گئے کھمبے کے گرد (احاطہ) بنا ہے۔ (۳) جنھوں نے حج سے پہلے عمرہ کیا تھا (یعنی حج تمتع والے) یا جو حج و عمرہ کی نیت سے احرام باندھے ہوں، (یعنی حج قران والے) وہ اپنے جانوروں کی قربانی کریں۔ (۴) اگر بینک میں قربانی کا پیسہ جمع کیا ہو یا کسی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل بنایا ہو (حکومت کی طرف سے کسی کو وکیل بننے کی اجازت نہیں البتہ کسی شخص کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو کہ

قربانی کی تکمیل کر لے گا تو ٹھیک ورنہ بنک میں رقم جمع کرنے میں ہی عافیت ہے) (۵) قربانی سے فارغ ہونے پر اپنے بالوں کو کاٹیں، مردوں کو حلق (پورے سر کے بال منڈوانا) کرنا افضل ہے، عورتیں اپنی چوٹی کے آخر سے ایک پور کے بقدر بال کاٹیں گی، منیٰ پہنچنے پر پہلے رمی اسکے بعد قربانی اس کے بعد حلق یا تقصیر کو ترتیب سے ادا کریں ترتیب سے ادا کرنا افضل ہے اگر ترتیب سے نہ کرسکیں مثلاً رمی کے بجائے پہلے قربانی یا قربانی کے بجائے پہلے بال کاٹ دیں یا ان تینوں اعمال میں سے کسی کو ایک دوسرے سے پہلے ادا کریں تو کوئی حرج نہیں ہے، احناف کے نزدیک ان تینوں اعمال میں ترتیب واجب ہے۔ (۶) مذکورہ اعمال کے بعد اب احرام کے کپڑے اتار دیں، اتنے اعمال کے بعد آپ کو تحلل اول حاصل ہو جاتا ہے یعنی آپ پر احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی تمام چیزیں اب حلال ہو جاتی ہیں، البتہ بیوی سے ہمبستری کرنا یا اس سے لطف اندوز ہونا اب بھی حرام رہے گا۔ (۷) اس کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہو جائیں اور حج کا طواف (طواف افاضہ) ادا کریں۔ (۸) تمتع حج کرنے والے اب حج کی سعی کریں نیز افراد و قران حج کرنے والوں نے گر آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ روانگی سے پہلے سعی نہ کی ہو تو وہ لوگ بھی سعی کریں گے۔ طواف وسعی کا طریقہ پہلے گذر چکا ہے، طواف وسعی سے فراغت پر تحلل ثانی بھی حاصل ہو جاتا ہے یعنی اب عورت سے ہمبستری کرنا بھی حلال ہو جاتا ہے۔ (۹) طواف وسعی سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ سے منیٰ لوٹ جائیں اور رات منیٰ میں گذاریں، اس طواف کا افضل وقت یوم النحر ہے، اسکے بعد ۱۲/ ذی الحجہ تک اسکا وقت رہتا ہے، اگر ۱۳/ ذی الحجہ تک نہ کرسکے تو پوری زندگی تک اسکا وقت رہتا ہے، لیکن جب تک یہ طواف اور اس کے بعد والی حج کی سعی سے آدمی فارغ نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہیں ہوتی، احناف کے نزدیک اسکا وقت ۱۲/ ذی الحجہ تک ہی ہے۔

ایام تشریق کے اعمال: ۔ ایام تشریق سے مراد ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ، اور تیرہ تاریخ ہے ان تینوں دنوں کے اعمال میں کچھ فرق نہیں ہے اس لئے اختصار کی خاطر ان دنوں کے اعمال ایک

ساتھ ذکر کیے جاتے ہیں (۱) گیارھویں، بارھویں راتیں منیٰ میں گذاریں (۲) تینوں دن زوال کے بعد تینوں جمرات پر رمی کریں، ان تینوں دنوں میں رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوکر غروب آفتاب تک رہتا ہے، تینوں جمرات پر ترتیب سے رمی کریں، پہلے جمرہ اولیٰ پر جو منیٰ سے آتے وقت پہلے پڑتا ہے اسکے بعد جمرہ وسطیٰ پر پھر جمرہ عقبہ پر رمی کریں۔

رمی کا طریقہ:۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جمرہ اولیٰ پر اس طرح رمی کریں کہ سات کنکر ایک ایک کرکے پھینکیں، ہر کنکر پھینکتے وقت اللہ اکبر کہے، پھر اس طرح آگے بڑھ جائیں کہ رخ قبلہ کی طرف ہو اور جمرہ اولیٰ پیچھے ہو جائے اور دعا کریں، پھر جمرہ وسطیٰ پر سات کنکر ایک ایک کرکے پھینکیں اور اسی طرح آگے بڑھ جائیں کہ رخ قبلہ کی طرف ہو اور جمرہ وسطیٰ پیچھے ہو جائے اور دعا کریں، پھر جمرہ عقبہ یعنی آخری جمرہ پر سات کنکر ایک ایک کرکے پھینکیں اور وہاں سے دعا کے بغیر واپس لوٹ جائیں، اس رات کو منیٰ ہی میں گذاریں اور اگلے دن بھی زوال کے بعد اسی طرح رمی کریں، اسی طرح گیارہویں دن کے بعد کی رات (بارہویں) بھی منیٰ میں گذاریں اور اگلے دن (۱۲ ذی الحجہ) کو زوال کے بعد اسی طریقہ سے رمی کریں اور وہاں سے سیدھے مکہ مکرمہ چلے جائیں۔

(ہدایت:۔ منیٰ سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے کے لئے معلم کی بس پر اسی وقت سوار ہوں جب ۱۲ ذی الحجہ کی رمی سے فارغ ہوں، کیونکہ بسوں کے لئے وہ تمام راستے بند کر دیے جاتے ہیں جو جمرات تک پہنچتے ہیں، اس طرح اس دن آپ کی رمی خطرہ میں پڑ سکتی ہے)۔

طواف وداع:۔ رمی کے بعد آپ حج کے جمیع اعمال سے فارغ ہو گئے اب اپنے وطن روانہ ہونے سے پہلے بیت اللہ کا آخری طواف (طواف وداع) کریں، طواف وداع کرنا واجب ہے حیض والی عورتوں پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔

طواف وداع سے فارغ ہوکر جب طواف کی دو رکعتیں پڑھ لیں تو مستحب یہ ہے کہ ملتزم پر جائے اور اپنے سینے اور پیٹ کو کعبہ سے چمٹا کر خوب رو رو کر دعا کرے، امام شافعی سے

منقول ہے کہ آپ اس وقت یہ دعا پڑھتے تھے ” اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْبَيْتَ بَيْتُكَ، وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ، حَمَلْتَنِيْ عَلٰى مَا سَخَّرْتَ لِيْ مِنْ خَلْقِكَ، وَسَيَّرْتَنِيْ فِيْ بِلَادِكَ، حَتّٰى بَلَّغْتَنِيْ بِنِعْمَتِكَ اِلٰى بَيْتِكَ، وَأَعَنْتَنِيْ عَلٰى اَدَاءِ نُسُكِيْ، فَاِنْ كُنْتَ رَضِيْتَ عَنِّيْ فَازْدَدْ عَنِّيْ رِضًا، وَاِلَّا فَمُنَّ الْآنَ قَبْلَ أَنْ تَنْأٰى عَنْ بَيْتِكَ دَارِيْ، فَهٰذَا أَوَانُ اِنْصِرَافِيْ اِنْ أَذِنْتَ لِيْ، غَيْرَ مُسْتَبْدِلٍ بِكَ وَلَا بِبَيْتِكَ، وَلَا رَاغِبٍ عَنْكَ وَلَا عَنْ بَيْتِكَ، اَللّٰهُمَّ فَاصْحَبْنِيْ الْعَافِيَةَ فِيْ بَدَنِيْ، وَالصِّحَّةَ فِيْ جِسْمِيْ، وَالْعِصْمَةَ فِيْ دِيْنِيْ، وَاَحْسِنْ مُنْقَلَبِيْ، وَارْزُقْنِيْ طَاعَتَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ، وَاجْمَعْ لِيْ بَيْنَ خَيْرَيِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(المغنی فی فقہ الحج والعمرہ ص ۱۸۶)

ترجمہ: اے اللہ بیشک یہ گھر تیرا گھر ہے، اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے تیری مخلوق میں سے جس کو تو نے میرے لئے مسخر کیا تھا اس نے مجھے اٹھایا اور تیرے شہر پہنچایا، اور تو نے اپنی نعمت سے مجھے اپنے گھر تک پہنچایا، اور مناسک کی ادائگی کے لئے تو نے میری مدد کی، اگر تو مجھ سے راضی ہوا ہے تو اپنی رضا میں اضافہ فرما، ورنہ پھر اب مجھ پر احسان فرما قبل اس کے کہ تیرا گھر میرے وطن سے دور ہو جائے، اگر تو مجھے اجازت دے رہا ہے تو یہ میرے لوٹ جانے کا وقت ہے، نہ تیرا اور نہ ہی تیرے گھر کا کوئی بدل ہے اور نہ تجھ سے اور نہ ہی تیرے گھر سے اعراض کرتے ہوئے، اے اللہ میرے بدن میں عافیت میرے جسم میں صحت اور میرے دین میں عصمت (حفاظت) کو میرا ساتھی کر دے، اور میرا آخرت کی طرف پلٹنا اچھا کر دے اور جب تک زندگی رہے مجھے اپنی اطاعت نصیب فرما، اور میرے لئے دنیا وآخرت کے خیر کو مقدر فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

حج کے طریقے

حج کی تین قسمیں ہیں یعنی حج تین طریقوں پر کیا جاتا ہے۔

(۱) افراد ۔ یعنی حج کے ایام (یعنی یکم شوال سے ۱۰ ذی الحجہ) میں صرف حج کا احرام باندھ کر حج کرنا، (۲) قران: ۔ یعنی حج کے ایام میں عمرہ و حج کی نیت سے احرام باندھنا اور مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف قدوم اور سعی کرنا پھر احرام ہی کی حالت میں رہتے ہوئے اسی احرام سے حج کے اعمال بجالانا، (۳) تمتع: ۔ یعنی حج کے ایام میں اپنی میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا اور مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے عمرہ ادا کر کے احرام اتار دینا، پھر آٹھ ذی الحجہ کو اپنی قیام گاہ سے حج کا احرام باندھ کر حج کرنا، گویا ایک ہی سفر میں دونوں کام عمرہ و حج ادا کرنا۔

(مسئلہ) اگر کوئی شخص یکم شوال کے بعد عمرہ کرے پھر وطن واپس ہو یا کسی بھی میقات کو پار کر جائے اور وہاں سے صرف حج کا احرام باندھ لے اور حج کرلے تو اس کا حج افراد حج میں شمار ہوگا۔

(مسئلہ) تمتع یا قران کے طریقہ پر حج کرنے والے پر ایک جانور قربانی کرنا واجب ہوتا ہے، افراد طریقہ پر حج کرنے کی صورت میں جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے۔

میقات

حج اور عمرہ کرنے والوں کے لئے احرام باندھنے کی خاطر کچھ جگہیں اور وقت متعین ہیں اس کو میقات کہتے ہیں، حج یا عمرہ کے لئے جانے والوں کو میقات پار کرنے کے بعد احرام باندھنا جائز نہیں ہے، بلکہ میقات پر یا اس سے پہلے ہی احرام باندھنا ضروری ہے۔

میقات کی دو قسمیں ہیں (۱) زمانی (۲) مکانی

(۱) زمانی: ۔ حج کے لئے زمانی میقات یکم شوال سے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح سے پہلے تک ہے، اس پورے وقت میں جب چاہے حج کا احرام باندھ سکتا ہے، اس وقت کے علاوہ میں حج کا احرام منعقد نہیں ہوتا، اس وقت کے علاوہ کسی دوسرے وقت میں حج کا احرام باندھنے سے وہ عمرہ کا احرام شمار ہوگا، اور عمرہ ادا کرنا پڑے گا، عمرہ کے لئے کوئی زمانی میقات متعین نہیں، پورے سال

میں جب چاہے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے

(۲) مکانی ۔ مکانی میقات سے مراد وہ مخصوص جگہیں ہیں کہ ہر حج و عمرہ کے لئے جانے والے کو اس جگہ پہنچنے پر یا اسکے محاذات سے احرام باندھنا ضروری ہے، احرام باندھے بغیر اس جگہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا، مکانی میقات کل پانچ ہیں۔

(۱) ذوالحلیفہ :۔ جسکو اس وقت ابیار علی بھی کہتے ہیں، یہ مدینہ منورہ اور انکے راستہ سے جانے والوں کی میقات ہے یہ جگہ مدینہ منورہ سے صرف ۱۲/۱۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، یہ مکہ مکرمہ سے سب سے دور والی میقات ہے مکہ مکرمہ سے شمالی جانب اسکا فاصلہ تقریباً ۴۱۰ کلومیٹر ہے۔

(۲) جحفہ ۔ چونکہ یہ علاقہ اس وقت بالکل غیر آباد ہے اور اسکے محاذات میں رابغ نامی بستی پڑتی ہے اس لئے جحفہ کے بجائے رابغ سے احرام باندھا جاتا ہے، یہ اہل شام، تبوک، مصر، مراقش وغیرہ کی میقات ہے جو لوگ بلغ کے راستے سے مکہ مکرمہ جاتے ہیں انکے لئے یہ میقات پڑتی ہے یہ میقات مکہ مکرمہ سے شمال مغرب میں تقریباً ۱۸۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

(۳) قرنُ المنازل :۔ یہ اہل نجاز (علاوہ مکہ مدینہ) کی میقات ہے، جو لوگ طائف کے راستہ سے آتے ہیں انکے لئے یہ میقات پڑتی ہے، یہ جگہ مکہ مکرمہ سے شمال شرق میں تقریباً ۸۰ کلومیٹر شرق میں واقع ہے، اس کا موجودہ نام السیل ہے۔

(۴) یلملم :۔ یمن اور برصغیر (ہندوپاک وغیرہ) کے راستہ سے جو لوگ مکہ مکرمہ جاتے ہیں ان کے لئے یہ میقات ہے، یہ جگہ مکہ مکرمہ سے جنوب میں تقریباً ۱۳۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے یہ علاقہ اس وقت سعدیہ کے نام سے موسوم ہے۔

(۵) ذات عرق :۔ عراق و خراسان والوں کی میقات ہے، یہ جگہ مکہ مکرمہ سے شمال شرق میں تقریباً ۹۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

یہ پانچوں میقات ان علاقہ والوں یا انکے علاقہ سے جو بھی حج یا عمرہ کے ارادے سے گذرے ان سبھوں کی میقات ہے، اہل مکہ اور حدود حرم کے اندر رہنے والے نیز جن کا علاقہ ان پانچوں میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان پڑتا ہو (آفاقی اہل حل) جیسے جدہ وغیرہ کے لوگ انکی

میقات تک کا اپنا علاقہ ہے یعنی وہ اپنے علاقے سے احرام باندھیں گے۔ اہل مکہ: دوسرے وہ لوگ جو مکہ مکرمہ میں قیام پذیر ہوں اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں تو وہ حدود حرم سے باہر حل (جیسے تنعیم وغیرہ) میں جا کر احرام باندھیں گے۔ البتہ اہل مکہ اور مقیمان مکہ حج کا احرام اپنے مکان ہی سے باندھیں گے۔

احصار:۔ اگر کسی شخص کو راستہ ہی میں حج یا عمرہ جانے سے روک دیا جائے تو اسکو احصار کہتے ہیں، چاہے روکنے والے دشمن ہوں یا حکومت کے اہلکار یا کوئی اور۔ لہذا احرام کے بعد روکنے سے حلال ہونے کی نیت سے ایک بکری کی قربانی کر کے بال کاٹ کر احرام اتار دیں گے، احصار کی صورت میں دم لازمی ہے، البتہ احرام باندھتے وقت نیت کی ہو کہ راستہ ہی میں اگر مجھے روک دیا گیا تو میں احرام اتار کر حلال ہو جاؤں گا تو اس طرح سے نیت کرنے پر دم دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ (حسن الایضاح ص ۱۰۴)

حج کے ارکان وواجبات

چونکہ اس کتابچہ میں عمرہ و حج کے اعمال اور اسکا مختصر طریقہ بیان کیا گیا ہے اس لئے اس میں مسائل تفصیل سے بیان کرنے سے حتی الامکان احتراز کیا گیا ہے اس کے لئے دوسری کتابوں کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے یا علماء کرام سے پوچھ کر مسائل معلوم کئے جا سکتے ہیں، البتہ یہاں پر صرف ارکان وواجبات اور چند ضروری مسائل کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، چونکہ طریقہ کے اندر مختلف ذکر ہو چکی ہیں لہذا اسکو دوبارہ بیان نہیں کیا گیا ہے مگر ارکان وواجبات الگ طور سے ذکر کئے جا رہے ہیں تاکہ دونوں کا فرق واضح کیا جا سکے۔

حج کے ارکان:۔ (۱) احرام باندھنا (۲) میدان عرفہ میں ٹھہرنا (۳) طواف افاضہ کرنا (۴) سعی کرنا (۵) سر کے بال منڈوانا یا چھوٹے کرنا۔

مسائل:۔ (۱) ان پانچ ارکان میں شروع کے دو ارکان میں ترتیب فرض ہے، (۲)

طواف مع سعی اور حلق میں ترتیب فرض نہیں ہے (۳) تمتع حج کرنے والے طواف افاضہ سے پہلے سعی نہیں کر سکتے، (۴) افراد اور قران والے منیٰ روانگی سے پہلے طواف قدوم کے بعد حج کی سعی کر سکتے ہیں، (۵) مکہ مکرمہ میں مقیم اشخاص کے لئے طواف قدوم نہیں ہے (۶) تمتع حج کرنے والے طواف افاضہ کے بعد سعی کریں گے، ایسے لوگ طواف افاضہ سے پہلے سعی نہیں کر سکتے۔

حج کے واجبات:

۔(۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) ذی الحجہ کی دسویں رات مزدلفہ میں گذارنا، کم از کم نصف رات گذرے (۳) ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں راتوں کو منیٰ میں گذارنا (تیرھویں رات گذارنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے الا یہ کہ بارہ ذی الحجہ کو رمی سے فارغ ہونے پر سورج غروب ہونے سے پہلے منیٰ سے نہ نکل جائے تو پھر تیرھویں رات کو منیٰ میں گذارنا واجب ہوگا) (۴) یوم النحر اور ایام تشریق میں جمرات پر رمی کرنا (۵) طواف وداع کرنا (۶) حالت احرام میں جو چیزیں حرام ہیں اس سے اجتناب کرنا، (۷) وقوف عرفہ میں ۹ ذی الحجہ کے دن اور دسویں کی رات کو جمع کرنا یعنی دن و رات دونوں کے حصوں کو عرفہ میں گذارنا۔

مسئلہ:۔ غروب آفتاب کے بعد عرفہ سے روانہ ہوں تو یہ واجب حاصل ہوتا ہے۔

(توضیح الاحکام ج ص ۱۷۲)(عمدۃ الاحکام، ص ۴۳)

عمرہ کے ارکان

۔(۱) احرام باندھنا (۲) طواف کرنا (۳) سعی کرنا (۴) سر کے بال منڈوانا یا چھوٹے کرنا۔

مسئلہ:۔ ان چاروں اعمال کو اسی مذکورہ ترتیب سے ادا کرنا فرض ہے مقدم و موخر نہیں کر سکتا۔ (عمدۃ الاحکام، ص ۴۳)

عمرہ کے واجبات

۔(۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) حالت احرام میں جو چیزیں حرام ہیں اس سے اجتناب کرنا۔ (عمدۃ الاحکام، ص ۴۳)

ارکان اور واجبات کا فرق

حج وعمرہ کے ارکان اور واجبات میں فرق یہ ہے کہ اگر کوئی رکن عمداً یا بھول کر یا عذر سے چھوٹ جائے تو حج وعمرہ صحیح نہیں ہوگا جب تک کہ اس رکن کو ادا نہ کرلے بلکہ اس کا حج وعمرہ فاسد (باطل) ہوجائے گا، اور اگر کوئی واجب کام عمداً یا بھول سے یا کسی عذر کی وجہ سے چھوٹ جائے تو حج وعمرہ صحیح ہوگا، البتہ دم دینا لازم ہوجائے گا۔

(مسئلہ) کسی بھی واجب کام کو عمداً چھوڑنے سے آدمی گنہگار بھی ہوجاتا ہے اور اگر بھول سے یا کسی عذر سے چھوٹ جائے تو گناہ نہیں ہوگا۔

دم اور اس کی قسمیں

محرم کی حالت میں کسی واجب کام کو ترک کرنے یا حالت احرام میں ممنوعات احرام کے کرلینے سے بحکم شرع جو حیوان ذبح کیا جاتا ہے یا اسکے عوض جو روزے رکھے جاتے ہیں یا جو اناج صدقہ دیا جاتا ہے اسے دم کہتے ہیں، ان دموں کا گوشت چمڑا اور اناج حرم مکہ کی حد میں رہنے والے فقیروں ومسکینوں کو دینا واجب ہے ورا پنے دم میں سے خود کچھ کھانا جائز نہیں ہے۔

دم کی یہ صورتیں ہیں:۔

(الف) (۱) میقات سے احرام نہ باندھے (۲) مزدلفہ اور منیٰ میں رات نہ گذارے (۳) رمی جمار کی تکمیل نہ کرے (۴) طواف وداع نہ کرے (۵) تمتع یا قران کے طریق پر حج ادا کرے (۶) عرفہ میں وقوف نہ کرنے سے حج فوت ہوجائے اور تحلل کرے (۷) اگر کوئی نذر مانی ہو اور نذر کی تکمیل نہ کرے تو ان سب صورتوں میں دم ترتیب واجب ہوگا یعنی ایک بکری ذبح کرے اگر بکری نہ ملے تو دس روزے رکھے، تین حج کے زمانے میں اور سات وطن واپسی کے بعد۔ (ان دموں میں ترتیب واجب ہے لہذا بکری ملنے کی صورت میں روزے نہیں رکھے جاسکتے ہیں)

مسئلہ:۔ اس دم میں جو تین روزے حج میں رکھتے ہیں اگر اسکو ایام حج میں نہ رکھ سکے تو اپنے وطن

لوٹنے پر پہلے تین روزے رکھے پھر کچھ دنوں کے وقفہ کے بعد سات روزے رکھے

(ب) (۱) تین یا تین سے زیادہ بال نکالے (۲) تین یا تین سے زیادہ ناخن تراشے (۳) سر دسلا ہوا لباس پہنے (۴) بالوں کو تیل لگائے (۵) خوشبو ستعمال کرے (۶) مقدمات جماع عمل میں لائے جیسے بوسہ لے یا عورت کو چھوئے (۷) تحلل اول کے بعد مگر تحلل ثانی سے پہلے جماع کرے تو ان سب صورتوں میں دم تخییر واجب ہوگا، ایک بکری ذبح کرے یا تین صاع اناج چھ مسکینوں کو دے (ہر شخص کو نصف صاع) یا تین روزے رکھے ان تینوں میں سے جو چاہے ادا کر سکتا ہے۔

(ج) شکار کی بنا پر دم تخییر واجب ہوگا، یعنی اسی جانور کے مثل جانور ذبح کرے جیسے شتر مرغ کے بدلہ میں اونٹ، جنگلی گدھے کے بدلے میں گائے، اور ہرن کے بدلے میں بکری ذبح کرے، یا اس جانور کے مثل جانور کی قیمت کا اناج خریدے اور مسکینوں کو دے، یا اناج میں سے ہر مد کے بدلے میں ایک ایک روزہ رکھے۔

(د) حرم کے درخت کاٹنے پر دم تخییر ہے، درخت بڑا ہو تو گائے ذبح کرے، چھوٹا ہو تو بکری ذبح کرے، یا اسکی قیمت کا اندازہ کر کے اناج خریدے اور مسکینوں کو دے، یا اناج میں سے ہر مد کے بدلے میں یک روزہ رکھے، اگر درخت بہت ہی چھوٹا ہو تو اسکی قیمت مقرر کر کے صدقہ دینا کافی ہے۔

(ھ) احرام کے بعد احصار (دشمنوں وغیرہ کے روکنے) کی بناء پر مناسک حج و عمرہ ادا نہ کر سکے تو تحلل کرے اور دم دے اسکا دم ایک بکری ذبح کرنا ہے۔

(و) حج میں تحلل اول سے پہلے جماع کرنے سے حج فاسد (باطل) ہوتا ہے، اسی طرح عمرہ پورا کرنے سے قبل جماع کرنے سے عمرہ فاسد ہوتا ہے، فاسد ہونے کے باوجود حج وعمرہ کے مناسک کا پورا کرنا ضروری ہے اور پھر یہ بھی واجب ہے کہ دم دے اور جلدی سے اسکی قضاء بھی کرے، اسکا دم ترتیب یہ ہے، پانچ برس کا اونٹ ذبح کرے اگر اونٹ نہ ملے تو دو برس کی گائے ذبح کرے گائے نہ ملے تو سات بکریاں ذبح کرے، بکریاں نہ ملیں تو اونٹ کی قیمت کا اناج خریدے اور صدقہ کرے، اناج دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اناج کے ہر مد کے بدلے روزہ رکھے۔

قبولیتِ دعا کے خاص مقامات

مکہ مکرمہ کا ہر ہر مقام نہایت ہی متبرک اور بڑا ہی باعظمت ہے امام نوویؒ نے اپنی کتاب منسک الایضاح میں حضرت حسن بصریؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ پندرہ مقامات ایسے ہیں جہاں دعا بکثرت قبول ہوتی ہے۔

(۱) پورے طواف کے دوران (۲) ملتزم پر (حجرِ اسود اور کعبہ کے دروازے تک کے حصہ کو ملتزم کہتے ہیں) (۳) میزاب رحمت کے نیچے (وہ جگہ جہاں پر کعبہ کی چھت سے بارش کا پانی گرتا ہے) (۴) کعبۃ اللہ کے اندر (۵) زمزم کے کنویں کے پاس (۶) صفا پر (۷) مروہ پر (۸) سعی کے دوران (۹) مقام ابراہیم کے پیچھے (۱۰) میدان عرفہ میں (۱۱) مزدلفہ میں (۱۲) منیٰ میں (۱۳) جمرہ اولیٰ پر (۱۴) جمرہ وسطیٰ پر (۱۵) جمرہ عقبہ پر۔ ([illegible] ۳/۲۵۲)

مدینہ طیبہ حاضری

مدینہ طیبہ کی حاضری اور مسجد نبوی شریف میں نماز نیز نبی پاک ﷺ کی زیارت مسلمانوں کی زندگی کی بڑی آرزو اور تمنا ہوتی ہے، یہ بڑی سعادت اور بہت ہی عظیم نعمتوں میں سے ہے۔

حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کی بہت ہی فضیلت آئی ہے، یہ بابرکت شہر رسول اللہ ﷺ کی جائے ہجرت آپکا وطن ثانی اور آپ کی آخری آرامگاہ ہے چنانچہ آپؐ نے اس شہر کے لئے ان الفاظ میں دعا فرمائی "اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ" اے اللہ ہم کو مدینہ بھی مکہ ہی کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا (بخاری ۱۹۰۴ نمبر ۱۸۸۹) اسی طرح ایک حدیث میں آپؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت دے (بخاری ۳۰۱ نمبر ۱۸۸۵) ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مدینہ منورہ میں موت آنے کے اسباب اختیار کرسکتا ہو اس کو مدینہ میں موت آنے کے اسباب اختیار کرنا چاہیے، میں مدینہ میں وفات پانے والوں کی اللہ سے سفارش کرونگا (ترمذی ۲/۵۱۷، ابن ماجہ حدیث ۳۱۱۲) مدینہ طیبہ میں طاعون کی بیماری نہیں آسکتی اور دجال بھی مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوسکتا یہ اور اس طرح کی بے شمار فضیلتیں حدیثوں میں وارد ہوئی ہیں، مدینہ طیبہ وہ پاک اور مقدس سرزمین ہے جو پوری دنیا میں مکہ مکرمہ کے بعد سب سے افضل ترین جگہ ہے جہاں سرکار دوعالم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری دس سال گذارے اور آپؐ وہیں آرام فرما ہیں، مدینہ کا سفر مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے اور نبی کریم ﷺ کی زیارت کے ارادے سے کرے، یہاں کا ہر چپہ اور ہر ہر ذرہ مکہ مکرمہ کی طرح انوار و برکات سے معمور ہے مدینہ طیبہ کی طرف سفر کرتے وقت راستہ بھر کثرت سے درود شریف کا اہتمام کریں اور جتنے دن مدینہ منورہ میں رہے کثرت سے درود شریف کا ورد رکھیں۔

اس وقت مسجد نبوی کافی وسیع و عریض اور نہایت ہی خوبصورت بنائی گئی ہے، پوری مسجد میں ائر کنڈیشن لگا ہے تاکہ گرمی سے بچا جائے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد نبوی

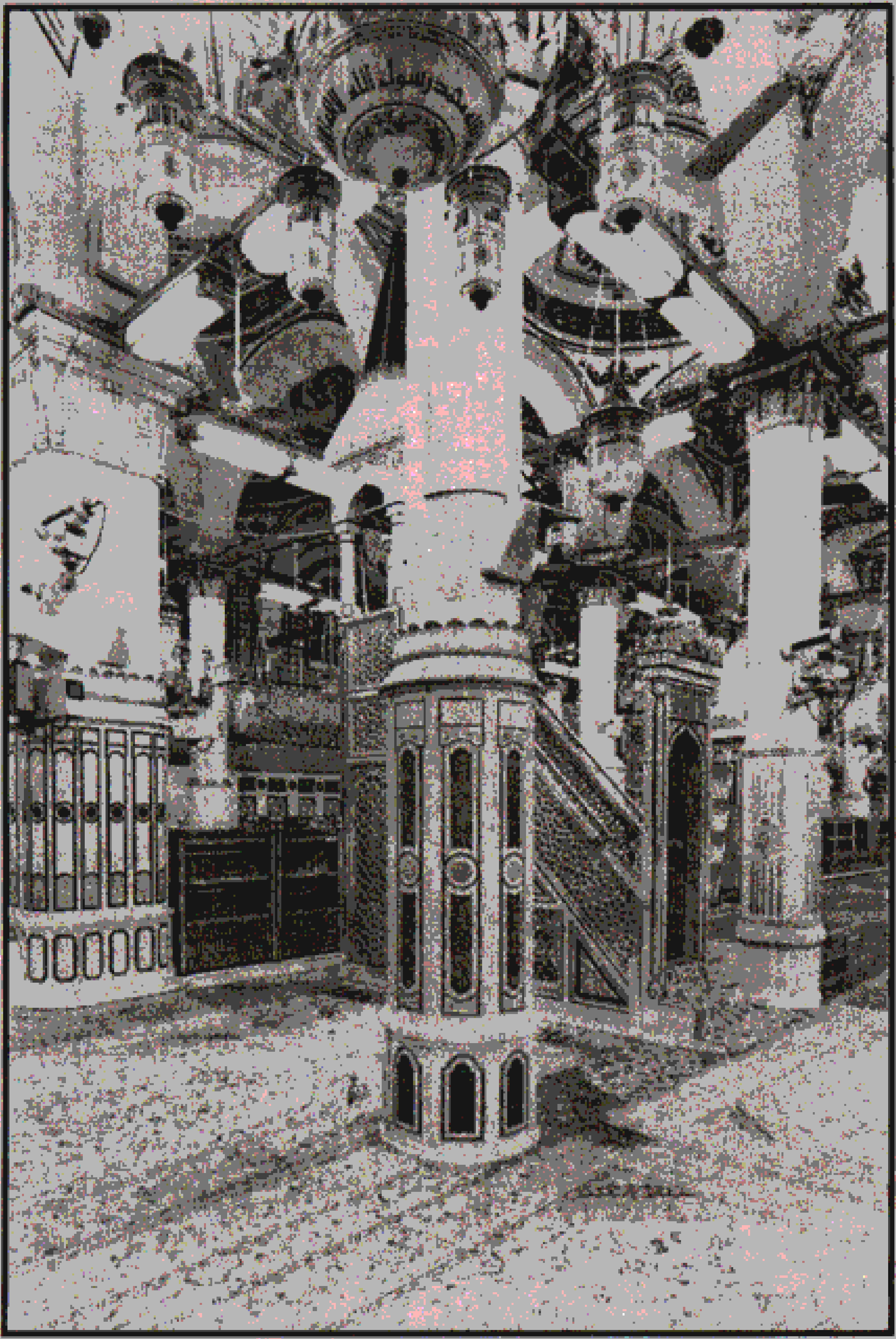

رياض الجنّة

بہت مختصر تھی پھر ہر دور میں اس کی توسیع ہوتی گئی، احادیث میں مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے کو دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں کے پڑھنے سے افضل بتایا گیا ہے؛ یہ فضیلت مسجد نبوی کے جس حصہ میں نماز پڑھی جائے حاصل ہوگی

ریاض الجنۃ: مسجد نبوی میں اللہ کے رسول ﷺ کے منبر سے آپ کی قبر شریف کے درمیان کا حصہ ریاض الجنۃ (جنت کے باغوں میں سے ایک باغ) کہلاتا ہے؛ احادیث کی تصریح کے مطابق یہ حصہ جنت کے حصوں میں سے ہے، یہاں کے انوار وبرکات، قبلہ مسجد نبوی ﷺ کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں یہ جگہ مسجد کے اگلے حصہ میں ہے۔

ریاض الجنۃ میں ایک محراب ہے جہاں کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ نماز پڑھاتے تھے، موقع ہو تو اس جگہ نماز پڑھیں۔

اسی طرح ریاض الجنۃ میں کچھ ستون ہیں جن پر نام لکھے ہیں، جیسے اسطوانۂ توبہ، اسطوانۂ ابولبابہؓ اسطوانۂ سریر، اسطوانۂ وفود، ان میں سے ہر اسطوانہ (کھمبوں) کی اپنی الگ تاریخ اور اپنی الگ شان ہے، موقع ملے تو ہر جگہ نماز پڑھنے کو اپنی سعادت سمجھیں اور اس سعادت سے بہرور ہوں۔

مدینہ طیبہ پہنچنے پر بہتر یہ ہے کہ غسل کر کے اچھے کپڑے پہن کر خوشبو لگائیں اور نہایت ادب واحترام کے ساتھ مسجد نبوی میں حاضر ہوں؛ اور مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت داہنا پیر رکھ کر وہی دعا پڑھیں جو کسی بھی مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھی جاتی ہے، اگر آسانی سے ''ریاض الجنۃ'' میں جاسکیں تو وہاں جائیں ورنہ مسجد نبوی کے کسی حصہ میں بیٹھنے سے پہلے ''تحیۃ المسجد'' کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھیں، اگر جماعت ہو رہی ہو تو ''تحیۃ المسجد'' پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے فرض نماز میں شامل ہو پھر نماز سے فارغ ہو کر اللہ کی خوب حمد وثنا بیان کریں اور یہاں حاضری کی نعمت پر اس کا شکر ادا کریں اور اپنی مرادیں اپنے آقا ومولا اللہ سے خوب رو رو کر طلب کریں

مواجہ شریف

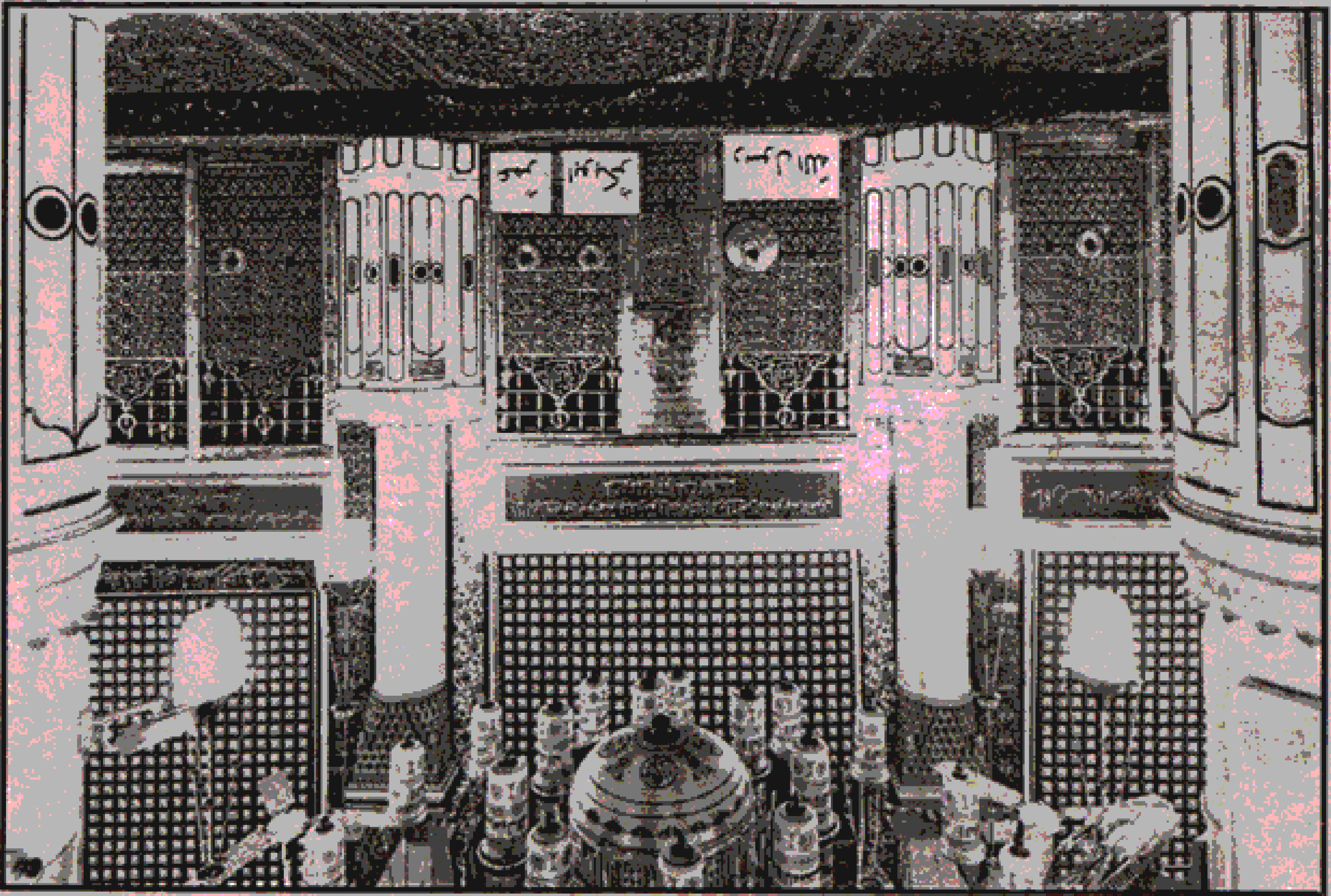

مواجهة شریفه۔ نماز و دعا سے فارغ ہو کر نہایت ادب و احترام کے ساتھ ریاض الجنة سے مسجد کے اگلے حصہ میں بائیں، قبلہ کی طرف سے رخ ہو تو بائیں جانب ایک کمرہ ہے جس میں سنہری جالیاں لگی ہیں، اس کمرہ کی طرف بڑھیں اسمیں سرکار دو عالم حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے دو اصحاب حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ آرام فرما ہیں، ان قبور اطہار کی ترتیب یوں ہے کہ تین حصوں میں تقسیم ہے، پہلے حصہ کی جالی میں دو گول بنے ہیں یہاں کوئی قبر نہیں ہے، دوسرے حصہ کی جالی میں تین گول بنے ہیں، یہاں پر تینوں قبور شریفہ ہیں، آخری حصہ میں بھی جالی ہے یہاں بھی کوئی قبر نہیں ہے درمیانی جالی کے تین گول میں پہلا گول دوسرے دو گولوں کے مقابلہ میں ذرا بڑا ہے، اس گول کے سامنے آکر ذرا نگاہ نیچے کرلیں رُخ ان جالیوں کی طرف ہو اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہو، یہاں سرکار دو عالم رحمة للعالمین شفیع المذنبین ﷺ آرام فرما ہیں، یہ گول بالکل قبر اطہر کے سامنے ہے، اس گول کے سامنے آکر صلاة و سلام پڑھیں، اس کتاب میں مختصر کلمات نقل کئے جاتے ہیں، اس لئے کہ حجاج و زائرین کی کثرت کی وجہ سے طویل دیر تک کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کا موقع اکثر نہیں ملتا، اگر موقع ہو اور دوسروں کو تکلیف نہ ہو تو دیر تک کھڑے ہو کر صلاة و سلام پڑھنے کی سعادت سے اپنے کو محروم نہ رکھیں۔

صلاة و سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، جَزَاکَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ كُلَّمَا ذَكَرَکَ ذَاكِرٌ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِکَ غَافِلٌ، أفْضَلَ وَأكْمَلَ وَأطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى أحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ

أَجْمَعِيْنَ.

ترجمہ آپ پر سلام اے اللہ کے رسول، آپ پر سلام اے اللہ کے نبی، آپ پر سلام اے مخلوق میں افضل، آپ پر سلام اے اللہ کے محبوب اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، اے اللہ کے رسول آپ کو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے وہ بہترین بدلہ عطا فرمائے جو بدلہ اللہ نے اپنے کسی نبی و رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا کیا ہو، اور اللہ آپ پر ہمیشہ درود بھیجے جب بھی آپ کو یاد کرنے والے یاد کریں یا آپ کی یاد سے غافل رہنے والے غافل رہیں، ایسا افضل سے افضل اور اکمل سے اکمل اور پاک سے پاک درود آپ پر جو درود اللہ نے اپنی مخلوق میں کسی پر بھیجا ہو۔

اگر ان پورے کلمات کو نہ پڑھ سکیں تو شروع کے کلمات (ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تک) پر اکتفا کریں۔

پھر ایک قدم داہنی طرف کو بڑھیں تو ایک اور گول ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ آرام فرما ہیں، یہاں اس طرح سلام کریں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ یَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْکَ وَأَرْضَاکَ (آپ پر سلام ہو اے ابوبکر صدیقؓ اے پہلے خلیفۂ راشد، اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ کو راضی کرے)

پھر ایک قدم داہنی طرف کو بڑھیں تو ایک اور گول ہے یہاں حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما ہیں، یہاں اس طرح سلام کریں، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ الْفَارُوْقُ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْکَ وَأَرْضَاکَ (آپ پر سلام ہو اے عمر فاروقؓ اے دوسرے خلیفۂ راشد، اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ کو راضی کرلے)۔

صلاۃ وسلام سے فارغ ہو کر قبلہ کی طرف رخ کرکے خوب دعا کریں، اس کے بعد مسجد

نبوی سے باہر کی طرف جائیں، جتنے دن مدینہ طیبہ قیام کا ارادہ ہو ہر دن پانچوں وقت کی نمازیں مسجد نبوی میں باجماعت پڑھیں اور جب چاہے سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام پڑھیں

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری اس مسجد میں مسلسل چالیس نمازیں اس طرح پڑھے گا کہ کوئی نماز اس سے نہ چھوٹے تو اسکو جہنم سے برأت اور عذاب سے نجات لکھ دی جاتی ہے اور وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔ (مسند احمد ۱۵۵/۳)

حجاج کرام کو مدینہ طیبہ میں آٹھ دن سے زیادہ رہنے کا موقع ملتا ہے لہذا اس فضیلت اور ثواب کے حصول کی خاطر پابندی سے چالیس نمازوں کو مسجد نبوی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔

جنة البقیع ۔قیام مدینہ کے دوران جنۃ البقیع (مدینہ کا قبرستان) میں حاضر ہوں اور یہاں پر آرام فرما اصحاب رسول اللہ ﷺ اور تابعین عظام اور دیگر بزرگان دین علماء و مسلمانوں کی زیارت کریں، اس قبرستان میں بالخصوص تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ امہات المومنین، رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں اور ہزاروں برگزیدہ صحابہ کے علاوہ تابعین، تبع تابعین، علماء عظام، اولیا اللہ اور اللہ کے دوسرے بے شمار نیک بندے مدفون ہیں۔

شہداء اُحد

یہ وہ جگہ ہے جہاں اسلام کا اہم ترین معرکہ جنگ احد پیش آیا تھا، اور اس جنگ کے ۷۰ شہید صحابہ یہاں مدفون ہیں، بالخصوص سید الشہداء حضرت حمزہؓ حضرت مصعب بن عمیرؓ حضرت عبداللہ بن جحشؓ وغیرہم کی قبریں یہاں موجود ہیں، مدینہ کی حاضری میں شہداء احد پر بھی حاضر ہوں اور انکی بھی مسنون زیارت کریں۔

مسجد قباء

مسجد قباء وہ مسجد ہے جہاں پر سفر ہجرت میں رسول اللہ ﷺ نے کئی روز قیام فرمایا، قرآن پاک میں اس مسجد کا ذکر ان الفاظ میں ہے ” لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ

اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ" وہ مسجد جو اول روز سے تقوی پر قائم ہوئی وہ مسجد اس کی حقدار ہے کہ آپ اس میں نماز پڑھیں، لہذا خاص طور سے مسجد قباء کی زیارت اور مسجد قباء میں نماز کی سعادت سے ہرگز محروم نہ رہیں حدیث میں آتا ہے "جو اپنے گھر سے وضو کرے اور مسجد قباء میں آکر پیدل یا سوار کوئی نماز پڑھے تو اسکو عمرہ کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے" (ترمذی ۱۴۵/۲) فرض یا نفل کوئی بھی نماز پڑھنے سے آدمی کو اتنا بڑا ثواب ملے گا، اس کے لئے سب سے بہتر ہفتہ کا دن ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ کو مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے (بخاری ۱۶۰/۲) اسکے علاوہ مدینہ طیبہ کے دوسرے مقامات جیسے مسجد قبلتین، مسجد اجابہ وغیرہ کی زیارت بھی کرلیں۔

وطن روانگی

حج و زیارت مدینہ سے فارغ ہوکر جب اپنے وطن پہنچیں تو پہلے مسجد جا کر دو رکعت نفل نماز پڑھیں، اسکے بعد پھر اپنے گھر جائیں، وطن واپسی پر اپنی زندگی میں تبدیلی لائیں، لہذا حرمین شریفین سے واپس ہو تو فرائض کے ساتھ ہمیشہ سنتوں کا اہتمام رکھیں، اور تمام غیر شرعی کاموں سے مکمل اجتناب کریں، اور اللہ کی مرضیات پر چلنے کی پوری کوشش کریں، اللہ آپکو حج مبرور نصیب فرمائے۔ آمین

اپنے وطن پہنچے تو یہ دعا پڑھنا سنت ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (بخاری ۶۳/۷، مسلم ۴۸۰/۱)

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور سی کے لئے ملکیت ہے وہی تمام حمد کا مستحق ہے، اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے صرف اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور جس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے لشکروں کو شکست دی۔

متفرق مسائل

﴿سوالات وجوابات﴾

یہاں چند متفرق مسائل کو سوال وجواب کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے اس میں خاص کران ہی مسائل کو لکھا گیا ہے جن سے حاجی حضرات کو عموماً واسطہ پڑتا ہے بالخصوص عورتوں کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

حج و سفر حج

سوال:۔ حج یا عمرہ زندگی میں کتنی بار اور کن لوگوں پر فرض ہے؟

جواب: حج یا عمرہ زندگی میں صرف ایک بار ان لوگوں پر فرض ہے جو مکہ مکرمہ تک پہنچنے کی طاقت واستطاعت رکھتے ہوں، اگر بالغ ہونے سے پہلے حج کیا ہو تو طاقت واستطاعت ہونے پر بالغ ہونے کے بعد بھی حج کرنا فرض ہے

سوال:۔ حج بدل کسے کہتے ہیں، حج بدل کون شخص کر سکتا ہے؟

جواب:۔ حج بدل یعنی دوسروں کی طرف سے حج کرنا، حج بدل صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو پہلے اپنا حج کر چکا ہو، اگر اپنا حج نہیں کیا ہو، اگرچہ کہ استطاعت نہ تھی تب بھی حج بدل نہیں کر سکتا، عمرہ بدل کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ پہلے اپنا عمرہ کر چکے ہو۔

سوال:۔ حج فرض ہو گیا اور استطاعت کے باوجود کسی نے حج نہیں کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ حج فرض ہو جانے کے بعد استطاعت کے باوجود حج نہ کرے اور اس سے قبل انتقال کر جائے اور اس کا مال بھی ہو تو پہلے اس کے مال سے حج ادا کر دیا جائے گا، البتہ اگر مرنے والے کی طرف سے کسی شخص نے اس کی زندگی میں اس کی اجازت سے حج کرایا ہو تو اس مرنے والے سے حج

ساقط ہو جائے گا، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک آدمی کے مرنے سے ویسے بھی حج ساقط ہو جاتا ہے۔

(اوضح المسالک، ص ۱۱۸)

سوال:۔ حج فرض ہونے پر کوئی شخص بغیر حج کے انتقال کر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر کوئی صاحب استطاعت حج کے بغیر انتقال کر جائے تو اس کے ترکے سے اس کی طرف سے حج بدل کرانا فرض ہے۔ (متن الایضاح، ص ۳۲)

سوال:۔ کسی آدمی پر حج فرض ہو جائے یعنی مالی اعتبار سے حج کی استطاعت ہو مگر جسمانی قوت نہ ہو تو کیا ایسے شخص کو حج کرنا فرض ہے وہ کیسے حج کرے گا؟

جواب:۔ اگر کسی پر حج فرض ہو جائے یعنی مالی اعتبار سے حج کی استطاعت ہو اور وہ سخت بیماری کی وجہ سے حج میں جانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسکو اپنی طرف سے حج کرنے کے لئے کسی دوسرے کو بھیجنا فرض ہے۔ (متن الایضاح، ص ۳۰)

سوال:۔ کیا عورت بغیر محرم کے حج کے سفر پر جا سکتی ہے؟

جواب:۔ عورت حج یا عمرہ کے لئے کسی محرم مرد یا شوہر یا پھر کسی ایسی معتبر عورت کے ساتھ جائے گی کہ جس عورت کے ساتھ اس کا محرم یا شوہر ہو، یہ حکم صرف اپنے فرض حج کے لئے ہے، اگر نفل حج ہو تو پھر صرف محرم یا اپنے شوہر ہی کے ساتھ جا سکتی ہے، احناف وغیرہم کے نزدیک فرض حج کے لئے بھی محرم کے ساتھ سفر کرنا ضروری ہے۔ (متن الایضاح، ص ۳۱)

سوال:۔ کیا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جا سکتی ہے اور کیا مرد اپنی بیوی کو اس سے روک سکتا ہے؟

جواب:۔ عورت کے لئے فرض حج شوہر کی اجازت پر موقوف نہیں ہے، البتہ وہ شوہر سے اجازت لے کر حج پر جائے گی، عورت حج کے مکمل شرائط کے پائے جانے پر شوہر سے اجازت طلب کرے تو مرد کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو حج سے منع نہ کرے مگر وہ اس کی رضامندی کے بغیر حج فرض ہونے پر حج کر سکتی ہے البتہ تمام شرائط مثلاً محرم وغیرہ کا ہونا ضروری ہے۔ (اوضح المسالک، ص ۲۰، المغنی فی فقہ الحج والعمرہ، ص ۱۴۳)

سوال: عورت نے حج کا ارادہ کیا مگر روانگی سے قبل اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو ایسی عورت کیا کرے گی؟

جواب: عورت نے حج کا ارادہ کیا مگر روانگی نہیں ہوئی یا روانگی ہوئی مگر اعمال حج شروع نہیں کیا تو ایسی عورت اس سال حج کا ارادہ ترک کرے گی اور اپنی عدت گذارے گی (جو کہ چار ماہ دس دن ہیں، اس مدت میں اس کے لئے احداد یعنی زیب و زینت سے پرہیز اور گھر ہی میں رہنا لازم ہے)۔ ہاں اگر اعمال حج شروع کر چکی ہو مثلاً احرام باندھ لیا ہو تو وہ حج پورا کرے گی پھر حج سے فراغت کے بعد چار ماہ دس دن کے بقیہ ایام عدت گذارے گی، امام شافعیؒ نے اس عورت کے لئے جو وطن سے نکل چکی ہو اور اس کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو اسکو دونوں باتوں کا اختیار دیا ہے کہ یا تو وہ بغیر حج کے اپنے وطن لوٹ آئے یا حج کرنے کے بعد لوٹے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو المغنی فی فقہ الحج والعمرہ ص ۱۲۵، ۱۲۸)

احرام

سوال۔ کیا حج وعمرہ کیلئے احرام باندھتے وقت دل کے ساتھ زبان سے بھی نیت کرنا چاہیے؟

جواب: حج وعمرہ کے لئے احرام باندھتے وقت دل کے ساتھ زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرنا سنت ہے، نبی کریم ﷺ سے دل کے ساتھ زبان سے بھی الفاظ دہرانا منقول ہے۔

(ملخص لاحکام الحج والعمرہ ص ۱۱ ابن باز)

سوال:۔ احرام کے لئے عورتوں کو کیسا لباس پہننا چاہیے؟

جواب:۔ عورتوں کے لئے احرام کا لباس ان کے عام دنوں کا لباس ہے کوئی مخصوص کپڑا نہیں ہے، البتہ وہ چہرہ اور ہتھیلیاں کھلا رکھے گی۔

سوال:۔ احرام کی حالت میں عورتوں کو ہاتھوں میں دستانے پہننا کیسا ہے؟

جواب:۔ احرام کی حالت میں عورتوں کو دستانے پہننا جائز نہیں ہے، اس سے دم واجب ہو گا۔

سوال:۔ جو لوگ داخل میقات ہوں یا جو مکہ میں مقیم ہوں وہ حج وعمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں گے؟

جواب:۔ جو لوگ میقات کے اندر رہوں جیسے جدہ وغیرہ میں ہوں اور ان کے راستہ میں میقات نہ

ہوتو وہ لوگ حج وعمرہ کا احرام اپنے مکان ہی سے باندھیں گے اور جو لوگ مکہ میں مقیم ہوں وہ حج کا احرام تو اپنے گھر ہی سے باندھیں گے البتہ وہ عمرہ کیلئے اپنے گھر سے احرام نہیں باندھیں گے بلکہ حدود حرم سے باہر نکل کر جیسے تنعیم (مسجد عائشہؓ) وغیرہ سے احرام باندھیں گے

[ملخص احکام الحج والعمرہ ص ۱۲]

سوال: کیا میقات سے گذرنے پر ہمیشہ احرام باندھنا فرض ہے؟ احرام کہاں سے باندھیں گے؟

جواب: آفاقی (میقات سے باہر والے) حج یا عمرہ کے ارادہ سے جب بھی مکہ مکرمہ جائے تو اپنی میقات سے احرام باندھے گا، اور غیر آفاقی (یعنی میقات کے اندر والے جو حرم سے باہر حل میں ہوں تو وہ) اپنے گھر سے احرام باندھے گا، اگر حج یا عمرہ کے علاوہ مکہ مکرمہ میں کسی دوسرے کام سے جائے یا اسی طرح میقات سے باہر رہنے والوں کو داخل میقات (میقات کے اندر) کوئی دوسرا کام ہو مثلاً جدہ میں کوئی کام ہو یا اپنے وطن جانے کیلئے جدہ سے میقات پر سے گذرنا پڑتا ہو اور اسے حج یا عمرہ کا ارادہ نہ ہو تو اس پر احرام باندھنا ضروری نہیں ہے اگرچہ کہ بعد میں جدہ پہنچنے پر عمرہ یا حج تک وہاں رکا رہے اور پھر وہیں سے حج کا ارادہ کر لے، ہاں اگر پہلے سے ارادہ ہو تو پھر بلا احرام میقات سے نہیں گذر سکتا۔ (عمدۃ الفقہ ۱/۴/۲۲)

سوال: کیا عمرہ یا حج کے ارادہ سے احرام کے کپڑے پہن کر بغیر نیت کئے ہوئے مکہ مکرمہ جا سکتے ہیں؟

جواب: صرف احرام کے کپڑے پہننے سے احرام شروع نہیں ہوتا بلکہ نیت کرلینا ضروری ہے، لہذا ایسے لوگ اعمال عمرہ وحج شروع کرنے سے پہلے میقات پر واپس چلے جائیں گے اور پھر وہاں سے احرام کی نیت کرلیں گے، ورنہ پھر ان کو دم (قربانی) دینا پڑے گا۔

سوال: جن (جدہ وغیرہ) کے لوگ بغیر احرام باندھے حدود حرم میں داخل ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے لوگوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اعمال حج شروع کرنے سے پہلے حدود حرم سے نکل جائیں پھر حل سے احرام باندھ کر حرم میں داخل ہوں، اگر اس طرح نہ کریں تو دم دینا واجب

ہوگا

(وضاحت) جدہ وغیرہ کے لوگ کبھی چیک پوائنٹ پر روکے جانے کے ڈر سے بغیر احرام کے نکل جاتے ہیں، پھر چیک پوائنٹ کو پار کر لینے کے بعد حدود حرم میں داخل ہونے سے پہلے احرام باندھ لیتے ہیں، اس طرح حدود حرم میں داخلہ سے پہلے پہلے احرام باندھ لینے سے دم واجب نہیں ہوتا۔

سوال:۔ اگر احرام باندھے ہوئے شخص کو مکہ مکرمہ جانے سے روک دیا جائے، جیسے پولس پکڑے یا امیگریشن کی وجہ سے رکنا پڑے تو کیا کیا جائے گا؟

جواب:۔ ان لوگوں کو جن کو اس طرح کا اندیشہ پہلے سے ہو کہ اسے مکہ مکرمہ جانے سے روکا جا سکتا ہے، ایسے لوگوں کو احرام باندھتے وقت ہی اس طرح نیت کر لینی چاہیے کہ اگر مجھے روک دیا گیا تو میں حلال ہو جاؤنگا، اگر احرام کے وقت ہی اس طرح نیت کی ہو تو ایسا شخص احرام اتار کر حلال ہو جائے گا اس کو دم دینے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر پہلے سے اس طرح نیت نہ کی ہو اور اسے روک دیا جائے یا کوئی عارضہ پیش آئے تو ایسے شخص پر ضروری ہے کہ وہ ایک بکرا قربانی کرے اور اپنے بالوں کا حلق کرے پھر اس کے بعد احرام اتار دے۔

سوال:۔ عورت کو احرام باندھنے کے بعد حیض شروع ہو جائے تو کیا کرے گی؟

جواب:۔ عورت کو احرام باندھنے کے بعد حیض شروع ہو جائے تو احرام کی حالت ہی میں رہے گی، ورپاکی کے بعد غسل کر کے مناسک ادا کرے گی، نیز ایسی عورت کے ایام گر ۸/ ذی الحجہ سے ۱۳/ ذی الحجہ کے دوران آ جائیں تو ایسی عورت سوائے طواف کے بقیہ مناسک جیسے وقوف عرفہ (عرفہ میدان میں رکنا) قیام منیٰ (منیٰ میں قیام کرنا)، رمی اور قصر (بال کاٹنا) وغیرہ سب کر سکتی ہے اور پاکی کے بعد طواف اور سعی کرے گی۔ (متن الایضاح ص۲۰۰)

سوال:۔ اگر عورت کو ممبئی یا کسی میقات سے روانگی سے پہلے حیض شروع ہو جائے تو ایسی عورت کیا کرے گی؟

جواب:۔ اگر عورت کو ممبئی یا میقات سے روانگی سے پہلے حیض شروع ہو جائے تو سنت غسل

کر کے احرام باندھے گی، پھر مکہ مکرمہ پہنچنے پر پاکی کے بعد غسل سے فارغ ہوکر طواف وسعی کرے گی۔ واضح رہے کہ عورت کو ناپاکی کی حالت میں مناسک حج وعمرہ میں سے صرف طواف کرنا حرام ہے، باقی اعمال جیسے وقوف عرفہ، رمی، مزدلفہ ومنیٰ میں رات گذارنا، قربانی، حلق یا تقصیر حتیٰ کہ سعی کرنا بھی حرام نہیں ہے، البتہ سعی کے لئے پہلے طواف صحیح (یعنی طواف قدوم یا فرض طواف) ضروری ہے، اور اگر طواف کرنے سے پہلے سے حیض میں ہو تو سعی بھی نہیں کر سکتی اور اگر طواف سے فارغ ہونے پر حیض شروع ہو جائے تو سعی کر سکتی ہے (موجودہ زمانہ میں مسعیٰ (سعی کی جگہ) کو مسجد حرام میں شامل کیا گیا ہے، لہذا حالت حیض میں اب سعی بھی نہیں کر سکتی۔

سوال: کیا عورت کو احرام کی حالت میں چہرہ کھلا رکھنا ضروری ہے؟

جواب: عورت احرام کی حالت میں چہرہ ہمیشہ کھلا رکھے گی، البتہ اجنبی (غیر محرم) مردوں کی موجودگی میں چہرے کا پردہ کرے گی مگر مستقل چہرہ ڈھانک کر نہیں رہے گی۔

سوال: کیا حیض ونفاس والی عورتوں کو احرام کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟

جواب: حیض ونفاس والی عورتوں کو احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے، اس لئے کہ حضرت اسماءؓ کو حالت نفاس میں اور حضرت عائشہؓ کو حالت حیض میں رسول اللہ ﷺ نے یہی حکم دیا تھا کہ وہ سنت غسل کرلیں۔

سوال: عورت ممبئی سے روانہ ہوتے وقت ایام حیض میں تھی اس نے حج تمتع کے لئے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لیا تھا، اب مکہ پہنچنے کے بعد وہ اپنی پاکی کا انتظار کر رہی تھی کہ عمرہ کی ادائیگی سے پہلے اس کو مدینہ جانا پڑے، وہ قافلہ سے الگ ہوکر ٹھہر بھی نہیں سکتی، ایسی عورت کیا کرے گی؟

جواب: عورت نے ممبئی سے روانہ ہوتے وقت عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عمرہ کی ادائیگی سے پہلے ہی مدینہ جانا ہو تو ایسی عورت چونکہ میقات سے باہر جا رہی ہے اس لئے اس کے حق میں بہتر یہ ہے کہ عمرہ ادا کرنے کے بعد ہی وہ مکہ سے باہر جائے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو وہ حالت احرام ہی میں رہے گی اور مدینہ جا کر وہاں کی زیارت کے بعد (یعنی جتنے روز مدینہ

طیبہ میں رہنا ہو وہ ایام مدینہ میں گذارنے کے بعد) اسی سابقہ احرام ہی میں مکہ آئے گی اور عمرہ ادا کرے گی، اس کے لئے الگ سے دم دینے کی ضرورت نہیں ہے البتہ اس پورے عرصہ میں حالت احرام کی پابندیوں کا لحاظ کرے گی، اس لئے کہ وہ احرام کی حالت میں ہے

سوال۔ عورت نے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لیا مگر پاک نہ ہو سکی کہ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ آ گئی تو کیا کرے گی؟

جواب:۔ عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد ایام حیض شروع ہو جائیں مگر وہ آٹھ ذی الحجہ تک پاک نہ ہو جائے تو ایسی عورت عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کرے گی۔ ایسی عورت کا حج حج قران کہلائے گا، لھذا تمام مناسک ادا کرے گی اور پاکی حاصل ہونے کے بعد طواف افاضہ و سعی کرے گی۔ ایسی عورت پر الگ سے عمرہ کا طواف اور سعی نہیں ہے بلکہ حج و عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی فرض ہے اور اس طرح عمرہ کے احرام میں حج کو داخل کرنے سے وہ حج قران کی صورت ہو جاتی۔

سوال:۔ احرام کی حالت میں کمر بیلٹ، ہاتھ میں گھڑی باندھ سکتے ہیں؟

جواب:۔ احرام کی حالت میں کمر بیلٹ یا ہاتھ میں گھڑی باندھ سکتے ہیں، نیز چشمہ بھی پہن سکتے ہیں۔

سوال:۔ حالت احرام میں مردوں کو ضرورت کی بنیاد پر زیر جامہ (UnderWear) پہننا کیسا ہے؟

جواب:۔ حالت احرام میں مردوں کو کسی طرح کا سلا ہوا لباس پہننا جائز نہیں حتی کہ انڈرویر بھی جائز نہیں، البتہ اس طرح کے مریض کہ جنکو پہنے بغیر اور زیادہ بیمار ہونے کا خوف ہو تو ایسے مریض انڈرویر پہن لیں مگر فدیہ ادا کریں گے۔ (تین صاع اناج مسکینوں کو خیرات کریں)

طواف وسعی

سوال:۔ طواف میں عورت کے لئے سر کے بال اور پیر کا کھلا رکھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ چونکہ طواف میں ستر عورت شرط ہے لہذا عورت طواف میں پیروں کو یا سر کے ایک بال کو بھی کھلا رکھے گی تو اسکا طواف نہیں ہوگا۔

سوال:۔ طواف کرتے وقت کعبۃ اللہ کو ہاتھ لگانا کیسا ہے؟

جواب:۔ طواف کعبۃ اللہ کے باہر سے کیا جانا چاہئے لہذا کعبہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے چلنا صحیح نہیں ہے، البتہ رکن یمانی کو ہاتھ لگانا اور حجر اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ لگا کر ہاتھوں کو چومنا سنت ہے

سوال:۔ دوران طواف وضو ٹوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر لے اور بنا کرے یعنی جس شوط (چکر) میں وضو ٹوٹا ہے اس سے پہلے کے تمام شوط حساب میں لے کر بقیہ اشواط پورے کرے۔

سوال:۔ ایک طواف کب مکمل ہوتا ہے اور ایک سے زائد طواف ایک ساتھ کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ ایک طواف سات چکروں کو مکمل کرنے پر ہوتا ہے ہر چکر حجر اسود سے شروع کرکے حجر اسود پر ختم کرے اس طرح سات چکر کر لینے پر ایک طواف شمار ہوتا ہے طواف پورا کر لینے پر دو رکعت نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، اور اگر ایک سے زائد طواف ایک ساتھ پورا کرنا چاہے تو صحیح ہے، البتہ ہر طواف کی الگ الگ دو دو رکعتیں پڑھے گا، تمام طواف کی طرف سے ایک مرتبہ دو رکعت پڑھنا کافی نہیں ہے۔

سوال:۔ دوران طواف فرض نماز کھڑی ہو جائے یا جنازہ کی نماز پڑھی جا رہی ہو تو کیا کرے؟

جواب:۔ دوران طواف فرض نماز کھڑی ہو جائے یا جنازہ کی نماز پڑھی جا رہی ہو تو اس نماز میں شریک ہو اور بقیہ اشواط پورے کرے، البتہ جس چکر کے دوران نماز کھڑی ہوئی تھی اگر وہ چکر پورا نہیں ہوا ہو تو اس چکر کو دوبارہ حجر اسود سے شروع کرے، اس لئے کہ کسی بھی چکر کو درمیان سے توڑنے پر اس کو از سر نو (دوبارہ) شروع کرنا ہوتا ہے۔

سوال:۔ طواف کے ہر شوط (چکر) میں حجر اسود کے پاس آنے پر کیا کیا جائے گا؟

جواب:۔ طواف کے ہر شوط میں حجر اسود پر پہنچنے کے بعد حجر اسود کی طرف رخ نہیں کرے گا بلکہ اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو بوسہ دے گا ورنہ حجر اسود کی طرف اشارہ کرے گا اور تکبیر پڑھے گا۔

سوال:۔ طواف اور سعی میں موالات یعنی (پے در پے کرنا) ضروری ہے یا تاخیر جائز ہے؟

جواب: طواف اور سعی میں موالاۃ سنت ہے، تاخیر کرنا جائز ہے مثلاً صبح میں طواف کیا تھا اور عصر کے وقت یا دوسرے دن سعی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

سوال: کیا طواف وسعی کے اشواط (چکر) میں تاخیر کر سکتے ہیں؟

جواب۔ طواف وسعی کے اشواط (چکر) میں تاخیر کر سکتے ہیں جیسے ایک شوط کے کافی دیر بعد دوسرا شوط کرے، یا سعی کا ایک چکر ایک دن اور دوسرا دوسرے دن کرے تو جائز ہے: البتہ بلا ضرورت ایسا نہ کرے، اور اگر طواف کے شواط میں بہت فصل کرے تو استئناف یعنی نئے سرے سے کرنا افضل ہے۔ (حاشیہ ابن حجر علی الایضاح ۲۷۳)

سوال: حج تمتع کے ارادے سے مکہ پہنچنے والے حجاج عمرہ سے فارغ ہونے پر آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام کہاں سے باندھیں گے؟ کیا ان کو احرام کے بعد منی جانے سے پہلے طواف کرنا چاہیے؟

جواب: مکہ میں حج تمتع کے ارادے سے پہنچنے والے حجاج عمرہ سے فارغ ہونے پر آٹھ ذی الحجہ کو اپنے اسی مکان سے احرام باندھیں گے جہاں پر ان کا قیام ہو، حرم شریف یا حطیم میں جا کر احرام نہیں باندھیں گے، اور احرام باندھنے کے بعد منی روانگی کی نیت سے طواف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص طواف افاضہ کو اس قدر موخر کر دے کہ مکہ مکرمہ سے رخصتی کے وقت طواف کرے تو کیا وہ طواف وداع کی طرف سے کافی ہوگا؟

جواب: اگر کوئی شخص طواف افاضہ کو اس قدر موخر کر دے کہ مکہ سے رخصتی سے ذرا قبل طواف کر لے، تو پھر الگ سے طواف وداع کی ضرورت نہیں ہے وہی طواف طواف وداع کی طرف سے بھی کافی ہے، البتہ اگر اس نے حج کی سعی نہ کی ہو تو بغیر سعی کئے مکہ سے نہیں جا سکتا، اور جب تک سعی بھی مکمل نہ کر لے حلال نہیں ہو سکتا، (یعنی عورت مرد ایک دوسرے کے لئے حلال نہیں ہو سکتے)۔

وقوف عرفہ

سوال: میدان عرفہ میں رکنے کا اصل وقت کیا ہے اور وہاں سے مزدلفہ کب روانہ ہوں گے؟

جواب:۔ میدان عرفہ میں ۹ ذی الحجہ کی زوال کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح تک وقوف عرفہ کا وقت ہے، عرفہ میں غروب آفتاب کے بعد رات کا تھوڑا حصہ گذار کر مزدلفہ روانہ ہونا واجب ہے، اگر رات کا حصہ گذارے بغیر غروب آفتاب سے پہلے مزدلفہ روانہ ہو تو ایک واجب چھوٹ جائے گا جس کی وجہ سے دم دینا پڑیگا۔ (متن الایضاح ص ۱۴۷)

سوال:۔ نویں ذی الحجہ کو عرفہ میں ٹھہرنا کسی وجہ سے چھوٹ جائے تو کیا کیا جائے گا؟

جواب:۔ اگر وقوف عرفہ (عرفہ میدان میں ٹھہرنا) چھوٹ جائے، چاہے عمداً ہو یا سہواً یا راستہ بھول گیا کسی اور عذر کی وجہ سے میدان عرفہ میں (۹ ذی الحجہ کے دن زوال کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح تک کے وقت میں ایک لحظہ کے لئے بھی) نہ رک سکے تو اسکا حج فاسد ہو جائے گا، ایسا شخص عمرہ کے اعمال (طواف، سعی، حلق یا تقصیر) ادا کر کے احرام اتار دے گا اور اگلے سال اس حج کی قضاء کرے گا، چاہے یہ فاسد ہو۔ نیوالا حج اسکا فرض حج ہو یا نفل حج۔ (متن الایضاح ص ۱۷۰)

قیامِ مزدلفہ

سوال:۔ عرفہ سے نکلنے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ رات گذر گئی تو کیا مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو ایک ساتھ پڑھنے کے لئے نماز قضاء کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ اگر کسی وجہ سے عرفہ سے نکلنے میں تاخیر ہو جائے اور رات میں مزدلفہ نہ پہنچ پائے تو اس رات مغرب وعشاء کی نماز عرفہ ہی میں پڑھے گا مغرب وعشاء کی نمازیں مزدلفہ میں پڑھنے کے ارادہ سے نماز قضاء کرنا جائز نہیں ہے۔ (متن الایضاح ص ۱۰۳)

سوال:۔ مزدلفہ میں آدھی رات گذارنے کے بعد منیٰ روانہ ہونا کیسا ہے کیا پوری رات مزدلفہ میں گذارنا ضروری نہیں؟

جواب:۔ مزدلفہ میں آدھی رات گذارنے کے بعد عورتوں، کمزوروں، بیماروں اور ان کے خدمت گذاروں کو منیٰ روانہ ہونا جائز ہے البتہ دوسرے لوگوں کے لئے پوری رات مزدلفہ میں گذارنا چاہئے، مزدلفہ میں نصف رات گذارنا واجب ہے اور مکمل رات گذارنا سنت ہے۔

سوال:۔ طواف افاضہ اور اسکے بعد کی سعی نیز حلق یا تقصیر کا آخری وقت کیا ہے؟

جواب: طواف افاضہ، سعی اور حلق یا تقصیر کی ادائیگی کا کوئی آخری وقت نہیں ہے زندگی بھر کر سکتا ہے، البتہ ایام تشریق (تیرھویں ذی الحجہ کی شام) تک کرنا افضل ہے اور جب تک ان کاموں کو ادا نہیں کرے گا اس وقت تک اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہیں ہوگی، اگر چہ کہ بھول کر اپنے وطن کیوں نہ لوٹ جائے۔ (منن لاینفارم ص ۱۸)

قربانی

سوال:۔ واجب قربانی (دم) کہاں کی جائے گی، کیا حدود حرم سے باہر جدہ وغیرہ میں ادا کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ ہر قسم کی قربانی چاہے حج تمتع و حج قران کی قربانی ہو یا کسی غلطی پر کیا جانے والا دم ہو، منیٰ میں ادا کیا جائے گا، یا پھر پورے حرم میں جہاں چاہے کر سکتے ہیں، حرم سے باہر جدہ وغیرہ میں ادا نہیں کر سکتے، منیٰ کی پوری وادی حدود حرم میں داخل ہے (منن الاپناج ص ۱۶)

تحلل

سوال: تحلل سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ یوم نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو تین اعمال (۱) رمی (۲) حلق یا تقصیر (۳) طواف مع سعی میں سے کوئی دو اعمال کرنے سے تحلل اول حاصل ہوجاتا ہے یعنی حالت احرام میں جو چیزیں حرام تھیں، سوائے عورت کے وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں، اور مذکورہ تینوں اعمال ادا کر لینے سے تحلل ثانی بھی حاصل ہو جاتا ہے یعنی بیوی بھی حلال ہو جاتی ہے۔

سوال:۔ حج میں بیوی سے ہمبستری کرنے پر کیا حج فاسد (باطل) ہوتا ہے ایسے شخص پر کیا واجب ہے؟

جواب:۔ تحلل اول سے پہلے اگر کوئی اپنی بیوی سے ہمبستری کرے تو اسکا حج فاسد (باطل) ہو جائے گا ایسے شخص پر ضروری ہے کہ وہ اپنا حج مکمل کرے، نیز ایک اونٹ قربانی کرے اور اگلے سال اس حج کی قضا بھی کرے، مگر عورت صرف قضاء کرے گی، اگر تحلل اول کے بعد تحلل ثانی سے پہلے اپنی بیوی سے جماع کرے تو اسکا حج صحیح ہوگا، البتہ اسکو صرف ایک بکرا قربانی کرنی

پڑے گی، اور اس حج کی قضا بھی کرے گی ضرورت نہیں ہے، تحلل ثانی کے بغیر عورت سے ہمبستری جائز نہیں، عورت حرام ہی رہے گی۔

رمی

سوال: کسی کو اپنی طرف سے رمی کرنے کے لئے وکیل یا نائب بنانا کیسا ہے؟

جواب:۔ اگر خود رمی نہ کر سکے مثلاً بہت بیمار ہو یا کمزور ہو اور تیرہویں ذی الحجہ تک اچھا ہونے یا کمزوری کے دور ہونے کی امید نہ ہو تو دوسروں سے رمی کرا سکتا ہے، البتہ یہ عذر نہ ہو تو دوسروں سے رمی نہ کرائے بلکہ خود رمی کرے، اور ایسا شخص تمام دنوں کی رمی ایک ساتھ یعنی آخری دن ۱۳ ذی الحجہ تک کر سکتا ہے۔ (معلم الحجاج ص۱۱)

سوال:۔ کیا دوسروں کی رمی کرنے کے لئے پہلے اپنی رمی کرنا شرط ہے؟

جواب:۔ اپنی رمی سے فارغ ہونے پر ہی دوسروں کی طرف سے رمی کرے گا، اگر پہلے دوسروں کی رمی کرے تو اپنی رمی ادا ہوگی بعد میں دوسروں کی طرف سے کرے گا۔ (حج اسلام۔ ص۱۱۱)

سوال:۔ دوسروں کی طرف سے رمی کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دوسروں کی طرف سے رمی کرنے والے کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنی رمی سے تینوں جمرات پر سے فارغ ہو پھر دوسروں کی رمی کرے، البتہ علماء نے اس کی اجازت دی ہے کہ جمرہ اولیٰ پر اپنی رمی کے بعد دوسرے کی رمی کر سکتا ہے، پھر اسی طرح سے جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کی رمی کرے۔ (معلم الحجاج ص۱۱۱، الفقہ و مناسک حج ۹۹، ارشاد ص۲۲۲)

سوال:۔ جمرات پر رمی میں ترتیب کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ رمی میں ترتیب شرط ہے پہلے جمرہ اولیٰ پھر جمرہ وسطیٰ پھر جمرہ عقبہ پر رمی کرے۔

سوال:۔ جمرات پر رمی میں پتھر کیسے پھینکے گا، ساتوں پتھروں کو ایک ساتھ یا دو تین پتھروں کا ایک ساتھ پھینکنا کیسا ہے؟

جواب:۔ ساتوں کنکروں کو علیحدہ علیحدہ پھینکنا ضروری ہے، ساتوں کنکر ایک ساتھ نہیں پھینکے گا، اسی طرح دو تین پتھر ایک ساتھ پھینکنے پر ایک ہی پھینکنا شمار ہوگا۔

سوال: رات کے وقت رمی کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر دن میں رمی کرنا چھوٹ جائے تو اسی رات میں رمی کرلے یا پھر دوسرے دنوں میں (۱۳رذی الحجہ کے غروب آفتاب تک) رمی کرلے البتہ بعض علماء نے رات میں رمی کرنے سے منع کیا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ رات میں رمی نہ کرے۔

سوال: کیا تمام دنوں کی رمی عذر کی وجہ سے ایک ساتھ کرسکتا ہے اس کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر کسی دن کی رمی نہ کی ہو حتیٰ کہ ۱۰رذی الحجہ کی رمی بھی نہ کی ہو اور تمام دنوں کی رمی کسی عذر کی وجہ سے ایک ساتھ کرنا چاہے تو پہلے ۱۰رذی الحجہ کی رمی جمرہ عقبہ پر کر کے واپس جمرہ اولیٰ پر آئے، پھر ہر دن کی رمی اسی ترتیب سے کرے کہ پہلے جمرہ اولی پھر وسطی پھر عقبہ پر رمی کرے، اس طرح رمی کرنے سے رمی ادا ہوگی، قضا نہیں ہوگی۔

سوال: اگر کسی ایک دن کی یا تمام دنوں کی رمی ۱۳رذی الحجہ تک نہ کرسکے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی ایک دن کی یا تمام دنوں کی رمی ۱۳رذی الحجہ کے غروب تک نہ کرسکے تو بعد میں رمی نہیں کرسکتا، بلکہ دم دینا پڑے گا اور تمام دنوں کی رمی چھوٹنے پر صرف ایک ہی دم واجب ہوتا ہے۔ (مناسک الابیضاح ص۱۴۳،۱۴۲)

سوال: منیٰ اور مزدلفہ میں راتیں نہ گذارنے پر کیا حکم ہے؟

جواب: منیٰ میں تینوں راتوں کو نہ گذارنے پر صرف ایک دم واجب ہوتا ہے، دو راتیں نہ گذارنے پر بھی ایک ہی دم واجب ہوتا ہے اور شروع کی دو راتوں میں سے صرف ایک رات نہ گذارنے پر ایک مد اناج مساکین کو صدقہ کرنا کافی ہے، اسی طرح مزدلفہ میں رات نہ گذارنے پر بھی دم واجب ہوتا ہے یہ حکم اسوقت ہے جب منیٰ یا مزدلفہ میں رات بغیر کسی عذر کے نہ گذارے، اور اگر کسی عذر و مجبوری جیسے بیماری وغیرہ کی وجہ سے نہ گذار سکے تو نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ ہی اناج صدقہ کرنے کی ضرورت ہے۔ (مناسک الابیضاح ص۱۴۱)

سوال: بارہویں دن کی رمی کرلینے کے بعد منیٰ میں نہ رکنا چاہے تو کیا کرے گا؟

جواب: اگر بارہویں ذی الحجہ کے بعد منیٰ میں رکنے کا ارادہ نہ ہو، یعنی تیرہویں کی رات منیٰ میں

گذارنا چاہے تو بارھویں کی رمی سے فارغ ہو نے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے منیٰ سے نکل جائے اگر سورج غروب ہونے سے پہلے منیٰ سے نہ نکل جائے تو پھر یہ رات بھی منیٰ ہی میں گذارنی واجب ہے اور اگلے دن کی رمی بھی کرنا واجب ہے ایام تشریق کی تینوں راتوں میں سے شروع کی دو راتوں کو منیٰ میں گذارنا واجب ہے تیسری رات کو گذارنا افضل اور اولیٰ ہے اس تیسری رات کو گذارنے پر اگلے دن رمی کرنا واجب ہے۔

طواف وداع

سوال:۔ طواف وداع کا کیا حکم ہے اور یہ کب کیا جائیگا؟

جواب:۔ مکہ مکرمہ سے جب اپنے وطن جانے لگے یا مدینہ طیبہ اور پھر وہاں سے سیدھے گھر جانا ہو تو آخری کام بیت اللہ کا طواف کرے اسکو طواف وداع کہتے ہیں، یہ بھی واجبات حج میں سے ہے، اس کے چھوٹنے پر دم واجب ہوتا ہے۔

سوال:۔ کیا حیض والی عورتوں پر بھی طواف وداع واجب ہے؟

جواب:۔ اگر عورت حیض میں ہو اور پاکی سے پہلے ہی سفر کرنا ہو تو ایسی عورتوں پر طواف وداع واجب نہیں ہے، حیض کی وجہ سے طواف وداع نہ کرنے پر دم واجب نہیں ہوتا

سوال:۔ کیا مکہ سے قریب والے جیسے جدہ وغیرہ کے لوگ بغیر طواف وداع کے منیٰ سے سیدھے جدہ جاسکتے ہیں؟

جواب:۔ مکہ سے قریب والے جیسے اہل جدہ طواف وداع کے بغیر منیٰ سے سیدھے جدہ نہیں لوٹ سکتے ہیں، طواف وداع کے بعد ہی اپنے وطن (جدہ) جائیں گے، ورنہ دم واجب ہوگا، البتہ اگر وہ واپس مکہ آکر طواف وداع کرلیں تو دم ساقط ہوتا ہے۔ (الحج والعمرہ ص۱۸۲)

حرمین شریفین

سوال:۔ حرمین شریفین (مکہ، مدینہ) میں مقتدی امام سے آگے بڑھ کر نماز پڑھے تو کیا اسکی نماز ہوجائے گی؟

جواب: مقتدی امام سے آگے ہو تو اسکی نماز درست نہیں ہوتی، حرمین شریفین میں بھی اس طرح نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، عموماً لوگ غلط فہمی میں ہوتے ہیں کہ امام سے آگے کھڑا ہونا حرمین شریفین میں جائز ہے یہ صحیح نہیں ہے

سوال۔ عورتوں اور مردوں کا ایک ساتھ صف میں کھڑا ہونا کیسا ہے؟ کیا مکہ و مدینہ میں اس کی گنجائش ہے؟

جواب:۔ عورتوں کی صفیں ہمیشہ مردوں کی صفوں کے بعد ہونی چاہیے، ایک ساتھ دونوں کو نماز میں کھڑا ہونا صحیح نہیں ہے، حرمین شریفین میں مردوں اور عورتوں کو الگ کھڑا رہنے کے لئے پورا انتظام ہے لہذا لوگوں کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھ کر غلط فہمی میں نہیں مبتلا ہونا چاہیے۔

جامع دعائیں

حج میں سوائے چند مقامات کے کہیں کوئی مخصوص دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے، کتاب کے سابقہ صفحات میں بھی اپنی اپنی جگہوں پر ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ امام نووی منہاج الطالبین میں فرماتے ہیں کہ طواف وغیرہ میں ماثور و منقول دعاؤں کا پڑھنا غیر ماثور دعاؤں کے پڑھنے سے بہتر ہے، بلکہ غیر ماثور دعاؤں کے مقابلہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا بہتر ہے۔ (منہاج الطالبین ۱/۱۲۷) یہاں پر عوام الناس کی سہولت کی خاطر قرآن وحدیث کی چند دعائیں مع ترجمہ نقل کی جارہی ہیں: آخر میں ان دعاؤں کو بھی نقل کیا گیا ہے جو طواف کے ہر چکر میں پڑھنے کے نام سے مشہور ہیں، لیکن طواف میں پڑھنے کی بابت ان کا ثبوت نہیں ہے البتہ وہ دعائیں اچھے معانی پر مشتمل ہیں اور اکثر ماثور دعائیں ہی ہیں لہذا انہیں بھی نقل کیا گیا ہے وربطور نشان کے ان پر صرف نمبر لگایا گیا ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا ،

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝

اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے اور ہمارے قدم جمادے اور ہم کو کافر لوگوں پر غالب کر

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ

اے ہمارے رب اگر بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو نہ پکڑ، اے ہمارے رب ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ

اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

جیسا کہ ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا اے ہمارے رب ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا

جس کی ہم کو طاقت نہیں، اور ہم سے درگذر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے

فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا

تو ہم کو کافروں پر غالب کر اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد نہ پھیر

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

اور ہمیں اپنے پاس سے ایک رحمت دے بیشک تو ہی دینے والا ہے

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہمارے گناہ بخش دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے رب تو نے اس کو عبث نہیں پیدا کیا تو پاک ہے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا

رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

اے ہمارے رب تو جسے دوزخ میں ڈالے تو ضرور تو نے اسے رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی ساتھی نہیں

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا

اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو ایمان کیلئے پکارتے ہوئے سنا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

اے ہمارے رب تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے معاف کر دے اور ہم کو نیکوں کے ساتھ وفات دے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اے ہمارے رب اور ہمیں وہ دے جو اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا

بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی

وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نامرادوں میں ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝

اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے اور مسلمان کر کے موت دے

أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ۝

تو ہی ہمارا مددگار ہے ہمیں ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے اچھا بخشنے والا ہے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کا تختہ بننے والا نہ بنا اور ہمیں اپنی رحمت سے

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کافر لوگوں سے چھڑا لے اے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے

أَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۝

تو ہی میرا دنیا اور آخرت میں رفیق ہے مجھ کو مسلمان اٹھا اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کرنا۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۝

اے میرے رب مجھے نماز درست رکھنے والا کر دے اور میری نسل کو بھی اے ہمارے رب اور میری

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۝

دعا قبول کر اے ہمارے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور تمام مومنین کو بخشنا جس دن حساب قائم ہو۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۝

اے میرے رب میرے والدین پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے مجھ کو چھوٹی عمر میں پالا

رَبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

اے میرے رب مجھے صاف اندر داخل کر لے اور مجھے نکال صاف نکالنا۔

وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۝

اور میرے لئے اپنے پاس سے ایک مدد دینے والی قوت عطا کر

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے لئے کام میں درستی کا سامان کر دے

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي

اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور مجھ پر میرا کام آسان کر دے اور میری زبان سے لکنت کھول دے

يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ

کہ میری بات کو لوگ سمجھ لیں، اے میرے رب مجھے علم میں بڑھا، مجھے بیماری لگ گئی ہے

وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ

اور تو سب سے بڑا مہربان ہے اے میرے رب مجھ کو اکیلا نہ چھوڑ، اور تو سب سے اچھا

الْوَارِثِينَ ۝ رَبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝

وارث ہے اے میرے رب مجھے مبارک جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے

رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ

اے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اور اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں

رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر ہے

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب ٹال دے کہ اس کا عذاب بڑا سخت ہے

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام کر دے

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ

اے میرے رب مجھے نصیب کر کہ شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا

وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي

اور میرے ماں باپ پر، اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تو پسند کرے اور مجھے داخل کر دے

بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ۝ رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ

اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کر۔ اے میرے رب جو تو نے میری طرف اتارا ہے

اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

میں اس کا بہتر طلب کرنے والا ہوں۔ اے رب مفسد لوگوں پر میری مدد فرما

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا

اے ہمارے رب تیرا رحم اور علم ہر چیز کو محیط ہوا ہے تو بخش دے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی

وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ

اور تیری راہ پر چلے، اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب اور انہیں ہمیشہ رہنے کی جنتوں میں

عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا، اور جو کوئی نیک ہو ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولاد میں سے،

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ

کیونکہ تو ہی زبردست حکمت والا ہے اور ان کو خرابیوں سے بچا اور جس کو تو خرابیوں سے اس دن بچا لے گا

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ

تو اس پر تو نے رحم کیا، اور یہی تو بڑی کامیابی ہے اور میری اولاد کو میرے لئے صالح بنا،

ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، میں ہارا ہوا ہوں تو میری مدد فرما

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے ایمان میں آگے پہنچ چکے

وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور ایمان والوں کی ہمارے دلوں میں کدورت نہ رکھ، اے ہمارے رب تو بہت مہربان اور رحم والا ہے

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

اے ہمارے رب تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمِ

اے ہمارے رب ہمیں کافرلوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہمارے رب ہمیں بخش دے، کیونکہ تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور کامل کر دے اور ہمیں بخش دے کیونکہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی میرے گھر میں ایماندار ہو کر آئے بخش دے اور تمام

وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

ایماندار مردوں اور عورتوں کو بخش دے یا اللہ میرے گناہ برف اور اولے کے پانی سے دھو دے

وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

اور میرے دل کو گناہوں سے پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے

وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؕ

اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسا فاصلہ کر دے جیسا کہ مشرق اور مغرب میں تو نے فاصلہ کیا۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا

اے اللہ میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری دے اور اسے پاک کر دے تو ہی سب سے بہتر

أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا ؕ

اس کو پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک ہے اور اس کا آقا ہے

إِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ

ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگی ہے

إِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ

ہم تجھ سے تیری مغفرت کے سبب اور نجات دینے والے کام اور ہر گناہ سے سلامتی مانگتے ہیں

إِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

اور ہر نیکی میں حصہ اور جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات مانگتے ہیں

أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ خَطَئِيْ وَعَمَدِيْ

میں تجھ سے کار آمد علم مانگتا ہوں یا اللہ میرے سادہ اور ارادۃً گناہ بخش دے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ

یا اللہ میری خطا نادانی اور میری اپنے بارے میں زیادتی بخش دے، اور وہ سب جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے

أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ

یا اللہ وہ گناہ جو مجھ کو مقصود تھا اور جو غیر مقصود تھا سب کو بخش دے اے دلوں کے پھیرنے والے اللہ

صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ

ہمارے دل اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے، یا اللہ مجھ کو ہدایت دے اور راستی پر رکھ

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ

یا اللہ میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور بے پروائی مانگتا ہوں یا اللہ میرا دین درست رکھ

دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ ۝ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ ۝

جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور میری دنیا درست رکھ جس میں میری معاش ہے

وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ ۝ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ

اور میری آخرت درست رکھ جہاں مجھے لوٹنا ہے اور زندگی کو میرے لئے

زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ ۝ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ۝ اَللّٰهُمَّ

ہر خیر میں اضافہ کا سبب بنا اور موت کو میرے لئے ہر بدی سے راحت بنا یا اللہ

اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ

مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے امن اور رزق دے یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں،

مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَمِنْ

کم ہمتی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بہت بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے

عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ

اور دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنے سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے

الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۝

اور مالداری کے برے فتنے سے اور محتاجی کے برے فتنے سے اور مسیح دجال کے برے فتنے سے

وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ

اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور سخت دلی اور غفلت سے اور تنگدستی اور ذلت سے،

وَالْمَسْكَنَةِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ

اور محتاجی سے اور کفر سے اور فسق سے اور تنگی سے اور سنانے سے اور دکھانے سے

وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ

اور بہرے ہونے سے اور گونگے ہونے سے اور جنون سے اور جذام سے اور بری بیماریوں سے

وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَمِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ

اور قرضے کے بار سے اور فکر سے اور غم سے اور بخل سے اور لوگوں کے دبا لینے سے اور اس بات سے

اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ

کہ ناکارہ عمر تک پہنچ جاؤں۔ اور دنیا کے فتنے سے اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے

لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا ۝

جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ

اے رب میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو دے اور میری دعا قبول کر اور میری حجت قائم رکھ

حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ،

اور میری زبان راست رکھ اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے کی کدورت نکال دے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ

یا اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور ہم سے راضی ہو جا اور ہم کو جنت میں داخل کر

وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهُ، اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا

اور ہمیں دوزخ سے نجات دے اور ہمارے سب حال درست کر دے یا اللہ ہمارے دلوں میں الفت دے

وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ

اور ہمارے آپس کے تعلقات کی اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اندھیروں سے

اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا

نور کی طرف نکال لے اور ہمیں بے حیائیوں سے دور رکھ جو ظاہری ہوں اور جو باطنی اور ہمیں

فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا

ہماری سماعت اور ہماری بصارت میں برکت دے اور ہمارے دلوں اور ہماری بیویوں میں برکت دے

وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اور ہماری اولاد میں برکت دے اور ہماری توبہ قبول کر کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا

اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر گزار اور نعمت کے قائل ثنا خواں بنا اور ہم پر اسے پورا کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ

یا اللہ میں تجھ سے دین کے معاملہ میں ثابت قدمی مانگتا ہوں۔

وَاَسْئَلُکَ عَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ

اور میں تجھ سے عمل میں پختگی کی صلاحیت مانگتا ہوں اور میں تیری نعمت کا شکر مانگتا ہوں،

وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا

اور تیری عبادت کی خوبی اور سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہوں؛

وَخُلُقًا مُّسْتَقِیْمًا وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ

اور اخلاق قیمہ، اور میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور معافی چاہتا ہوں

اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ؈ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ

اس گناہ سے جسکو تو جانتا ہے تو ہی چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے، یا اللہ جو کچھ میں نے پہلے کیا اسے بخش دے

وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ؈

اور جو کچھ میں نے بعد میں کیا اور جو کچھ پوشیدہ کیا جو کچھ علانیہ کیا اور جو کچھ تو مجھ سے جانتا ہے

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ

یا اللہ ہمیں اپنے خوف سے اتنا حصہ دے کہ جو ہمارے اور تیری معصیت کے بیچ حائل ہو جائے

وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ

اور اپنی عبادت سے اتنا حصہ دے کہ تو ہمیں اس کے ذریعے سے اپنی جنت میں پہنچا دے اور یقین میں سے

مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا

اتنا کہ اس سے ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور اس سے ہماری سماعت اور ہماری بصارت کو کارآمد رکھ

وَقُوَّتِنَا مَآ اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا

اور ہماری قوت کو جب تک ہمیں زندہ رکھے، اور ہمارے بعد اس کے اثر کو باقی رکھنا اور اس سے ہمارا انتقام لے جو ہم پر

وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا

ظلم کرے، اور ہمیں اس پر مدد دے جو ہم سے دشمنی کرے، اور ہمارے دین میں ہمیں مصیبت میں مت ڈال اور دنیا کو ہمارا

أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا

مقصود اعظم مت بنا، اور ہماری معلومات کی انتہا، اور ہماری رغبت کی انتہا، اور ہم پر مسلط نہ کر اس کو

يَرْحَمُنَا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا

جو ہم پر رحم نہ کرے یا اللہ ہمیں زیادہ کر اور دست گھٹا، اور ہمیں عزت دے اور ذلیل نہ کر، اور ہمیں عطا کر اور

تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۝

ہمیں محروم نہ کر، اور ہمیں فضیلت دے اور ہم پر کسی کو فضیلت نہ دے اور ہمیں خوش کر اور ہم سے راضی ہو جا۔

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ۝ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ

یا اللہ میرے دل میں میری صلاحیت ڈال دے، یا اللہ مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ رکھ

وَأَعْزِمْ لِيْ عَلٰى رُشْدِ أَمْرِيْ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۝

اور مجھے میرے کام کی اصلاح پر ہمت دے، میں خدا تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں امن مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ

یا اللہ میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے کی توفیق مانگتا ہوں، اور برائیوں کے چھوڑنے کی، اور

الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً

غریبوں کی محبت اور یہ کہ تو مجھ کو بخش دے اور تو مجھ پر رحم کر، جب تو کسی قوم پر بلا نازل کرنے کا ارادہ کرے

فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۝ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ

تو مجھے اس سے قبل اٹھا لینا کہ میں اس بلا میں پڑوں، اور میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور اس شخص کی محبت

وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ

جو تجھ سے محبت رکھتا ہو، اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت سے قریب کر دے یا اللہ مجھے اپنی محبت زیادہ

نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۝

پیاری کر دے میری جان سے اور گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ

اے اللہ بے شک تو میری بات سنتا ہے اور میری کھڑے ہونے کی جگہ کو دیکھ رہا ہے اور تو

وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِیْرُ

میری پوشیدہ اور علانیہ چیزوں کو جانتا ہے اور تجھ پر میری کوئی چیز مخفی نہیں ہے اور میں مسکین فقیر

الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِیْ

تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اور ڈرتا خوف کھاتا ہوں، مجھے اپنے گناہوں

أَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَیْکَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ

کا اعتراف ہے میں مسکینوں کی طرح تجھ سے مانگتا ہوں اور تجھ سے ذلیل گنہگار کے

وَاَدْعُوْکَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُهٗ

گڑگڑانے کی طرح گڑگڑاتا ہوں، اور میں تجھ سے زیادہ ڈرنے والے کی دعا کی طرح دعا کرتا ہوں،

وَفَاضَتْ لَکَ عَیْنَاهُ وَذَلَّ لَکَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَکَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ

اس آدمی کی سی دعا جس کی گردن تیرے لئے جھک گئی، جس کی آنکھیں تیرے لئے بہہ پڑیں،

لَاتَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ رَبِّیْ شَقِیًّا وَکُنْ بِیْ رَؤُوْفًا رَحِیْمًا یَاخَیْرَ

اور جس کا جسم تیرے لئے ذلیل ہو گیا اور جس کی ناک تیرے لئے رگڑ گئی اے اللہ تجھ سے مانگنے کے بعد

الْمَسْئُوْلِیْنَ یَاخَیْرَ الْمُعْطِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

مجھے بدبخت نہ بنا، اور تو میرے لئے شفیق اور رحیم بن جا، اے بہتر مانگے جانے والے، اے بہتر عطا کرنے والے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

اے بہت رحم کرنے والے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِی الدِّیْنِ

اے اللہ میں تجھ سے گناہوں سے معافی کا سوال کرتا ہوں اور ہر بلا سے سلامتی کا، اور ہر تکلیف سے

وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ﴿۰﴾

دینی، دنیا اور آخرت میں دائمی حفاظت کا، اور جنت کے حاصل ہونے اور دوزخ سے نجات پانے کا۔

(۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں (تیرے احکام میں) شک سے اور (تیری ذات وصفات میں)

الْأَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ،

شرک سے اور اختلاف و نفاق سے اور برے اخلاق سے اور برے حال سے اور برے انجام سے مال میں اور

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ

اہل وعیال میں، اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا چاہتا ہوں، اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

ہوں تیرے غضب سے اور دوزخ سے، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ﴿۰﴾

پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا

اے اللہ! میرے اس حج کو مقبول اور کوشش کو کامیاب بنا دے اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنا دے

وَعَمَلًا صَالِحًا مَقْبُوْلًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ

اور میرے اس عمل کو نیک اور مقبول بنا دے اور تجارت بے نقصان بنا دے اے دلوں کے جاننے والے

أَخْرِجْنِي يَا اللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ

اے اللہ مجھے (گناہوں کی) اندھیریوں سے (ایمان و عمل صالح کی) روشنی کی طرف نکال، اے اللہ میں تجھ سے

مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ

تیری رحمت (حاصل ہونے) کے لازمی ذریعوں اور ان اسباب کا جو تیری مغفرت کو لازمی بنا دے اور ہر

وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، رَبِّ

کرتا ہوں سلامتی کا اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا اور جنت سے بہرہ ور ہونے کا اور دوزخ سے نجات پانے کا

قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ

سوال کرتا ہوں، اے اللہ تو نے جو کچھ رزق مجھے دیا ہے اس پر قناعت بھی عطا کر، اور جو نعمتیں مجھے عطا

عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ

فرمائی ہیں ان میں برکت بھی دے اور اپنے کرم سے مجھے نقصان کا نعم البدل عطا کر

(۳) اَللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً

اے اللہ مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں ان معاملات میں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق

فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ

ہیں ان معاملات میں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں، اے اللہ ان میں سے جن کا تعلق صرف تیری ذات

وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ، وَأَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

ذات سے ہے ان (کی کوتاہی) کو مجھے معاف کر دے، اور جن کا تعلق تیری مخلوق سے ہے ان کا تو ذمہ دار بن جا، اے اللہ

وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ

مجھے (رزق) حلال عطا فرما کر حرام سے، اور فرمانبرداری کی توفیق عطا فرما کر نافرمانی سے، اور اپنے فضل سے بہرہ

الْمَغْفِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَأَنْتَ يَا اَللّٰهُ

مند فرما کر اپنے سوا دوسروں سے مستغنی کر دے، اے وسیع مغفرت والے اے اللہ بے شک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری

حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

ذات بڑی عزت والی ہے، اور تو اے اللہ بڑا بردبار کریم اور بڑی عظمت والا ہے تو معافی کو پسند کرتا ہے تو مجھے بھی معاف فرما

(۴) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا كَامِلًا وَيَقِيْنًا صَادِقًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَقَلْبًا

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں کامل ایمان اور سچا یقین اور کشادہ رزق اور عاجزی کرنے والا دل اور (تیرا) ذکر

خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّرِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ

کرنے والی زبان اور حلال و پاک روزی اور سچے دل کی توبہ اور موت سے پہلے کی توبہ اور موت کے وقت آرام

الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ

اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب کے وقت معافی اور جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات (یہ سب

عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَاعَزِيْزُ

تجھ سے مانگتا ہوں) تیری رحمت سے۔ تو عطا فرما۔ اے بڑی عزت والے اے بڑی مغفرت والے اے پروردگار

يَاغَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ

میرے علم میں اضافہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما دے

(٥) اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ ا □لَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا

اے اللہ جس روز سوائے تیرے عرش کے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات پاک کے سوا کوئی باقی نہ

بَاقِيَ ا □لَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

رہیگا، مجھے اپنے سایہ کے نیچے جگہ دینا اور اپنے نبی ﷺ کے حوض کوثر سے مجھے ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ

شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ

گھونٹ پلانا کہ جس کے بعد کبھی بھی پیاس نہ لگے۔ اے اللہ میں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جن کو

خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا

تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے تجھ سے طلب کیا، اور ان چیزوں کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے

اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ

نبی سیدنا محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت اور اسکی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں، اور ہر اس قول

وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ ا □لَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ

یا فعل یا عمل (کی توفیق) کا جو مجھے جنت سے قریب کردے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ سے اور ہر اس

النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ

قول یا فعل یا عمل سے جو مجھے دوزخ سے قریب کردے

(٦) اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ

اے اللہ تو میری سب چھپی اور کھلی باتیں جانتا ہے لہٰذا میری معذرت قبول فرما، اور تو میری حاجت کو جانتا ہے

فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

لہٰذا میری خواہش کو پورا کر، اور تو میرے دل کے حال کو جانتا ہے لہٰذا میرے گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ میں تجھ

أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ

سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں سما جائے اور ایسا سچا یقین کہ میں جان لوں کہ جو کچھ تو نے میری

إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ، أَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا

تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی مجھے پہنچے گا اور تیری طرف سے اپنی قسمت پر رضا مندی، تو ہی میرا مددگار ہے دنیا

وَالْاٰخِرَةِ، تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ

اور آخرت میں، مجھے اسلام کی حالت میں وفات دے اور نیک لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما، اے اللہ اس

مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا

مقدس مقام کی حاضری کے موقع پر ہمارا کوئی گناہ بغیر معاف کئے نہ چھوڑنا، اور کوئی پریشانی دور کئے بغیر نہ چھوڑنا،

وَيَسَّرْتَهَا، فَيَسِّرْ أُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ

اور کوئی ضرورت پوری اور آسان کئے بغیر نہ چھوڑنا، ہمارے تمام کام آسان کردے اور ہمارے سینوں کو کھول

بِالصَّالِحَاتِ أَعْمَالَنَا، اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ

دے اور ہمارے دلوں کو روشن کردے اور ہمارے اعمال کو نیکیوں کے ساتھ ختم فرما، اے اللہ ہمیں اسلام

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ۝

کی حالت میں موت دے اور ہمیں نیک لوگوں میں شامل فرما کہ نہ ہم رسوا ہوجائیں اور نہ آزمائش میں پڑیں،

(۷) اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا

اے اللہ! اے اس گھر کے مالک ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا اور ماؤں (بہنوں) اور بھائیوں اور اولاد کی

وَاِخْوَانِنَا وَأَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ

گردنوں کو دوزخ سے آزاد کردے، اے بخشش والے، کرم والے، فضل والے، احسان والے، عطا والے، اے اللہ

وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ، اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا

تمام معاملات میں ہمارا انجام بخیر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ، اے اللہ میں

مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

تیرا بندہ ہوں اور بندہ زادہ ہوں، تیرے (مقدس گھر کے) دروازے کے نیچے کھڑا ہوں تیرے دروازے کی چوکھٹ

وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ أَرْجُوْ

سے چپٹا (تیرے) سامنے عاجزی کا اظہار کر رہا ہوں اور تیری رحمت کا طلبگار ہوں اور دوزخ کے عذاب سے

رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

ڈر رہا ہوں، ہمیشہ کے محسن (اب بھی) احسان فرما، اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند فرما اور

أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ أَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ

میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر، اور میرے کاموں کو درست فرما اور میرے دل کو پاک کر، اور قبر میں روشنی فرما

وَتُنَوِّرَ لِيْ فِيْ قَبْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ

اور میرے گناہ معاف فرما اور میں تجھ سے جنت کے اونچے درجوں کو مانگتا ہوں۔

آمین ۞

اللهم صل علىٰ محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميدٌ مجيدٌ، وسلامٌ على المرسلين والحمدلله رب العالمين ۞

فہرست مراجع

۱) قرآن کریم

کتب احادیث

۲) صحیح بخاری (امام بخاریؒ)

۳) صحیح مسلم (امام مسلمؒ)

۴) سنن ترمذی (امام ترمذیؒ)

۵) سنن ابوداؤد (امام ابوداؤدؒ)

۶) سنن نسائی (امام نسائیؒ)

۷) سنن ابن ماجہ (امام ابن ماجہؒ)

۸) کتاب الام (امام شافعیؒ)

۹) مسند احمد (امام احمدؒ)

۱۰) المستدرک علی الصحیحین (امام حاکمؒ)

۱۱) السنن الکبریٰ (امام بیہقیؒ)

۱۲) کتاب الاذکار (امام نوویؒ)

کتب فقہ

۱۳) منہاج الطالبین (امام نوویؒ)

۱۴) متن الایضاح فی المناسک (امام نوویؒ)

۱۵) مجموع الفتاویٰ (علامہ ابن تیمیہؒ)

۱۶) حاشیہ ابن حجر علی شرح الایضاح
(ابن حجر ہیتمیؒ)

۱۷) عمدۃ الابرار فی احکام الحج والاعتمار
(شیخ علی بن عبدالرحمن الحسنیؒ)

۱۸) اوضح المسالک الی احکام المناسک
(شیخ عبدالعزیز محمد سلمانؒ)

۱۹) ملخص لاحکام الحج والعمرہ (شیخ بن بازؒ)

۲۰) المغنی فی فقہ الحج والعمرہ
(شیخ سعید بن عبدالقادر باشنفر)

۲۱) ارکان اربعہ (مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۳
۲	پیش لفظ	۴
۳	مقدمہ	۵
۴	ثنا و شکر	۱۱
۵	حج کی تعریف و فرضیت	۱۸
۶	چند اہم گذارشات	۲۲
۷	سفر و سواری کی دعائیں	۲۳
۸	عمرہ کا طریقہ	۲۵
۹	احرام	۲۵
۱۰	ممنوعات احرام	۲۶
۱۱	ائیرپورٹ پر	۲۷
۱۲	مسجد حرام میں	۲۷
۳	طواف کا طریقہ	۲۸
۴	نماز طواف	۳۱
۵	مقام ابراہیم	۳۱
۱۶	ملتزم	۳۱
۷	طواف کے شرائط و واجبات	۳۲
۸	طواف کی غلطیاں	۳۲
۱۹	سعی کا طریقہ	۳۳
۲۰	سعی کے شرائط و واجبات	۳۶
۲۱	سعی کی غلطیاں	۳۷
۲۲	ایام حج کے اعمال ایک نظر میں	۳۸
۲۳	حج کا طریقہ	۳۹
۲۴	یوم عرفہ	۳۹
۲۵	عرفہ کے اعمال	۴۰
۲۶	عرفہ کی دعائیں	۴۰
۲۷	مزدلفہ کے اعمال	۴۳
۲۸	دسویں ذی الحجہ کے اعمال	۴۳
۲۹	ایام تشریق کے اعمال	۴۴
۳۰	رمی کا طریقہ	۴۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۱	طواف وداع	۴۵
۳۲	حج کے طریقے	۴۷
۳۳	میقات	۴۷
۳۴	احصار	۴۹
۳۵	حج کے ارکان وواجبات	۴۹
۳۶	حج کے ارکان	۴۹
۳۷	حج کے واجبات	۵۰
۳۸	عمرہ کے ارکان	۵۰
۳۹	عمرہ کے واجبات	۵۰
۴۰	ارکان وواجبات کا فرق	۵۱
۴۱	دم اور اس کی قسمیں	۵۱
۴۲	قبولیت دعا کے خاص مقامات	۵۳
۴۳	مدینہ طیبہ حاضری	۵۴
۴۴	ریاض الجنۃ	۵۶
۴۵	مواجہہ شریف	۵۸
۴۶	جنت البقیع	۶۰
۴۷	شہدائے احد	۶۰
۴۸	مسجد قبا	۶۰
۴۹	وطن روانگی	۶۱
۵۰	متفرق مسائل (سوالات وجوابات)	۶۲
۵۱	حج اور سفر حج	۶۲
۵۲	احرام	۶۴
۵۳	طواف وسعی	۶۸
۵۴	وقوف عرفہ	۷۰
۵۵	قیام مزدلفہ	۷۱
۵۶	قربانی	۷۲
۵۷	رمی	۷۳
۵۸	طواف وداع	۷۵
۵۹	زیارت حرمین	۷۵
۶۰	جامع دعائیں	۷۷

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۳
۲	پیش لفظ	۴
۳	مقدمہ	۵
۴	[illegible]	۱۱
۵	حج کی تعریف و فرضیت	۱۸
۶	چند اہم گزارشات	۲۲
۷	سفر و سواری کی دعائیں	۲۳
۸	عمرہ کا طریقہ	۲۵
۹	احرام	۲۵
۱۰	ممنوعات احرام	۲۶
۱۱	ائیرپورٹ پر	۲۷
۱۲	مسجد حرام میں	۲۷
۳	طواف کا طریقہ	۲۸
۴	نماز طواف	۳۱
۵	مقام ابراہیم	۳۱
۱۶	آب زمزم	۳۱
۷	طواف کے شرائط و واجبات	۳۲
۸	طواف کی غلطیاں	۳۲
۱۹	سعی کا طریقہ	۳۳
۲۰	سعی کے شرائط و واجبات	۳۶
۲۱	سعی کی غلطیاں	۳۷
۲۲	ایام حج کے اعمال ایک نظر میں	۳۸
۲۳	حج کا طریقہ	۳۹
۲۴	یوم عرفہ	۳۹
۲۵	عرفہ کے اعمال	۴۰
۲۶	عرفہ کی دعائیں	۴۰
۲۷	مزدلفہ کے اعمال	۴۳
۲۸	دس ذی الحجہ کے اعمال	۴۳
۲۹	ایام تشریق کے اعمال	۴۴
۳۰	رمی کا طریقہ	۴۵

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ،

میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں،

لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ،

میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں،

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ

بیشک ہر قسم کی حمد و نعمت آپ ہی کے لئے ہے،

وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

اور یہ جہاں بھی بلا شرکت آپ ہی کا ہے ☙

کتابِ ھذا

"کتاب تحفۃ الحجاج" مدلل جامع اور عام فہم انداز میں مرتب کی گئی ہے، جسکو عزیز فاضل مولانا خواجہ معین الدین اکرمی ندوی نے کافی تحقیق وکوشش سے مرتب کیا ہے۔

(ماخوذ از پیش لفظ مولانا قاضی محمد شبیر صاحب اکرمی)

مولانا خواجہ معین الدین اکرمی ندوی مدنی کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں اپنے دوران تعلیم وقیام حاجیوں اور زائرین کی خدمت انجام دیتے تھے، اور مدینہ منورہ کے قیام میں حاجیوں کو سہولت وتیسیر فراہم کرنا مقامات مقدسہ اور تاریخی جگہوں کی زیارت کرانا اور ان کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت وعقیدت بٹھانا اور انہیں حج وعمرہ اور زیارت کے احکام ومسائل سے آگاہ کرنا وغیرہ امور کو بحسن وخوبی انجام دیا کرتے تھے موصوف نے کتاب ھذا کو قرآن وحدیث کی روشنی میں متفق علیہ شافعی مسلک کے واضح دلائل وحقائق کی کسوٹی اور معیار پر جانچ کر صاف ستھری اور شستہ آسان وسہل عبارتوں میں ڈھال کر امت کے عوام وخواص کے لئے بغرض استفادہ علمی ودینی پیش کیا ہے، اور حاجیوں کی صحیح سچی اور مخلصانہ رہنمائی کی بہترین خدمت انجام دی ہے۔

(ماخوذ از مقدمہ مولانا فاروق قاضی ندوی)

زیرنظر کتاب تحفۃ الحجاج میں آپ مندرجہ ذیل چیزیں پڑھ سکتے ہیں۔

سفر حج سے قبل کے آداب، سفر وسواری کی دعائیں، حج وعمرہ کی فضیلت وفرضیت، حج وعمرہ کا مفصل طریقہ، حج وعمرہ کے مختلف اذکار، مدینہ طیبہ اور اس کی فضیلت نیز زیارت مدینہ طیبہ کے آداب، خواتین کو پیش آنے والے اہم مسائل اس کے علاوہ دوسرے نہایت ہی ضروری مسائل اور اہم ہدایات، صلاۃ وسلام بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، وطن روانگی کے آداب اور قرآن وحدیث کی مترجم دعائیں۔